Titas® FOOTWEAR

Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna
Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney
अवामी न्यूज़
روزنامہ
عوامی نیوز
کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com
بے باک صحافت کا علمبردار
₹5/- only
کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

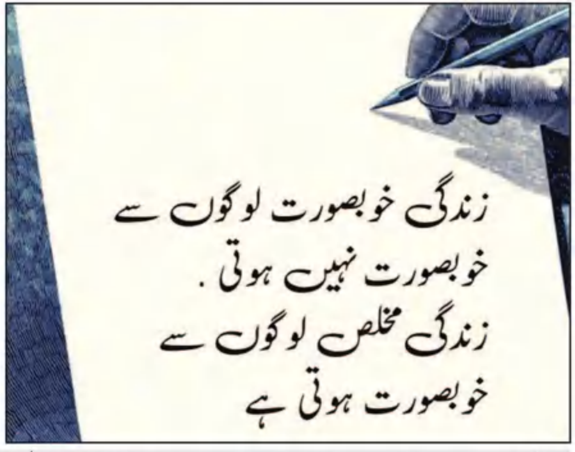

Pages-08 ● شمارہ:212 ● جلد:13 ● KOLKATA ● Saturday, 8th August 2026 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● ۱۴۴۸ھ بمطابق ۲۴ رصفر المظفر ● ۲۰۲۶ء سنیچر، ۸/اگست ● کلکتہ

اسکول سروس کمیشن (SSC) 2025 کیلئے مقرر کردہ نئے قوانین کے مطابق بھرتی کرے گا

کولکاتا، 7/اگست: جمعہ کو، جسٹس امرتا سنہا کی بنچ کے سامنے پیش ہوتے ہوئے، ریاست کی نمائندگی کرنے والے سینئر اسٹینڈنگ کونسل کلیان بھٹاچاریہ نے واضح طور پر کہا کہ ریاستی حکومت بدعنوانی کے حوالے سے "زیرو ٹالرنس" کی پالیسی برقرار رکھتی ہے۔ نتیجتاً، مستقبل میں بھرتی مہم میں بدعنوانی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ دوسری SLST (ریاستی سطح کے انتخابی امتحان) کی بھرتی 2025 کے ضوابط کی بنیاد پر کی جائے گی۔ غور طلب ہے کہ ترنمول حکومت کے دوران، عدالت نے پہلے 2016 کے پورے SSC پینل کو منسوخ کر دیا تھا اور نئی بھرتی کے عمل کا حکم دیا تھا۔ درخواست گزاروں نے استدلال کیا تھا کہ 2016 کی بھرتی کے عمل کو اس وقت لاگو ہونے والے قواعد پر عمل کرنا چاہیے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ 2016 کی بھرتی 2025 کے ضوابط کے تحت نہیں ہوسکتی۔ ریاست میں اقتدار کی تبدیلی کے بعد ہائی کورٹ نے ایس ایس سی کو اس معاملے پر اپنا موقف واضح کرنے کی ہدایت دی۔ اسی کے مطابق، ایس ایس سی نے جمعہ کو جسٹس امرتا سنہا کی عدالت میں اپنی پوزیشن واضح کی۔

کارروائی کے دوران او بی سی ریزرویشن کا مسئلہ بھی اٹھایا گیا۔ اس سے پہلے، 17 فیصد نشستیں دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کے لیے مخصوص تھیں۔ تاہم، 2010 کے بعد 500,000 سرٹیفکیٹس کی منسوخی کے بعد، نئے قوانین لاگو کیے گئے، جس سے ریزرویشن کو کم کر کے 7 فیصد کر دیا گیا۔ جج نے نوٹ کیا کہ بھرتی کے عمل کے دوران اس عنصر کو مدنظر رکھا جانا چاہیے۔ جسٹس سنہا نے مزید ہدایت کی کہ ریاستی حکومت اور ایس ایس سی کو بھرتی مہم کو مکمل کرنے کے لیے مؤثر طریقے سے تال میل کرنا چاہیے۔ کیس کی اگلی سماعت 21 اگست کو ہونے کا امکان ہے۔

پٹنہ میں خوفناک سڑک حادثہ، 26 سالہ نوجوان کی موت کے بعد تشدد والے حالات، 5 گاڑیاں نذر آتش، پولیس پر پتھراؤ

پٹنہ، 7/اگست: بہار کی راجدھانی پٹنہ کے بائپاس تھانہ علاقہ میں واقع قومی شاہراہ پر جمعہ کو خوفناک سڑک حادثہ پیش ا?یا، جس کے بعد زبردست ہنگامہ آرائی شروع ہوگئی۔ یہاں تیز رفتار بس کی زد میں آنے سے 26 سالہ نوجوان منیش کمار جائے وقوع پر ہی ہلاک ہوگیا۔ حادثہ کی خبر ملتے ہی مقامی لوگ اور متوفی کے اہل خانہ مشتعل ہوگئے اور سڑک پر نکل آئے۔ اس حادثہ سے غصہ میں بھرے ہجوم نے قومی شاہراہ کو جام کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے معاملہ پُرتشدد ہو گیا۔ لوگوں نے بس سمیت کئی گاڑیوں کو آگ لگا دی، جس سے علاقے میں افراتفری مچ گئی۔ عینی شاہدین کے مطابق سڑک حادثہ کے بعد لوگوں نے اس بس کو گھیر کر آگ لگا دی، جس نے منیش کمار کو ٹکر ماری تھی۔ کچھ ہی دیر میں بس شعلوں کی زد میں آ گئی۔ آگ بجھانے کے لیے فائر بریگیڈ کی ٹیم موقع پر پہنچی، لیکن مشتعل ہجوم کی مخالفت کے باعث فائر بریگیڈ اہلکاروں کو بغیر کارروائی کے واپس لوٹنا پڑا۔ ہجوم نے موقع پر موجود پولیس اہلکاروں کی بھی مخالفت کی، جس کے باعث انہیں پیچھے ہٹنا پڑا۔ میڈیا رپورٹس میں بتایا جا رہا ہے کہ مشتعل افراد نے صرف بس ہی نہیں بلکہ قریب کھڑی 4 سے 5 دیگر گاڑیوں کو بھی آگ کے حوالے کر دیا۔ ایک میڈیا رپورٹ میں پولیس کی 3 گاڑیوں کوا؟ گ کے حوالہ کیے جانے کی بھی خبر دی گئی ہے۔ اس دوران مشتعل افراد نے پولیس اور میڈیا اہلکاروں پر پتھراؤ کیے جانے کی اطلاع سامنے آئی ہے۔ واقعہ کے بعد قومی شاہراہ پر ٹریفک مکمل طور پر ٹھہر سی گئی۔ کافی دیر تک سڑک پر کشیدگی اور افراتفری کا ماحول برقرار رہا۔ اس واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس کے اعلیٰ افسران اضافی نفری کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے۔ حکام نے لوگوں کو سمجھانے اور صورتحال پر قابو پانے کی کوشش کی۔ فی الحال پولیس پورے معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔ اس حادثہ کی وجوہات کا پتہ لگایا جا رہا ہے اور تشدد میں ملوث افراد کی شناخت کی جا رہی ہے۔ علاقے میں کشیدگی کے پیش نظر اضافی سیکورٹی فورس تعینات کر دی گئی ہے۔

'اصلی' ترنمول مسجد کے لاؤڈ اسپیکرز کو ہٹانے کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے قدم بڑھاتی ہے۔ ریتا برت نے ہائی کورٹ جانے کا انتباہ دیا

7/اگست: ریاستی آلودگی کنٹرول بورڈ کی پرانی ہدایات کی تعمیل کرتے ہوئے متعدد مساجد سے لاؤڈ اسپیکر ہٹانے کا عمل شروع ہو گیا ہے، جس سے سیاسی کشمکش شروع ہو گئی ہے۔ کچھ اقلیتی نمائندوں نے الزام لگایا ہے کہ مذہب کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، اور شکایتیں مرکزی وزیر داخلہ تک بھی پہنچی ہیں۔ اب، مسجد کے لاؤڈ اسپیکرز کو ہٹانے سے متعلق تنازعہ عدالتوں تک پہنچ سکتا ہے۔ یہ انتباہ قائد حزب اختلاف، رتبرتا بنرجی نے جاری کیا ہے۔ اپوزیشن کے چیف وہپ، اکرزمان کے ساتھ مل کر، انہوں نے واضح طور پر کہا، "ہم اگلے جمعہ تک ہائی کورٹ سے رجوع کر رہے ہیں۔" جمعہ کو 'حقیقی' ترنمول دھڑے کے تقریباً 16 ایم ایل ایز نے اسمبلی میں وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی۔ (باقی صفحہ 5 پر)

دیگھا میں کولکاتا کے نوجوان کی پراسرار موت: حادثہ یا کچھ اور بھیانک؟

اڈیشہ، 7/اگست: اداکار راہول ارونودے بنرجی کی موت کے بعد کولکتہ کا ایک اور نوجوان سمندر میں ڈوب کر ہلاک ہوگیا ہے۔ گریش پارک کے رہنے والے 32 سالہ تموجیت پاکراشی نے دیگھا میں اپنی جان گنوا دی۔ تفتیش کار اب اس بات کا تعین کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ آیا اس کی موت محض ایک حادثہ تھا یا اس کی کوئی زیادہ سنگین بنیادی وجہ ہے۔ 5 اگست کو، مقامی *نولیاس* (لائف گارڈز) نے نوجوان کی لاش دیگھا کے مائی گھاٹ کے قریب برآمد کی اور پولیس کو مطلع کیا۔ پولیس نے لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا اور متوفی کی تصاویر مختلف تھانوں کو بھیج دیں۔ دریں اثنا، نوجوان سے برآمد ہونے والا موبائل فون پانی کے نقصان (باقی صفحہ 5 پر)

تھائی لینڈ: اسکول میں فائرنگ سے 8 لوگوں کی موت، 15 افراد زخمی

بنکاک 7/اگست: تھائی لینڈ کے ایک اسکول میں جمعہ کے روز فائرنگ کا خوفناک واقعہ پیش آیا، جس میں 8 افراد کی موت ہو گئی ہے۔ اس حادثہ میں کم از کم 15 لوگ زخمی بھی ہوئے ہیں۔ ابتدا میں 6 ہلاکتوں کی اطلاع موصول ہوئی تھی، جن میں 3 اساتذہ اور 3 طلبا شامل تھے۔ بعد میں مزید 2 ہلاکتوں کی تصدیق کی گئی۔ حکام کے مطابق یہ واقعہ تھائی لینڈ کی راجدھانی بینکاک کے مضافاتی علاقے نونتھابوری ضلع میں موجود 'دیب سیرن اسکول' میں پیش آیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ ایک طالب علم نے اسکول میں فائرنگ شروع کر دی، جس کے بعد طلبا اور اساتذہ جان بچانے کے لیے اِدھر اُدھر بھاگنے لگے۔ یہ واقعہ مقامی وقت کے مطابق صبح تقریباً 10 بجے پیش آیا۔ فوری طور پر 'پوہ ٹیک تنگ فاؤنڈیشن' کے رضا کاروں کو اس مشہور سیکنڈری اسکول میں فائرنگ کی اطلاع دی گئی۔ اس دوران پولیس حکام نے بتایا کہ حملہ آور نے خود کو بھی گولی مار کر ہلاک کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حملے کی وجہ کا ابھی پتہ کیا جا رہا ہے، تاہم یہ خیال کیا جا رہا (باقی صفحہ 5 پر)

حیّ علی الصلاۃ
الصلاۃ خیر من النوم
(اوّل وقت)
برائے کولکاتا و مضافات
08 / اگست 2026

فجر	3 بج کر 43 منٹ
طلوع آفتاب	5 بج کر 10 منٹ
ظہر	11 بج کر 42 منٹ
عصر	4 بج کر 17 منٹ
مغرب	6 بج کر 19 منٹ
عشاء	7 بج کر 35 منٹ

مندرجہ ذیل شہروں میں اضافہ کریں:
بردوان 2 منٹ ، رانی گنج 5 منٹ، آسنسول 5 منٹ ، دھنباد 8 منٹ، پرولیا 8 منٹ۔

’تبدیلی کے بنگال‘ میں پہلی ’ترنگا یاترا‘: وزیر اعلیٰ نے خود اپنے حلقہ انتخاب بھوانی پور میں جلوس کی قیادت کی

کولکاتا: 7اگست (عوامی نیوز سروس) یہ تبدیلی کے بنگال میں پہلی ’ہر گھر ترنگا‘ (ہر گھر میں ترنگا) پہل کی نشاندہی کرتا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کئی سال قبل آزادی کے مہینے کے لیے اس پروجیکٹ کا آغاز کیا تھا۔ تاہم، بنگال کے لوگوں نے اس وقت ’ترنگا یاترا‘ کا مشاہدہ نہیں کیا کیونکہ ریاست پر ایک اپوزیشن پارٹی کی حکومت تھی۔ حکومت کی تبدیلی کے بعد اب ’’ہر گھر ترنگا‘‘ پروگرام بڑے پیمانے پر منایا جا رہا ہے۔ جمعہ، 7 اگست کو، وزیر اعلیٰ نے خود اپنے حلقہ انتخاب بھوانی پور میں تقریب کا افتتاح کیا۔ دوپہر کو سروے بلڈنگ سے ہزارہ کراسنگ تک جلوس کے لیے ایک بہت بڑا ہجوم جمع ہوا۔ سڑکیں ترنگے جھنڈوں سے لبریز تھیں۔ بھیڑ اتنی گھنی تھی کہ سروں کو گننا ناممکن تھا۔ وزیر اعلیٰ نے خود مارچ کی قیادت کی۔ بھوانی پور کے باشندوں کے ساتھ ساتھ، صنعت کے وزیر تاپس چٹرجی، اسکولی تعلیم کے وزیر دیپک برمن، اور لاتعداد عام شہری جلوس میں شریک نظر آئے۔ جلوس کے ہاجرا کراسنگ پہنچنے کے بعد وزیر اعلیٰ نے اجتماع سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا، ’’سروے بلڈنگ سے ہاجرا کراسنگ تک مارچ کرتے ہوئے، ہم نے آج ’ہر گھر ترنگا‘ پروگرام کا آغاز کیا ہے۔ میں اس جلوس میں اتنے زیادہ لوگوں کو شامل ہوتے دیکھ کر بہت خوش ہوں، میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ 10 تاریخ کو ہم ایک اور ترنگا یاترا کا انعقاد کریں گے جو نیتا جی کے مجسمے سے شروع ہو کر تاریخی مارچ کریں گے۔ برلا پلینیٹیریم کے گیٹ نمبر 7 تک پہنچیں، میں نے ایک ویڈیو پیغام میں کہا، ’’دل سے ترنگا، پیار سے ترنگا، ہر گھر میں ترنگا‘‘ کا مقصد قومیت پر مبنی ہے۔ تمام لوگوں کو آنے والے یوم آزادی کی قوم پرستانہ مبارکباد پیش کرتا ہوں۔‘‘ شبھیند و ادھیکاری اپنے حلقہ انتخاب بھوانی پور میں دن بھر مصروف نظر آئے۔ دوپہر میں، اس نے علاقے میں ایک گردوارہ کا دورہ کیا۔ زعفرانی پگڑی اور سفید پنجابی پائجامہ میں ملبوس، انہوں نے گردوارہ میں اپنی عقیدت پیش کی۔ تھوڑی دیر بعد، وہ دوسرے عقیدت مندوں کے ساتھ ’سیوا‘ (خدمت) کرنے میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے ذاتی طور پر *لنگر* (کمیونٹی کچن) میں عقیدت مندوں کو کھانا پیش کرنے سے لے کر برتن دھونے تک کے کام انجام دیے۔ بعد میں، وہ خود ’لنگر‘ کھانے میں حصہ لینے کے لیے سب کے ساتھ بیٹھ گئے۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ بھوانی پور کے ایم ایل اے اور ریاست کے وزیر اعلیٰ کے طور پر انہوں نے اس طریقے سے سب کی خدمت کرنے کی ذمہ داری اٹھائی ہے۔

پوجا سے پہلے ’یووا شکتی‘ پورٹل کا آغاز!

پڑھے لکھے بے روزگاروں کے کھاتے میں 3000 روپے کب پہنچیں گے؟

کولکاتا: 7اگست (عوامی نیوز سروس) بی جے پی کے اقتدار میں آنے کے بعد سے چیف وزیر اعلیٰ شبھیند و ادھیکاری انتخابی منشور میں کیے گئے وعدوں کو ایک ایک کر کے پورا کر رہے ہیں۔ فطری طور پر، پڑھے لکھے بے روزگار افراد سوچ رہے تھے کہ 3,000 روپے ان کے کھاتوں میں کب جمع ہوں گے۔ نوجوانوں کے لیے اچھی خبر ہے۔ اگر سب کچھ منصوبہ بندی کے مطابق ہوتا ہے، تو ’بے روزگاری الاؤنس‘ اسکیم (یووا شکتی بھروسہ کارڈ اسکیم) کا پورٹل پوجا تہوار سے پہلے شروع ہوگا۔

معلوم ہوا ہے کہ بی جے پی حکومت نے اس بے روزگاری الاؤنس اسکیم کا نام ’یووا شکتی‘ رکھا ہے۔ اس نئی پہل میں ’یووا شری‘ اور ’یووا ساتھی‘ جیسی موجودہ اسکیموں کو بھی شامل کیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ وعدہ کیا گیا ہے، ’یووا شکتی‘ پچھلی دو اسکیموں کے مقابلے میں زیادہ فائدے پیش کرے گی، اور رقم کی دگنی رقم فراہم کرے گی۔ اس سے پہلے، دونوں پرانی اسکیموں کے تحت ماہانہ 1,500 فراہم کیے جاتے تھے۔ ’یوا شری‘ کو 2013 میں شروع کیا گیا تھا تاکہ بے روزگاروں کو خود پر انحصار کرنے میں مدد ملے، حالانکہ یہ ایمپلائمنٹ بینک میں صرف ایک لاکھ افراد کو رجسٹر کرنے تک محدود تھی۔ ’یووا ساتھی‘ کا آغاز اسمبلی انتخابات سے عین قبل عجلت میں کیا گیا تھا۔ دریں اثنا، بی جے پی نے اقتدار سنبھالنے سے پہلے بے روزگار نوجوانوں کے لیے بھتہ دوگنا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ سویندو ادھیکاری کی قیادت میں نئی حکومت کے اقتدار سنبھالنے کے بعد اسے فوری طور پر نافذ کیا گیا، اور وزیر خزانہ سوپن داس گپتا نے بھی بجٹ میں اس کا اعلان کیا۔ ’یووا شکتی‘ اسکیم کے تحت، بے روزگار گریجویٹس کو ماہانہ 3,000 روپے ملیں گے، جب کہ بے روزگار غیر گریجویٹس کو ماہانہ 2,000 روپے ملیں گے۔ اہلیت کے معیار کی تصدیق گھر گھر سروے کے ذریعے کی جائے گی۔ ابھی کے لیے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ یوتھ ویلفیئر کا محکمہ پوری اسکیم کی نگرانی کرے گا۔ یہ پوچھے جانے پر نوجوانوں کی بہبود کے وزیر اندرنیل خان نے کہا کہ ریاست بے روزگاروں کے ساتھ اس وقت تک کھڑی رہے گی جب تک انہیں روزگار نہیں مل جاتا۔ 2,000 اور 3,000 کی ادائیگی ’یووا شکتی‘ کے تحت کی جائے گی۔ جب کہ ’یووا شری‘ لیبر ڈیپارٹمنٹ کے تحت آتی ہے، ’یووا ساتھی‘ یوتھ ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے تحت تھی۔ ’یووا شکتی‘ کے لیے اہل ہونے کے لیے، درخواست دہندگان کی عمریں 21 اور 40 کے درمیان ہونی چاہئیں۔

ہگلی میں 8 سے 16 اگست تک ’آیوشمان ہفتہ‘ 364 طبی کیمپ منعقد ہوں گے: ضلع مجسٹریٹ

ہگلی: 7اگست (محمد شبیب عالم) ضلع بھر میں 8 اگست سے 16 اگست تک ’آیوشمان ہفتہ‘ منایا جائے گا۔ جمعہ کو ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ہگلی کے ضلع مجسٹریٹ خورشید علی قادری نے اس کا اعلان کیا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ پروگرام ضلع کے چیف میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ کی نگرانی میں منعقد کیا جائے گا۔ ضلع مجسٹریٹ نے بتایا کہ ضلع کے 18 بلاکس اور 13 میونسپلٹیوں و میونسپل کارپوریشن علاقوں میں مجموعی طور پر 364 آیوشمان صحت کیمپ لگائے جائیں گے جن سے تقریباً 21,463 افراد مستفید ہوں گے۔ اس کے علاوہ 30 خون عطیہ کیمپوں میں تقریباً 2,165 افراد خون کا عطیہ دیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہر طبی کیمپ میں عام طبی معائنہ اور علاج کی سہولت کے ساتھ ساتھ وزیر اعلیٰ صحت کارڈ (Mukhyamantri Swasthya Card) بنانے کی بھی سہولت فراہم کی جائے گی تاکہ عوام کو ایک ہی مقام پر متعدد خدمات میسر آسکیں۔ پریس کانفرنس میں ضلع مجسٹریٹ نے ضلع کے تاریخی ورثے کے تحفظ کے حوالے سے بھی ایک اہم اقدام کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی کے پاس ضلع کی ممتاز شخصیات کے ہاتھ سے لکھے ہوئے مخطوطات، خطوط یا دیگر تاریخی دستاویزات موجود ہوں تو وہ انہیں محکمہ اطلاعات و ثقافت کے حوالے کریں۔ ان دستاویزات کو ڈیجیٹلائز کر کے آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ کیا جائے گا۔ ضلع کی خستہ حال سڑکوں سے متعلق سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ستمبر کے اندر تمام ضروری مرمتی کام مکمل کر لئے جائیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ کے دفتر سے ضروری ہدایات اور یقین دہانی موصول ہوئی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ نے مزید بتایا کہ 1975 کی ایمرجنسی کے دوران مختلف طریقوں سے جیل جانے والے ضلع کے 32 جمہوریت کے مجاہدین کو ہر ماہ 10 ہزار روپے اعزازی رقم، ایک ہزار روپے ادویات کے اخراجات اور سفری اخراجات میں رعایت فراہم کی جائے گی۔ اس موقع پر چیف میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ نے ضلع میں غیر قانونی نرسنگ ہومز کے خلاف انتظامیہ کی سخت کارروائی کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اب تک 6 غیر قانونی نرسنگ ہومز بند کیے جا چکے ہیں جبکہ قواعد کی خلاف ورزی کے الزام میں مزید 2 نرسنگ ہومز کو جلد بند کیا جائے گا۔ پریس کانفرنس کے دوران مردم شماری کے حوالے سے بھی عوام سے اپیل کی گئی کہ وہ مقررہ طریقہ کار کے مطابق اپنے موبائل فون کے ذریعے سیلف اینیومریشن (Self Enumeration) مکمل کریں تاکہ مردم شماری کا عمل شفاف اور منظم انداز میں انجام دیا جا سکے۔

وزیر اعلیٰ شبھیند و ادھیکاری نے اسپتال میں بیمار متھن چکرورتی کی عیادت کی

کولکاتا: 7اگست (عوامی نیوز سروس) متھن چکرورتی کی طبیعت ناساز ہے۔ بائی پاس کے ساتھ ایک نجی ہسپتال میں اس کی سرجری ہوئی۔ جمعہ کی صبح وزیر اعلیٰ شبھیند و ادھیکاری اداکار کی عیادت کے لیے اسپتال پہنچے۔ ان کے ساتھ جادوپور ایم ایل اے شربری مکھرجی اور دیگر بھی تھے۔ وزیر اعلیٰ نے ڈاکٹروں سے بات کی اور متھن چکرورتی کی جسمانی حالت کے بارے میں دریافت کیا۔

متھن چکرورتی نے ممتا بنرجی سے علیحدگی اختیار کر لی تھی اور کئی سال پہلے بی جے پی میں شامل ہو گئے تھے۔ پھر بھی، عمر کے لحاظ سے بے خوف، انہوں نے 26 کے انتخابات کے دوران بی جے پی کے لیے بھرپور مہم چلائی، متعدد علاقوں میں روڈ شوز کا انعقاد کیا۔ اگرچہ وہ بیچ میں بیمار ہو گئے، انہوں نے ہمت نہیں ہاری۔ وہ تبدیلی لانے کے مقصد کے ساتھ انتھک مہم چلاتے رہے۔ شبھیند و ادھیکاری اس سے قبل مغربی بنگال کے چیف منسٹر کی حیثیت سے حلف لینے کے بعد نیو ٹاؤن میں تجربہ کار اداکار کے گھر گئے تھے۔ متھن چکرورتی کے اسپتال میں داخل ہونے کی اطلاع ملتے ہی وزیر اعلیٰ انہیں دیکھنے پہنچے۔

جمعہ کی صبح شبھیند و نے چنار پارک میں اپنی رہائش گاہ سے نکلے اور سیدھے جنوبی کولکاتا میں بائی پاس کے قریب واقع نجی اسپتال کی طرف روانہ ہوئے۔ ان کی ملاقات متھن چکرورتی سے ہوئی، اور دونوں نے کافی دیر تک بات چیت کی۔ وزیر اعلیٰ نے متھن کی صحت کے بارے میں دریافت کیا اور اس کے بعد طبی ٹیم سے بات کی۔ ہسپتال سے نکلتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے ریمارکس دیے، ’’وہ بنگال کا اثاثہ ہیں، ان کا سیاسی وابستگیوں سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ تاہم، ’مہاگرو‘ نے بنگال میں قوم پرست حکومت کی آمد میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کی ایک معمولی سرجری ہوئی اور وہ ٹھیک ہو رہے ہیں۔‘‘ شبھیند و نے سوشل میڈیا پر متھن چکرورتی کے ساتھ ملاقات کی تصویر بھی پوسٹ کی۔ اسپتال کے ذرائع نے بتایا کہ ’مہاگرو‘ کے ہاتھ کی سرجری ہوئی ہے لیکن فی الحال وہ مستحکم ہیں۔ انہیں ایک یا دو دن میں چھٹی مل سکتی ہے۔

پنچایتوں میں ٹیکس میں کوئی اضافہ نہیں، وزیر دلیپ نے قیاس آرائیوں کو روک دیا، خود انحصاری پر زور دیا

ندیا: 7اگست (عوامی نیوز سروس) ریاست میں حکومت کی تبدیلی کے بعد قیاس آرائیاں شروع ہوئیں کہ پنچایتی علاقوں میں عوام پر ٹیکس کا بوجھ بڑھے گا۔ کچھ دن پہلے نبو نے واضح کیا تھا کہ ایسی کوئی ہدایت جاری نہیں کی گئی ہے۔ اب ریاست کے پنچایت وزیر دلیپ گھوش نے اس معاملے کو لے کر اہم پیغام دیا ہے۔ انہوں نے آج واضح طور پر کہا کہ پنچایتوں میں ٹیکس میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔ اس کے بجائے، پنچایتوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ محصولات کو بڑھانے کیلئے اپنے اثاثوں کا فائدہ اٹھا کر مالی خود انحصاری حاصل کریں۔ وزیر نے آج جمعہ کو کرشنا نگر کے رابندر بھون میں پنچایت اور دیہی ترقی کے محکمے کی ایک ’نتائج جائزہ میٹنگ‘ میں شرکت کی۔

وزیر نے کہا، ’’پنچایتوں کو اپنے اثاثوں جیسے تالابوں، بازاروں، بازاروں کے شیڈوں، ندیوں کے گھاٹوں، اور پنچایت کی عمارت کے ہالوں سے آمدنی میں اضافہ کر کے اپنی مالی بنیادوں کو مضبوط کرنا چاہیے۔ اس سے عام لوگوں پر ٹیکس کا کوئی نیا بوجھ نہیں پڑے گا، اور ساتھ ہی ساتھ ترقیاتی کاموں کے لیے پنچایتوں کے اپنے فنڈز میں بھی اضافہ ہوگا۔‘‘ ’آواس یوجنا‘ (ہاؤسنگ اسکیم) میں بدعنوانی کے الزامات کو خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے نوٹ کیا کہ ماضی میں، فہرست میں کئی نااہل افراد کے نام شامل کیے گئے تھے۔ ان بے ضابطگیوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ تقریباً ایک ہزار نااہل افراد نے سرکاری رقوم واپس کر دی ہیں اور تقریباً 12500 نااہل افراد کے نام فہرست سے نکالنے کا عمل جاری ہے۔ دلیپ نے زور دے کر کہا کہ مستقبل میں صرف حقیقی اور اہل مستفید افراد کو ہی سرکاری رہائش کا فائدہ ملے گا۔ سرحدی علاقوں کی ترقی کے بارے میں، وزیر نے کہا، ’’وزیر اعظم نریندر مودی کے وژن کے مطابق، سرحد پر آخری گاؤں ملک کا آخری گاؤں نہیں ہے، بلکہ یہ ملک کا پہلا گاؤں ہے۔ اس مقصد کے ساتھ، ’وائبرنٹ ولیج‘ اسکیم کے ذریعے سرحدی گاؤں میں انفراسٹرکچر کی ترقی، سیکورٹی کو مضبوط کرنے اور خود انحصاری کو فروغ دینے کے لیے کام جاری ہے۔‘‘ یہ منصوبہ ندیا سمیت کئی سرحدی اضلاع میں لاگو کیا جا رہا ہے۔ دلیپ نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ دراندازی کو روکنے کے ساتھ ساتھ اس اقدام سے مقامی باشندوں کے معیار زندگی میں بہتری آئے گی۔ دلیپ گھوش کے علاوہ میٹنگ میں ندیا کے ضلع مجسٹریٹ، ضلعی انتظامیہ کے اعلیٰ افسران، محکمہ پنچایت اور دیہی ترقیات کے مختلف افسران، ضلع کے مختلف گرام پنچایتوں کے سرکاری نمائندے اور دیگر افسران نے شرکت کی۔ میٹنگ کے دوران پنچایتوں میں مستقبل کی ترقی کے حوالے سے ایک اہم پیغام پہنچایا گیا۔ اس سے پہلے دن میں، دلیپ نے کولکتہ کے ایکو پارک میں صبح کی سیر کے دوران صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ترنمول کانگریس سے کوئی بھی بی جے پی میں شامل نہیں ہو رہا ہے۔

حکومت نے مرحلہ وار نیرولوم بند کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے، یہ گینجیز انتظامیہ کی جانب سے مزدور مخالف فیصلہ نہیں: گینجیز مل انتظامیہ

ایس-4 (4-S) لوم پر کام کی تربیت دی جائے گی، تربیت کے دوران مزدوروں کو موجودہ تنخواہ ہی ملے گی

ہگلی: 7اگست (محمد شبیب عالم) ریاست کی جوٹ صنعت کی حالت دن بہ دن مزید خراب ہوتی جا رہی ہے۔ ایک وقت تھا جب ایک ہی جوٹ مل میں ہزاروں مزدور کام کرتے تھے، لیکن تکنیکی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ جوٹ ملوں میں مزدوروں کی تعداد نمایاں طور پر کم ہو گئی ہے۔ کم وقت میں زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے مقصد سے حکومت جوٹ ملوں میں جدید ٹیکنالوجی پر مبنی نئی مشینیں نصب کروا رہی ہے۔ اس کے تحت پرانی ٹیکنالوجی والی نیرولوم کو مرحلہ وار ختم کر کے اس کی جگہ ایس-4 (4-S) لوم لگائے جا رہے ہیں۔ اس تبدیلی کو لے کر جہاں مزدوروں میں خوف، خدشات اور بے چینی پائی جا رہی ہے، وہیں ناراضگی بھی دیکھی جا رہی ہے۔ ہگلی ضلع کے بانسبیڑیا واقع گینجیز جوٹ مل میں بھی یہی صورتحال سامنے آئی ہے۔ اس سلسلے میں گینجیز مل کے انتظامیہ اے۔ کے۔ سریواستو نے کہا کہ یہ کوئی حکم نہیں بلکہ نیرولوم کے بنکروں سے ایک مخلصانہ اپیل ہے۔ انہوں نے کہا ’’گزشتہ سال جوٹ صنعت کے لیے انتہائی مشکل ثابت ہوا۔ کچے جوٹ کی قیمت ریکارڈ سطح تک پہنچ گئی اور مغربی بنگال کی کئی جوٹ ملیں بند ہو گئیں۔ کہیں شفٹیں کم کرنی پڑیں اور کہیں ہفتے میں صرف چند دن ہی مل چل سکی۔ اس کے باوجود گینجیز مل نے ہفتے میں چار، پانچ اور چھ دن تک تینوں شفٹوں میں نیرولوم پر پیداوار جاری رکھی۔ جب کئی ملیں دو یا تین دن چل رہی تھیں یا مہینوں سے بند تھیں تب بھی ہم نے نقصان برداشت کرتے ہوئے برآمدی آرڈرز پورے کئے کیونکہ ہم نہیں چاہتے تھے کہ نیرولوم کے بنکروں کا روزگار ختم ہو۔‘‘ انہوں نے بتایا کہ کچے جوٹ کی قیمت ڈیڑھ لاکھ سے ایک لاکھ نوے ہزار روپے فی ٹن تک پہنچ گئی تھی، اس کے باوجود مزدوروں کا روزگار برقرار رکھنے کے لئے مل انتظامیہ نے یہ اضافی بوجھ برداشت کیا۔ انہوں نے مزید کہا، ’’اب حالات بدل چکے ہیں۔ حکومت نے پوری جوٹ صنعت میں مرحلہ وار نیرولوم بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیرولوم پر تیار ہونے والے بی ٹی بیگ بھی اب حکومت نہیں خریدے گی۔ سہ فریقی معاہدے کے بعد دوبارہ شروع ہونے والی جی جے آئی، نئی ہٹی، وکٹوریہ اور دیگر ملوں میں بھی نیرولوم تقریباً ختم کر دیے گئے ہیں۔ حکومت جدید کاری کی حامی ہے اور چاہتی ہے کہ تمام ملوں میں نیرولوم بند ہو جائیں۔ یہ صرف گینجیز کا فیصلہ نہیں بلکہ پوری صنعت کی حقیقت ہے۔‘‘ انہوں نے مزید کہا کہ بنگلہ دیش میں تیار ہونے والی مصنوعات کی قیمت بھارت کے مقابلے میں تقریباً 35 فیصد کم ہے، جس کی وجہ سے برآمدی آرڈرز حاصل کرنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا ’’اگر ہم خود کو وقت کے مطابق نہ بدلیں تو صرف مل ہی نہیں بلکہ ہر مزدور کا مستقبل بھی خطرے میں پڑ جائے گا۔‘‘ مزدوروں کو یقین دلاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سہ فریقی معاہدے کے مطابق مل انتظامیہ کو مزدوروں کو دوسرے شعبے میں منتقل کرنے کا حق حاصل ہے، لیکن انتظامیہ زبردستی ایسا نہیں کرنا چاہتی بلکہ مزدوروں سے بات چیت، مکمل وضاحت اور ان کی رضامندی کے بعد ہی تبدیلی لانا چاہتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ دیگر ملوں کی طرح گینجیز میں بھی نیرولوم کے بنکروں کو ایس-4 لوم پر کام کرنے کی تربیت دی جائے گی۔ تربیت کے دوران انہیں موجودہ تنخواہ ہی دی جائے گی اور سہ فریقی معاہدے کے مطابق تمام سہولیات بھی برقرار رہیں گی۔ انہوں نے واضح کیا کہ 50 سال سے زائد عمر کے کسی بھی بنکر کو ایس-4 لوم پر منتقل نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کی جسمانی صلاحیت کے مطابق کسی مناسب شعبے میں تعینات کیا جائے گا۔ اے۔ کے۔ سریواستو نے کہا ’’کئی لوگوں کا خیال ہے کہ ایس-4 لوم پر چھ لوم سنبھالنے پڑتے ہیں اس لئے کام کا بوجھ زیادہ ہے لیکن حقیقت ایسی نہیں ہے۔ جو لوگ پہلے ہی ایس-4 پر کام کر رہے ہیں ان سے بات کریں تو حقیقت واضح ہو جائے گی۔‘‘

رہڑا تھانہ کی کامیاب کارروائی، خفیہ اطلاع پر اسلحہ و کارتوس برآمد، ایک شخص گرفتار

شمالی 24 پرگنہ: 7 اگست (عوامی نیوز سروس) رہڑا تھانہ پولیس نے جرائم کے خلاف اپنی کارروائیوں کو مزید مؤثر بناتے ہوئے 6 اگست 2026 کو خفیہ اطلاع کی بنیاد پر بندی پور پوسٹ آفس کے تحت صدر ہاٹ علاقے کے مونٹو کے گولا میں ایک خصوصی چھاپہ مار کارروائی انجام دی۔ پولیس ذرائع کے مطابق ہاکم علی (43)، ولد منصور علی کے گھر کو گھیرے میں لیا گیا۔ ملزم نے موقع سے فرار ہونے کی کوشش کی، تاہم پولیس نے تعاقب کر کے اسے گرفتار کر لیا۔ گرفتاری کے بعد گھر کی تلاشی کے دوران ایک بطخ کے پنجرے میں چھپا کر رکھا گیا ایک دیسی آتشیں اسلحہ اور ایک زندہ کارتوس برآمد کر کے ضبط کر لیا گیا۔ اس سلسلے میں رہڑا تھانہ میں ایک مخصوص مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور معاملے کی مزید تفتیش جاری ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ علاقے میں امن و امان برقرار رکھنے اور غیر قانونی سرگرمیوں پر قابو پانے کے لیے اس نوعیت کی کارروائیاں مستقبل میں بھی جاری رہیں گی۔ اختتامی لائن: ’’امنِ معاشرہ کے لیے بروقت کارروائی، قانون کی گرفت ہر غیر قانونی سرگرمی تک پہنچ رہی ہے۔‘‘

خاتون کا بھیس بدل کر بھیڑ میں واردات، چنسورہ سے 3 ملزمان گرفتار

ہگلی: 7 اگست (محمد شبیب عالم) مذہبی تقریبات میں خواتین کا بھیس بدل کر بھیڑ میں گھس کر زیورات اور قیمتی سامان چرانے کے الزام میں مشرقی مدناپور کے ایگرا تھانے کی پولیس نے ہگلی کے چنچوڑہ اور بانڈیل علاقوں سے تین ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔

گرفتار ملزمان کے نام کرن راج بھر، محمد سراج الدین اور رکمنی موڈالیار ہیں۔ ان کا تعلق چنسورہ تھانے کے نلڈانگا، بنڈیل کے لیچو بگان اور آم بگان علاقوں سے ہے۔

پولیس ذرائع کے مطابق یہ گروہ مشرقی مدناپور کے ایگرا تھانہ علاقے میں مختلف مذہبی تقریبات کے دوران بھیڑ کا فائدہ اٹھا کر سرگرم رہتا تھا۔ الزام ہے کہ گروہ کے مرد ارکان ساڑھی یا برقع پہن کر خواتین کا بھیس اختیار کرتے اور بھیڑ میں شامل ہو جاتے۔ پھر موقع ملتے ہی خواتین کے گلے کے ہار، زیورات اور دیگر قیمتی اشیاء چرا لیتے یا چھین لیتے تھے۔ تفتیش میں یہ بھی سامنے آیا ہے کہ اس گروہ میں ایک خاتون بھی شامل تھی۔

واقعے کی شکایت درج ہونے کے بعد ایگرا تھانے کی پولیس نے تحقیقات شروع کیں۔ تفتیش کے دوران ایک ایسی گاڑی کا سراغ ملا جس کی رجسٹریشن ہگلی آر ٹی او میں ہوئی تھی۔ اسی سراغ کی بنیاد پر چنسورہ اور بنڈیل میں چھاپہ مار کر سب سے پہلے گاڑی کے ڈرائیور محمد سراج الدین کو گرفتار کیا گیا۔

پولیس کی پوچھ گچھ میں سراج الدین کی فراہم کردہ معلومات کی بنیاد پر کرن راج بھر اور رکمنی موڈالیار کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس کے مطابق دورانِ تفتیش ملزمان نے اعتراف کیا کہ وہ نہ صرف مغربی بنگال بلکہ دیگر ریاستوں میں بھی اسی انداز میں چوری اور چھینتائی کی وارداتیں انجام دیتے تھے۔ وہ کبھی ساڑھی اور کبھی برقع پہن کر اپنی شناخت چھپا کر جرائم کا ارتکاب کرتے تھے۔

گرفتار تینوں ملزمان کو جمعرات کی رات ہی ایگرا لے جایا گیا، جہاں جمعہ کو انہیں عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ واضح رہے کہ چند روز قبل بھی دیگھا سے بنڈیل کے ایک جیب تراش اور ہاتھ کی صفائی کرنے والے گروہ کے ارکان کو پولیس نے گرفتار کیا تھا۔ تفتیش کاروں کے مطابق بھیڑ کا فائدہ اٹھا کر وارداتیں کرنے والے ایسے منظم گروہ مختلف علاقوں میں سرگرم ہیں۔

پوربی ریلوے

ای-آکسن طلبی نوٹس

ای-آکسن نوٹس نمبر-کوم/ پی یو بی/ ایچ ڈبلیو ایچ/29/26، بتاریخ: 06.08.2026

ای-آکسن مطلوب ہے بذریعہ سنیئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، پوربی ریلوے، ہوڑہ ڈویژن، نیو ڈی آر ایم بلڈنگ، چوتھی منزل، نزد ریلوے میوزیم، ہوڑہ-711101 سے معروف ٹھیکہ داروں سے نمائشی کمرشیل پبلسٹی جگہ سے باہر (اسٹیشن حلقے کے باہر) اسٹیشنوں میں ماتحت کلسٹر-III [بیلا نگر اسٹیشن تا کھانا اسٹیشن تک] (چھوڑ کر کمار کنڈو، تارکیشور-پی ایف) و بردوان اسٹیشن تا سری پت شری کھنڈا اسٹیشن] ہوڑہ ڈویژن کے، پوربی ریلوے میں، آکسن کیٹیلاگ کی تفصیلات یوں دیئے جا رہے ہیں: **کیٹیلاگ نمبر: پی یو بی-ایچ ڈبلیو ایچ-26-29، آکسن شروع ہونے کی تاریخ و وقت:** 21.08.2026 کو 12.00 بجے، **نتیجہ نمبر: اے اے/1، لاٹ نمبر:** اے ڈی وی ٹی-ایچ ڈبلیو ایچ-بی زیڈ ایل-او ایچ-3-26-1 (اشتہار-باہر کے لئے): **حالات:** معروف ٹھیکہ دار نمائش کمرشیل پبلسٹی کی باہری جگہ (اسٹیشن حلقے کے باہر) اسٹیشنوں میں ماتحت کلسٹر-III [بیلا نگر اسٹیشن تا کھانا اسٹیشن (چھوڑ کر کمار کنڈو، تارکیشور-پی ایف) و بردوان اسٹیشن تا شری پت شری کنڈا اسٹیشن تک] ہوڑہ ڈویژن میں مدت: (03) تین برسوں کے لئے، متوقع بڈرس سے درخواست ہے کہ وہ رابطہ کریں آئی آر ای پی ایس ویب سائٹ www.ireps.gov.in سے بذریعہ ای-آکسن طرز سے تفصیلات کے لئے۔

HWH-255/2026-27

ٹنڈر نوٹس دستیاب ہے ویب سائٹ پر بھی: www.er.indianrailways.gov.in/www.ireps.gov.in

Follow us at: @EasternRailway @easternrailwayheadquarter

Name Change

I, Md Haseed Khan S/o Late Md Hanif residing at P-106, Tikiapara, P.O- Garden Reach, PS- Metiabruz, Kolkata – 700 024 declare that my name and my father's Name have been wrongly recorded in my Voter Identity Card being No. WB/17/114/438764 as Mahammad Hadis/Mahammad Hamid and Hanij respectively instead of my actual name Md Haseed Khan and father's actual name Md Hanif. My actual date of Birth is 01-01-1965. That Md Haseed Khan and Mahammad Hadis/Mahammad Hamid both are same and one identical person i.e., myself and Md. Hanif and Hanij are also same and one identical person i.e., my father vide affidavit no. 10657 dated 01.04.2026 before Ld 1st Class Judicial Magistrate at Alipur.

کولکاتا اور ہوڑہ کارپوریشن کے وارڈ کا نقشہ تبدیل: نوٹیفکیشن جاری

کولکاتا ، 7/اگست : (عوامی نیوز سروس) بلدیاتی انتخابات سے پہلے ریاستی حکومت نے کولکاتا اور ہوڑہ میونسپل کارپوریشنوں میں وارڈوں کی تنظیم نو کے عمل میں ایک بڑا قدم اٹھایا ہے۔ کابینہ اجلاس میں اس حوالے سے تجویز کی منظوری دے دی گئی ہے۔ فیصلے کے مطابق کولکاتا کارپوریشن میں وارڈوں کی تعداد بڑھ کر 209 اور ہوڑہ میونسپل کارپوریشن میں 68 ہوجائے گی۔ وزیراعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے کہا ہے کہ 12 اگست کو اسمبلی کے خصوصی اجلاس میں ضروری ترمیمی بل پیش کیے جائیں گے اور اس کی منظوری کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔ یہ نوٹیفکیشن وزیراعلیٰ کی ہدایت پر باضابطہ طور پر جاری کیا گیا ہے۔

ضمنی انتخابات نومبر کے آخر تک ہونے کا امکان ہے۔ اگرچہ ابتدائی طور پر کولکاتا میں ایک نیا وارڈ ڈھانچہ بنانے کے لیے 200 وارڈوں کا منصوبہ تھا، لیکن اصل صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد اس تعداد کو بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ووٹرز کی مساوی تعداد کو یقینی بنانے اور انتظامی حدود میں توازن برقرار رکھنے کے لیے چند اضافی وارڈوں کی ضرورت پیش آئی۔ اسی لیے 209 وارڈوں کے ڈرافٹ کو حتمی شکل دے کر محکمہ بلدیات اور شہری ترقیات کو بھیج دیا گیا ہے۔ تاہم، انتظامی ذرائع کے مطابق، بورو کی تعداد 16 پر برقرار رہے گی۔ اس بار ریاستی الیکشن کمیشن اس نئے وارڈ انتظامات کی بنیاد پر اگلے انتخابات کی تیاری شروع کردے گا۔ کل جماعتی میٹنگ بلانے کے علاوہ خواتین اور درج فہرست ذاتوں اور قبائل کے لیے ریزرو وارڈوں کے تعین کا کام بھی کیا جائے گا۔ انتظامیہ کا مقصد درگا پوجا سے پہلے اس عمل کو مکمل کرنا اور الیکشن کے خاکہ کو حتمی شکل دینا ہے۔ ساتھ ہی ہوڑہ میونسپل کارپوریشن میں بھی تنظیم نو کا کام مکمل ہوگیا ہے، جس میں طویل عرصے سے انتخابات نہیں ہوئے ہیں۔ موجودہ 50 وارڈز کی بجائے 68 وارڈز بنانے کے فیصلے پر عملدرآمد کے لیے اسمبلی میں ترمیمی بل لایا جائے گا۔ نبانہ ذرائع کے مطابق اسی انتخابی شیڈول کے مطابق کولکاتا اور ہوڑہ کے ساتھ منتظم کے تحت کئی دیگر میونسپلٹیوں میں انتخابات کرانے کی تیاریاں جاری ہیں۔

آئی ایس آئی بل کی مخالفت پر اپوزیشن اور ماہرین کا پریس کانفرنس

کولکاتا ، 7/اگست : (عوامی نیوز سروس) آئی ایس آئی بل کی مخالفت اپوزیشن اور ماہرین تعلیم کے ایک حصے کے اعتراضات کے باوجود، مرکزی وزارت شماریات نے پہلے ہی لوک سبھا میں ایک نیا بل پیش کردیا ہے تاکہ انڈین اسٹیٹسٹیکل انسٹی ٹیوٹ (آئی ایس آئی) کے گورننس ڈھانچے کو تبدیل کیا جاسکے۔ اس بار آئی ایس آئی کے تین اساتذہ، دیوروپ چکرورتی، مہوا دتہ اور پریتا داس، جمعہ کو بدھان بھون میں کانگریس کے ریاستی دفتر پہنچے اور مسئلہ اٹھایا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے بل کو مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کو بھیجنے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ مطالبہ کی حمایت کرتے ہوئے پردیش کانگریس کے صدر سبھانکر سرکار نے بی جے پی حکومت کی تعلیمی پالیسی پر حملہ کیا ہے۔ واضح رہے کہ ترنمول کانگریس، سی پی ایم، سی پی آئی (ایم-ایل) لبریشن نے بھی پہلے ہی اس بل کی مخالفت میں آواز اٹھائی ہے۔ دیوروپ، جو 1959 کے ایکٹ کی بنیاد پر اتنے عرصے سے ISI چلا رہے ہیں اور بل میں کیا کہا گیا ہے، نے الزام لگایا کہ یہ بل بہت نقصان دہ ہے۔ حکومت نے ISI سے ادارہ جاتی طور پر بات بھی نہیں کی ہے۔ حکومت ISI کو مکمل طور پر کنٹرول کرنا چاہتی ہے۔ اس سے ادارے کے روزمرہ کے کام میں مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ اتنے عرصے سے اکیڈمک کونسل فیصلہ کرتی تھی کہ ہم ISI میں کیا پڑھائیں گے، اب یہ واضح ہے کہ ASI کونسل میں کیا نہیں پڑھایا جائے گا، اور اب یہ واضح ہوگا کہ یہ کونسل کتنی طاقت ہے۔ بل جے پی سی کو بھیج دیا جائے۔ آئی ایس آئی ٹیچر پریتا نے کہا کہ آج یہ کہا جا رہا ہے کہ مفت اعلیٰ تعلیم ایک مثالی ماحول نہیں ہے۔ کیا غریب خاندانوں کے ہونہار بچوں کو اسکالرشپ کے ساتھ پڑھانا درست نہیں ہے؟ ہم سے کہا جا رہا ہے کہ آئی آئی ٹی اور آئی آئی ایم کی طرز پر چلیں۔ کانگریس لیڈر پروسینجیت باسو نے اس بات پر شک ظاہر کیا ہے کہ آیا نئے بل کی وجہ سے آئی ایس آئی کا مرکزی مرکز کولکاتا میں ہی رہے گا۔ اس کے علاوہ صوبائی صدر سبھنکر نے الزام لگایا کہ وقت کے تقاضوں کے پیش نظر تبدیلیاں اور تبدیلیاں غیر معمولی نہیں ہیں، لیکن اسے سائنسی طریقے سے کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم اس جگہ انسان دوست سوچ یا جماعتی سوچ کو شامل کرنا چاہتے ہیں، تو یہ مشکل ہوجائے گا۔ اتنے عرصے تک آئی ایس آئی کی خودمختاری کو برقرار رکھنے کا مطالبہ کرتے ہوئے، سبھانکر نے مزید کہا کہ اس بل کے ذریعے، آئی ایس آئی کو ایک سوسائٹی پر مبنی تنظیم سے قانون کے ذریعے قائم کردہ کارپوریٹ تنظیم میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ اس حوالے سے سب نے ملک اور بیرون ملک آئی ایس آئی کی ساکھ اور کردار کو بھی یاد دلایا ہے۔ دوسری جانب وزارتی ذرائع کے مطابق نئے قانون میں تعلیمی اخراجات کا فیصلہ ادارے کا بورڈ آف ڈائریکٹرز کرے گا۔ حکومت فیس نہیں مانگ رہی ہے۔ لیکن ہر کوئی مفت میں پڑھے گا اور اسکالرشپ بھی ملے گا، یہ کوئی مثالی ماڈل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ وزارتی ذرائع کا دعویٰ ہے کہ نئے بل کے نتیجے میں آئی ایس آئی کی خودمختاری برقرار رہے گی۔ کولکاتا کے علاوہ دہلی اور بنگلور میں تنظیم کے مراکز کو خودمختاری دی جا رہی ہے۔ ہیڈکوارٹر کولکاتا منتقل ہونے کے خدشے کے بارے میں وزارتی ذرائع نے بتایا کہ کولکاتا میں آئی ایس آئی کولکاتا میں ہی رہے گی۔

کوالیفائیڈ اساتذہ کا ملازمت کی مانگ پر دھرمتلہ میں احتجاج

کولکاتا ، 7/اگست : (عوامی نیوز سروس) سپریم کورٹ نے بڑے پیمانے پر بدعنوانی اور بے ضابطگیوں کے الزام میں 2016 کے ایس ایس سی کے پورے پینل کو منسوخ کر دیا تھا۔ تقریباً 26,000 اساتذہ اپنی نوکریوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ان میں سے بہت سے لوگ اہل ہونے کا دعویٰ کیا۔ جمعہ کو انہوں نے اپنی کھوئی ہوئی نوکریوں کی واپسی کا مطالبہ کرتے ہوئے دھرمتلہ کے ڈورینا کراسنگ پر احتجاج کیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ریاستی حکومت او ایم آر شیٹس کا انتخاب کرے اور قابل اساتذہ کو بحال کرے۔ اہل اساتذہ اور تعلیمی کارکن جنہوں نے 2016 کی ایس ایس سی بھرتی میں اپنی ملازمتیں کھو دی ہیں، دھرمتلہ میں احتجاج میں شامل ہو گئے ہیں۔ ذہن نشیں رہے کہ سپریم کورٹ نے 2016 کے ایس ایس سی بھرتی میں بدعنوانی اور بے ضابطگیوں کے الزام میں پورے پینل کو منسوخ کر دیا۔ اس کے نتیجے میں تقریباً 26,000 اساتذہ اور تعلیمی کارکنوں کی نوکریاں منسوخ کر دی گئیں۔ اپریل 2024 میں کلکتہ ہائی کورٹ نے 25,753 اساتذہ اور تعلیمی کارکنوں کی تقرریوں کو منسوخ کر دیا اور غیر قانونی طور پر وصول کی گئی تنخواہیں سود کے ساتھ واپس کرنے کا حکم دیا۔ اگرچہ اس نے ابتدائی طور پر عبوری حکم امتناعی جاری کیا تھا، لیکن بعد میں سپریم کورٹ نے کلکتہ ہائی کورٹ کے فیصلے کو برقرار رکھا۔ قابل اساتذہ اور تعلیمی کارکنوں نے سیالدہ سے اپنی نوکریوں کی واپسی کا مطالبہ کرتے ہوئے جلوس نکالا۔ دھرمتلہ پہنچ کر ڈورینا کراسنگ پر بیٹھ گئے۔ احتجاج شروع ہوگیا۔ ٹیچر لیڈر سمن بسواس اور چھوٹے منڈل موجود ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ 2016 کے قابل اساتذہ کو فوری طور پر بحال کیا جائے۔ جب تک ان کے مطالبات پورے نہیں ہوتے وہ دھرمتلہ کو بلاک کرتے رہیں گے۔ مظاہرین کا الزام ہے کہ سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق پورے پینل کو منسوخ کرنے کے باوجود اہل اور نا اہل امیدواروں کو الگ نہیں کیا گیا۔ لہٰذا حقیقی اہل امیدواروں کو او ایم آر شیٹ سمیت تمام دستاویزات کی جانچ پڑتال کے بعد فوری طور پر بحال کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے انتباہ دیا کہ جب تک ان کے مطالبات تسلیم نہیں ہوتے احتجاج جاری رہے گا۔ دریں اثنا، ڈورینا کراسنگ پر ناکہ بندی کی وجہ سے شہر کے مصروف ترین علاقوں میں سے ایک میں ٹریفک عملاً ٹھپ ہوکر رہ گئی ہے۔ مسافروں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ اپریل 2024 میں کلکتہ ہائی کورٹ نے گروپ سی، گروپ ڈی، 9ویں- 10ویں، 11ویں-12ویں کے پورے پینل کو منسوخ کر دیا۔ اس کے نتیجے میں 25,753 اساتذہ اور تعلیمی کارکنوں کی نوکریاں منسوخ کر دی گئیں۔ اس کے ساتھ ہی کلکتہ ہائی کورٹ نے کہا تھا کہ جو لوگ اب تک غیر قانونی طور پر کام کر رہے تھے انہیں ان کی پوری تنخواہ سود کے ساتھ واپس کرنی ہوگی۔ ہائی کورٹ کے حکم کو چیلنج کرتے ہوئے سپریم کورٹ میں مقدمہ دائر کیا گیا۔ سپریم کورٹ نے 7 مئی 2024 کو تقرری پر ہائی کورٹ کے فیصلے پر روک لگا دی۔ لیکن وہاں بھی کوئی راحت نہیں ملی۔ سپریم کورٹ نے کلکتہ ہائی کورٹ کے فیصلے کو برقرار رکھا۔ تقریباً 26000 اساتذہ اور تعلیمی کارکنوں کی نوکریاں منسوخ کر دی گئیں۔ مظاہرین کا دعویٰ ہے کہ حقیقی طور پر اہل امیدواروں کو کرپشن میں ملوث افراد کے ساتھ ایک ہی صف میں کھڑا کیا گیا ہے۔ اس لیے ان کے احتجاج کا مطالبہ ہے کہ اہل امیدواروں کو الگ کیا جائے اور ان کی ملازمتیں واپس کی جائیں۔

سوموار کو کولکاتا کی کئی سڑکوں پر آمدورفت بند

کولکاتا، 7/اگست: (عوامی نیوز سروس) سوموار کو کولکاتا کی کئی سڑکیں بند رہیں گی۔ چونکہ مغربی بنگال پہلی بار ہر گھر ترنگا پروگرام میں حصہ لے رہا ہے۔ اس سلسلے میں وزیراعلیٰ نے جمعرات کو ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ 10 اگست کو ترنگا یاترا کے موقع پر ایک بڑے جلوس کا اہتمام کیا گیا ہے۔ یہ جلوس دھرمتلا میں نیتا جی مجسمہ سے نکالا جائے گا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ تقریباً 50 ہزار افراد پر مشتمل جلوس ہوگا۔ اس کے نتیجے میں اس دن کئی سڑکوں پر ٹریفک کو کنٹرول کیا جائے گا۔ ریڈ روڈ، خضر پور روڈ جیسی اہم سڑکیں بند رہیں گی۔ کولکاتا ٹریفک پولس کی طرف سے ایک ہدایت نامہ جاری کیا گیا ہے۔ اگر 10 اگست بروز سوموار یعنی ہفتے کے آغاز میں کئی سڑکوں پر ٹریفک بند رہتی ہے تو روزانہ مسافروں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس لیے اس دن سڑک پر نکلنے سے پہلے جان لیں کہ 10 اگست کو کون سی سڑکیں بند ہوسکتی ہیں۔ میدان کی طرف جانے والی اہم سڑکیں کنگز وے، آر آر ایونیو، پلاسی گیٹ روڈ، میو روڈ، جواہر لال نہرو روڈ، کیتھیڈرل روڈ، کوئنز وے، ریڈ روڈ، خضر پور روڈ، لورز لین، کیسورینا ایونیو ہیں۔ کنکس وے، آکلینڈ روڈ، اسٹرینڈ روڈ کے بعض حصوں، آر آر ایونیو، پلاسی گیٹ روڈ، میو روڈ، جواہر لعل نہرو روڈ، کیتھیڈرل روڈ، کوئنز وے، ڈفرن روڈ، کاسوارینا ایونیو پر پارکنگ بند رہے گی۔ کولکاتا پولس نے مطلع کیا ہے کہ صورتحال کے لحاظ سے ٹریفک کو مرکزی سڑکوں اور رابطہ سڑکوں پر موڑ دیا جاسکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں 10 اگست میدان، ریڈ روڈ اور وسطی کولکاتا کے ملحقہ علاقوں میں ٹریفک کی نقل وحرکت بری طرح متاثر ہوسکتی ہے۔ لہٰذا مال گاڑیاں بند رہیں گی۔ تاہم ایل پی جی سلنڈر، سی این جی، پٹرول، تیل، آکسیجن، سبزیاں، ادویات، پھل، مچھلی اور دودھ لے جانے والی گاڑیاں اس پابندی سے مستثنیٰ ہوں گی۔

اسمبلی میں آواز دبانے کو لیکر کنال گھوش کا معاملہ ہائی کورٹ سے خارج

کولکاتا، 7/اگست: (عوامی نیوز سروس) کلکتہ ہائی کورٹ نے بیلیہ گھٹہ کے ایم ایل اے کنال گھوش کو اسمبلی میں آواز کو دبانے کے معاملے کو خارج کر دیا ہے۔ جسٹس کرشنا راؤ نے کنال گھوش کو اسمبلی میں شکایت درج کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ کلکتہ ہائی کورٹ نے مشاہدہ کیا ہے کہ اس معاملے میں عدالت کا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ اگر کوئی سازش ہوتی ہے تو اسپیکر اسمبلی کو آگاہ کیا جائے۔ انہیں اسمبلی میں بولنے نہیں دیا جا رہا ہے۔ بیلیہ گھٹہ کے ایم ایل اے کنال گھوش نے بار ہا ایسے الزامات لگائے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ان کا نام سیشن میں مقررین کی فہرست میں شامل نہیں کیا جا رہا ہے۔ انہیں بار بار چھوڑا جا رہا ہے۔ انہوں نے پورے واقعہ میں ریتابرت کے کیمپ پر الزامات لگائے ہیں۔ کنال گھوش نے گزشتہ ماہ اسمبلی میں اس کے خلاف احتجاج کیا تھا۔ انکی آخرزمان سے لڑائی ہو گئی۔ اسمبلی میں افراتفری مچ گئی۔ اس کے بعد انہیں اسمبلی سے گھسیٹ کر باہر نکال دیا گیا۔ اس دن انہیں اسمبلی سے بھی معطل کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد بھی انہوں نے بار بار سازش کے ذریعے خاموش ہونے کا الزام لگایا۔ بعد میں انہوں نے کلکتہ ہائی کورٹ میں کیس دائر کیا۔ اس سلسلے میں آج کلکتہ ہائی کورٹ میں کیس کی سماعت ہوئی۔ عام طور پر اسمبلی میں کوئی معاملہ ہو تو سوال یہ ہوتا ہے کہ کیا عدالت اس معاملے کو بالکل حل کرسکتی ہے؟ اگر ایم ایل اے کو کوئی شکایت ہے تو وہ اسپیکر کو مطلع کرسکتے ہیں۔ یہ سوال آج کلکتہ ہائی کورٹ میں اٹھا۔ آج کیس کی سماعت کے دوران، کنال گھوش کے وکیل بسواروپ بھٹاچاریہ نے کہا کہ ہم عدالتی نظرثانی کے خواہاں ہیں، اکثریتی ایم ایل اے ایک طرف ٹھہرے ہوئے ہیں، کسی نے ایک بھی بل کے خلاف احتجاج نہیں کیا ہے۔ چیف وہپ، جو کہ اکثریت میں ہیں، نے کنال گھوش کا نام نہیں بھیجا ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ نام بھیجا جائے، کچھ وقت کے طور پر اسپیکر کو بولنے کی اجازت دی جائے گی۔ اس طرح کا معاملہ پہلی بار ہوا ہے تو کم از کم عدالت کو اس معاملے پر فیصلہ کرنا چاہیے۔ جسٹس کرشنا راؤ نے پھر کہا کہ عدالت کیا کرسکتی ہے، کیا عدالت اسپیکر کو کوئی ہدایات دے سکتی ہے؟ دریں اثنا، اسمبلی کے وکیل جے دیپ کر نے عدالت سے کہا کہ اس کیس میں کوئی میرٹ نہیں ہے۔ یہاں 294 ایم ایل اے ہیں، ہر ایک کو بولنے کا موقع دینا ہوگا۔ کنال گھوش نے 24 یا 25 جون کو اپنا بیان دیا تھا۔ عدالت یہ کیسے ریگولیٹ کرے گی کہ کون سے ایم ایل اے بولیں گے اور کون سے ایم ایل اے نہیں بولیں گے؟" انہوں نے سوال کیا کہ کیا کنال کے الزامات بالکل بے بنیاد ہیں۔ جسٹس کرشنا راؤ کی بنچ نے اس کے بعد کنال گھوش کے دائر کردہ کیس کو خارج کردیا۔

وزیراعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے جمعہ کے روز کولکاتا میں بھوانی پور گرودوارہ سنت کٹیا کے مقدس سمادھی پر کمیونٹی کی خدمت میں سرگرمی سے حصہ لے کر ریاست کی امن، خوشحالی اور فلاح و بہبود کیلئے دعائیں مانگی۔

وزیراعلیٰ شوبھندو ادھیکاری جمعہ کو بھوانی پور میں ترنگا یاترا ریلی میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ (تصویر پربیر بھٹاچاریہ)

گرفتاری سے بچنے کیلئے سمیت رائے کی پھر ہائی کورٹ میں فوری سماعت کی درخواست

کولکاتا، 7/اگست: (عوامی نیوز سروس) وہ ابھیشیک بنرجی کے پرسنل اسسٹنٹ سمیت رائے کے خلاف پچھم مدنی پور کے شالبونی اور ڈیبرا پولس اسٹیشنوں میں درج شکایتوں کے سلسلے میں پہلے ہی عدالت سے تحفظ حاصل کر چکے ہیں۔ اس کے باوجود سومیت رائے گرفتاری سے خوفزدہ ہیں۔ انہیں متعدد تھانوں میں درج شکایتوں میں گرفتاری کا خدشہ ہے۔ اس لیے اس نے دوبارہ کلکتہ ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ سمیت رائے چاہتے تھے کہ ہائی کورٹ ان کی درخواست کی فوری سماعت کرے۔ تاہم، اس درخواست کو کلکتہ ہائی کورٹ کے جسٹس سوگتا بھٹاچاریہ نے مسترد کر دیا۔ کیس کی سماعت 11 اگست کو ہونے کا امکان ہے۔ واضح رہے کہ حال ہی میں، ابھیشیک بنرجی کے پرسنل اسسٹنٹ سمیت رائے کے خلاف ریاست کے متعدد تھانوں میں متعدد شکایتیں درج کی گئی ہیں۔ پہلی شکایت مغربی مدنی پور کے شالبونی تھانے میں درج کی گئی تھی۔ اس کے بعد ڈیبرا تھانے میں شکایت بھی درج کرائی گئی۔ سومیت رائے نے ان دونوں الزامات میں گرفتاری کے خوف سے پہلے ہی عدالت سے رجوع کیا تھا۔ اسے تحفظ بھی مل گیا ہے۔ سومیت رائے کے وکلاء نے کہا کہ ان کے خلاف کلی تلہ پولس اسٹیشن میں ایف آئی آر بھی درج کرائی گئی ہے۔ اس کے خلاف جنوبی 24 پرگنہ کے بشنو پور پولس اسٹیشن میں دو ایف آئی آر بھی درج کی گئی ہیں۔ اس کے خلاف رابندر نگر پولس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ انہیں رابندر نگر پولس اسٹیشن کے معاملے میں نوٹس دیا گیا ہے۔ فطری طور پر انہیں گرفتاری کا خوف ہے۔ اسی لیے سمیت رائے نے دوبارہ عدالت سے رجوع کیا ہے۔ جمعہ کو ان کے وکلاء نے عدالت کی توجہ اس معاملے کی طرف مبذول کرائی۔ عدالت میں الزام لگایا گیا تھا کہ انہیں صرف اس لیے ہراساں کیا جا رہا ہے کہ وہ ابھیشیک بنرجی کے قریبی ساتھی تھے۔ من گھڑت الزامات لگائے گئے ہیں۔ یہ تمام الزامات سراسر بے بنیاد ہیں۔ انہیں فوری طور پر برطرف کیا جائے۔ سمیت رائے کے وکلاء نے فوری سماعت کی درخواست کی تھی۔ جسٹس سوگتا بھٹاچاریہ نے مقدمہ دائر کرنے کی اجازت دی۔ تاہم فوری سماعت کی درخواست مسترد کردی گئی۔ کیس کی سماعت 11 اگست یعنی اگلے منگل کو ہوسکتی ہے۔ اس کے نتیجے میں ابھیشیک بنرجی کے پرسنل اسسٹنٹ کو گرفتاری کے خوف کے ساتھ مزید چار دن انتظار کرنا پڑے گا۔ غور طلب ہے کہ شالبونی اور ڈیبرا پولس اسٹیشنوں میں درج شکایتوں کے خلاف کولکاتا ہائی کورٹ میں سمیت رائے کی طرف سے دائر کیس کی سماعت جسٹس تیرتھنکر گھوش کی بنچ میں ہوئی۔ ہائی کورٹ نے شالبونی کیس میں سمیت کو تحفظ نہیں دیا۔ تاہم جسٹس تیرتھنکر گھوش نے ڈیبرا کیس میں انہیں تحفظ فراہم کیا۔

دن میں اسکول، رات کو مردم شماری، اضافی کام کے دباؤ کو لیکر اساتذہ کا احتجاج

کولکاتا ، 7/اگست : (عوامی نیوز سروس) صبح سے دوپہر تک اسکولوں میں پڑھانے کے بعد گھر لوٹنا۔ پھر گھر گھر جا کر مردم شماری کا ڈیٹا اکٹھا کرنا۔ محکمہ تعلیم کی ہدایت کی وجہ سے ریاست میں اساتذہ اور تعلیمی کارکنوں کا ایک حصہ اس اضافی ذمہ داری کے خلاف سڑکوں پر اتر آیا ہے۔ ان کا الزام ہے کہ حکومت نے انہیں اسکول کی ڈیوٹی پوری کرنے کے بعد مردم شماری کا کام کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ اسکول کی پڑھائی میں خلل نہ پڑے۔ نتیجے کے طور پر، دن کے اختتام پر خاندان، ذاتی زندگی یا آرام کیلئے انہیں وقت نہیں مل رہا ہے۔ جمعہ کو، مردم شماری ورکرز یونٹی منچ کے ارکان کولکاتا میں چیف مردم شماری افسر کے دفتر گئے اور ایک ڈیپوٹیشن کو چار نکات کے ساتھ پیش کیا۔ کولکاتا میونسپل کارپوریشن سے ملحقہ علاقے میں احتجاج کرنے کے بعد انہوں نے مارچ کیا اور دفتر کی طرف مارچ کیا لیکن کولکاتا پولس نے ان کا راستہ روک دیا۔ پولس کے ساتھ کچھ بحث کے بعد وفد کو ڈیپوٹیشن پیش کرنے کی اجازت دی گئی لیکن مظاہرین نے الزام لگایا کہ چیف مردم شماری افسر سمیتا پانڈے نے ان سے ملاقات نہیں کی۔ واضح ہو کہ ریاست میں یکم اگست سے مردم شماری کا پہلا مرحلہ شروع ہوگیا ہے۔ مختلف سرکاری محکموں کے عملے کے علاوہ اساتذہ اور تعلیمی کارکنان بھی گھر گھر جا کر معلومات جمع کرنے کے اس کام میں شامل ہو گئے ہیں۔ لیکن محکمہ تعلیم کی ہدایات میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ سکول کی مقررہ ڈیوٹی میں کوئی خلل نہیں ڈالا جا سکتا۔ یعنی مردم شماری کا کام کلاسز کے اختتام کے بعد یا اسکول شروع ہونے سے پہلے ہونا چاہیے۔ مشتعل افراد کا دعویٰ ہے کہ یہ ہدایت غیر انسانی ہے۔ ان کے بقول اگر آپ کو اسکول کی ڈیوٹی سنبھالنے کے بعد دوبارہ مردم شماری کے کام کے لیے باہر جانا پڑے تو گھر والوں کے ساتھ وقت گزارنے کی بات چھوڑ دیں، آرام کا موقع نہیں ملے گا۔ انہیں یہ خدشہ بھی ہے کہ کام کا یہ اضافی بوجھ دن بدن ذہنی اور جسمانی تھکاوٹ میں اضافہ کرے گا۔ تنظیم کے جنرل سکریٹری سواپن منڈل نے کہا کہ ہم بات چیت کے لیے گئے تھے لیکن چیف مردم شماری افسر نے ہمیں کوئی وقت نہیں دیا، آخر کار ہمیں ڈیپوٹیشن دے کر واپس جانا پڑا۔ تنظیم نے ڈیپوٹیشن میں چار اہم مطالبات کئے ہیں۔ سب سے پہلے، مردم شماری کے کام کے لیے مقرر کردہ دنوں کو آن ڈیوٹی قرار دیا جانا چاہیے تاکہ ہمیں اوقات کار سے باہر کام نہ کرنا پڑے۔ دوسرے یہ کہ مردم شماری کے ہر کارکن کو سرکاری خرچ پر اینڈرائیڈ 12 یا اس سے زیادہ ورژن والا موبائل فون یا ٹیب فراہم کیا جائے اور انٹرنیٹ کے استعمال کے لیے الگ الاؤنس متعارف کرایا جائے۔ تیسرا مطالبہ یہ ہے کہ مردم شماری کرنے والی خواتین کی حفاظت کو یقینی بنانے کیلئے پولس یا سیکورٹی گارڈز کا بندوبست کیا جائے بالخصوص حساس علاقوں میں۔ چہارم، ٹریننگ الاؤنس کی فوری ادائیگی کا مطالبہ کیا گیا ہے جو ٹریننگ مکمل ہونے کے بعد بھی ادا نہیں کیا گیا۔ مظاہرین کا الزام ہے کہ مردم شماری کے اگلے مرحلے میں 16 اگست سے 15 ستمبر تک یہ کام بڑے پیمانے پر جاری رہے گا۔ اگر اس سے پہلے مسئلہ حل نہیں کیا گیا تو ریاست بھر میں عدم اطمینان بڑھ سکتا ہے۔ تاہم اس پورے واقعہ پر چیف سینسس آفیسر کے دفتر سے کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ مظاہرین کا الزام ہے کہ ان سے ملاقات بھی نہیں کی گئی اور نہ ہی ان کے مطالبات پر بات کی گئی۔ انتظامیہ نے بھی اس معاملے پر کوئی باضابطہ تبصرہ نہیں کیا ہے۔ مردم شماری ملک کے اہم ترین انتظامی پروگراموں میں سے ایک ہے۔ لیکن جن لوگوں کو اس کام کی ذمہ داری سونپی گئی ہے ان میں سے کچھ اب پوچھ رہے ہیں کہ کیا وہ اساتذہ کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دیں گے یا اوقات کار کے بعد مردم شماری کا کام کریں گے؟ وہ اب انتظامیہ سے جواب مانگ رہے ہیں۔

بیرون ملک سفر کی اجازت نہیں ملنے پر ابھیشیک کا ہائی کورٹ کے بعد سپریم کورٹ کا رخ

کولکاتا، 7/اگست: (عوامی نیوز سروس) ترنمول کے رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی نے ایک بار پھر سپریم کورٹ سے رجوع کیا ہے اور آنکھوں کے علاج کے لیے بیرون ملک سفر کی اجازت مانگی ہے۔ کلکتہ ہائی کورٹ کی جانب سے ان کی درخواست کو مسترد کیے جانے کے بعد، ڈائمنڈ ہاربر کے ایم پی نے جمعرات 7 اگست کی رات دیر گئے 1 بجکر 55 پر سپریم کورٹ میں ایک نئی درخواست داخل کی۔ ذرائع کے مطابق کیس کی سماعت آئندہ ہفتے ہوسکتی ہے۔ واضح ہو کہ ابھیشیک گزشتہ چند ماہ سے بیرون ملک سفر کی اجازت کو لے کر عدالت میں قانونی جنگ لڑ رہے ہیں۔ قبل ازیں کلکتہ ہائی کورٹ نے ان کی بیرون ملک سفر کی اجازت دینے کی درخواست کو مسترد کر دیا تھا۔ ہائی کورٹ کے جسٹس سوگتا بھٹاچاریہ کی سنگل بنچ نے حکم دیا تھا کہ ابھیشیک کو آنکھوں کے علاج کی ضرورت کی تصدیق کے لیے ایس ایس کے ایم اسپتال جانا چاہیے۔ وہاں شعبہ آنکھوں کے سربراہ کی قیادت میں ایک میڈیکل بورڈ ان کی جسمانی حالت اور بیرون ملک علاج کی ضرورت کا جائزہ لے گا۔ تاہم ابھیشیک کے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ وہ ایس ایس کے ایم اسپتال جانے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ جسٹس سوگت بھٹاچاریہ نے اس کے بعد بدھ کو کیس کو خارج کر دیا۔ تاہم، اس کیس کی ابتدا اس سے بھی پہلے کی ہے۔ 21 مئی کو ایک معاملے میں ابھیشیک کے بیرون ملک سفر پر پابندی لگائی گئی تھی۔ اس کے بعد 23 جون کو انہوں نے آنکھوں کے علاج کے لیے بیرون ملک سفر کی اجازت کے لیے ہائی کورٹ میں درخواست دی۔ 20 جولائی کو کیس کی سماعت میں ہائی کورٹ کے جج نے غیر ملکی علاج کی ضرورت پر سوال اٹھایا اور یہ جاننا چاہا کہ کیا کولکاتا میں کسی ماہر ڈاکٹر سے مشورہ کیا گیا ہے۔ ابھیشیک کے وکیل نے کہا کہ وہ پہلے ہی امریکہ میں زیر علاج تھے۔ اس دوران معاملہ سپریم کورٹ پہنچ گیا۔ ابھیشیک نے 24 جولائی کو بیرون ملک سفر کی اجازت کے لیے سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ بعد ازاں 3 اگست کو چیف جسٹس سوریہ کانت کی سربراہی والی بنچ نے کیس کو ہائی کورٹ کو واپس بھیج دیا۔ درخواست کو سات دن میں نمٹانے کا حکم دیا گیا۔ اس حکم کے مطابق، 5 اگست کو کلکتہ ہائی کورٹ میں کیس کی سماعت ہوئی۔ لیکن ابھیشیک کو بیرون ملک جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ عدالت نے بالآخر اس درخواست کو خارج کر دیا جب اس نے SSKM میں ٹیسٹ کروانے کے حکم پر اعتراض کیا۔ ریاست کو ابھیشیک کے غیر ملکی سفر پر بھی اعتراض ہے۔ اس بات کی نشاندہی کرتے ہوئے کہ ان کے خلاف کئی مقدمات زیر التوا ہیں، ریاست کے وکیل نے عدالت میں دلیل دی کہ انہیں بیرون ملک جانے کی اجازت دینے سے تفتیشی عمل میں مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ دوسری جانب ابھیشیک کے وکلا کا دعویٰ ہے کہ ان کی آنکھوں کا علاج پہلے ہی بیرون ملک جاری ہے اور علاج کے لیے بیرون ملک جانا ضروری ہے۔

اصلاحِ معاشرہ میں امام احمد رضا کا کردار

از: مفتی محمد عبدالمبین نعمانی قادری

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری محدث بریلوی قدس سرہ چودہویں صدی کے مجدد اور امام تھے۔ ۱۰/شوال ۱۲۷۲ھ/ ۱۴/جون ۱۸۵۶ء کو بریلی (یوپی) میں پیدا ہوئے اور ۲۵/صفر ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء کو اس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کر گئے۔ اڑسٹھ (۶۸) سالہ مختصر عمر میں آپ نے احیاو تجدید دین کے جو کارہائے نمایاں انجام دیے، دنیائے علم وادب انگشت بدنداں ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے اپنے دور میں پائی جانے والی تمام خلاف سنت روایات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور تمام بدعات وخرافات کے خلاف قلمی جہاد فرمایا، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے اپنے عہد میں جن اصلاحی اقدامات کو عملی جامہ پہنایا ہے ان کو اختصار کے ساتھ ذیل میں بیان کیا جارہا ہے۔

شریعت وطریقت: بعض جھوٹے صوفی شریعت وطریقت میں تفریق کرتے ہیں تاکہ ان کو کھل کر بدعملی بلکہ بے عملی کا موقع مل جائے۔ ان کا رد کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: ”شریعت تمام احکام جسم وجان وروح وقلب اور جملہ علوم الٰہیہ ومعارف نامتناہیہ کو جامع ہے جن میں سے ایک ٹکڑے کا نام طریقت ومعرفت ہے...... ولہٰذا باجماع قطعی جملہ اولیائے کرام تمام حقائق کو شریعت مطہرہ پر عرض (پیش) کرنا فرض ہے، اگر شریعت کے مطابق ہوں حق ومقبول ہیں ورنہ مردود ومخذول۔ (تفصیل کے لیے ”مقال عرفا باعزاز شرع وعلما“ کا مطالعہ کریں، مذکورہ قول اسی کتاب سے ماخوذ ہے۔)

بے ثبوت کافر کہنا سخت گناہ: بعض لوگ معمولی معمولی بات پر کفر وشرک کا حکم لگادیتے ہیں، ایسوں کے بارے میں فرماتے ہیں، بجز ثبوت وجہِ کفر کے مسلمانوں کو کافر کہنا سخت گناہِ عظیم ہے بلکہ حدیث میں فرمایا کہ وہ اسی کہنے والے پر پلٹ آتا ہے...... (احکام شریعت حصہ سوم)

کفار کے میلوں میں جانا: ہندو کے میلوں دسہرہ وغیرہ میں جانے کی بابت فرمایا...... ان کا میلہ دیکھنے کے لیے جانا مطلقاً ناجائز ہے...... اور اگر تجارت کے لیے جائے اگر میلہ ان کے کفر وشرک کا ہے جانا، ناجائز وممنوع ہے کہ اب وہ جگہ ان کا معبد (مندر) ہے اور معبد کفار میں جانا گناہ۔ اور اگر (میلہ) لہو ولعب کا ہے اور خود اس سے بچے نہ اس میں شریک ہونہ اسے دیکھے نہ وہ چیزیں جو ان کے لہو ولعب ممنوع کی ہوں بیچے تو جائز ہے پھر بھی مناسب نہیں کہ ان کا مجمع ہے، ہر وقت محل لعنت ہے تو اس سے دوری ہی میں خیر، اور اگر خود شریک ہو یا تماشا دیکھے یا ان کے لہو ممنوع، کی چیزیں بیچے تو آپ ہی گناہ وناجائز ہے۔ (عرفان شریعت اول، ص ۲۷-۲۸)

شرافت قوم پر منحصر نہیں: بہت لوگ اپنی قوم اور برادری پر فخر کرتے ہیں اور اس شرافت عرفی کو بنیاد بنا کر دوسرے مسلمان بھائیوں کو ذلیل سمجھتے ہیں، اعلیٰ حضرت قدس سرہ اس سلسلے میں ارشاد فرماتے ہیں: ”شرع شریف میں شرافت قوم پر منحصر نہیں، اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ تم میں زیادہ مرتبے والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو زیادہ تقویٰ رکھتا ہے...... ہاں! دربارۂ نکاح اس کا ضرور اعتبار رکھا ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ پنجم، ص ۲۹۵)

عورتوں کا مزارات پر جانا: عورتوں کے مزارات اولیا اور عام قبروں پر جانے کے بارے میں سوالات کے جواب میں ارقام فرمایا: ”عورتوں کے مزارات اولیا، مقابر عوام دونوں پر جانے کی ممانعت ہے۔“ (احکام شریعت دوم، ص ۱۸) اصح (زیادہ صحیح) یہ ہے کہ عورتوں کو قبروں پر جانے کی اجازت نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۱۶۵)

طاقوں پر شہید مرد: بعض لوگ کہتے ہیں فلاں درخت پر شہید مرد ہیں، فلاں طاق میں شہید مرد رہتے ہیں اور اس درخت اور اس طاق کے پاس جاکر ہر جمعرات کو چاول شیرینی وغیرہ پر فاتحہ

دلاتے ہیں ہار لٹکاتے ہیں، لوبان سلگاتے ہیں، مرادیں مانگتے ہیں، ...... اس کے جواب میں ارشاد فرمایا: یہ سب واہیات خرافات اور جاہلانہ حماقات وبطالات ہیں، ان کا ازالہ لازم الـــــخ (احکام شریعت اول، ص ۱۳)

محرم وصفر میں نکاح: عرض کیا گیا۔ کیا محرم وصفر میں نکاح کرنا منع ہے؟ ...... تو ارشاد فرمایا: نکاح کسی مہینہ میں منع نہیں۔ یہ غلط مشہور ہے۔ (الملفوظ اول، ص ۳۶)

قرآن خوانی پر اجرت: ثواب رسانی کی نیت سے قرآن مجید پڑھ کر اس پر اجرت لینا اور دینا جائز ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں ارشاد فرمایا: ثواب رسانی کیلئے قرآن عظیم پڑھنے پر اجرت لینا اور دینا دونوں ناجائز۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۲۱۸)

درود میں اختصار: متعدد فتاوے میں درود شریف صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیرہ صیغوں کی جگہ۔ صلعم۔ ع وغیرہ لکھنے کو ناجائز وبدعت فرمایا۔ ایک سائل نے سوال میں ایسا اختصار لکھا تو اس کو تنبیہ فرمائی کہ: سائل کو جوابِ مسئلہ سے زیادہ نافع یہ بات ہے کہ: درود شریف کی جگہ جو عوام وجہال صلعم، یا ع یا م یا ص یا صلـلم لکھا کرتے ہیں محض مہمل وجہالت ہے۔ اَلْقَلَمُ اِحْدَی اللِّسَانَیْنِ (قلم بھی ایک زبان ہے) جیسے زبان سے درود شریف کے عوض مہمل کلمات کہنا درود کو ادا نہ کرے گا یوں ہی ان مہملات کا لکھنا درود لکھنے کا کام نہ دے گا ایسی کوتاہ قلمی سخت محرومی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲/۵۴)

بزرگوں کی تصویریں: تصویریں جاندار کی ناجائز ہیں اگر بزرگوں کی تصویریں بنائی اور لگائی جائیں اور زیادہ ناجائز اور گناہ، جہالت سے بعض لوگ بزرگوں کی تصاویر تعظیم کے طور پر آویزاں کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا، حالاں کہ حکم ایسا نہیں اس قسم کے سوالات کے جواب میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے متعدد رسائل تحریر فرمائے، مثلاً: (۱) عطایا القدیر فی حکم التصویر (۲) شفاء الوالہ فی صور الحبیب و مزارہ ونعالہ، (۳) بدر الانوار فی آداب الآثار

مقابر مسلمین کے آداب: آج کل مسلم قبرستانوں کی بے حرمتی عام ہے، اعلیٰ حضرت قدس سرہ سے مقابر مسلمین سے متعلق سوالات ہوئے تو ارشاد فرمایا: قبروں پر چلنے کی ممانعت ہے نہ کہ جوتا پہننا کہ سخت توہین اموات مسلمین ہے ہاں جو قدیم راستہ قبرستان میں ہو جس میں قبر نہیں اس میں چلنا جائز ہے، اگرچہ جوتا پہنے ہو۔ قبروں پر گھوڑے باندھنا، چارپائی بچھانا، سونا بیٹھنا سب منع ہے، (فتاویٰ رضویہ، ۴/۱۰۷)

فرضی قبروں کا حکم: فرضی اور مصنوعی قبر کے بارے میں سوال کے جواب میں فرمایا: قبر بلا مقبور کی زیارت کی طرف بلانا اور اس کے لیے وہ افعال (چادریں چڑھانا وغیرہ) کرانا گناہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۴/۱۱۵)

قبر کا طواف اور بوسہ: بلاشبہ غیر کعبہ معظمہ کا طوافِ تعظیمی ناجائز ہے اور غیر خدا کو سجدہ ہماری شریعت میں حرام ہے، اور بوسۂ قبر میں علما کو اختلاف ہے، احوط (زیادہ احتیاط) منع ہے، (احکام شریعت، ۳/۳ وفتاویٰ رضویہ، ۴/۸)

دعوتِ میت: کسی کے مرنے کے بعد سوم چہلم وغیرہ میں جو عام دعوت ہوتی ہے، اس پر سخت نکیر کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے مستقل ایک رسالہ تصنیف فرمایا، ”جلیُّ الصوت لنھی الدعوۃ اَمامَ الموت“ جو دعوتِ میت، کے نام سے شائع ہے، اس میں اور دیگر فتاوے میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اس کی ممانعت کی ہے۔ ایک جگہ فرماتے ہیں۔ ”مردہ کا کھانا صرف فقرا کے لیے ہے، عام دعوت کے طور پر جو کرتے ہیں یہ منع ہے، غنی (مالدار) نہ کھائے۔ (احکام شریعت دوم، ص ۱۶)

سیاہ خضاب: سوال ہوا کہ سیاہ خضاب لگانا جائز ہے یا نہیں۔ تو ارشاد فرمایا: سرخ یا زرد خضاب اچھا ہے اور زرد بہتر، اور سیاہ خضاب کو حدیث میں فرمایا: ”کافر کا خضاب ہے۔“ دوسری حدیث میں ہے۔ اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا منہ کالا کرے گا یہ حرام ہے۔ جواز کا فتویٰ باطل ومردود ہے، (احکام شریعت ۱/۷۲)

آخری چہار شنبہ: ماہ صفر کے آخری چہارشنبہ کی نسبت جو یہ مشہور ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں غسل صحت فرمایا اسی بنا پر تمام ہندوستان کے مسلمان اس دن کو روز عید سمجھتے اور غسل واظہار فرح وسرور کرتے ہیں، شرع مطہر میں اس کی اصل ہے یا نہیں؟، اس کے جواب میں ارشاد فرمایا: یہ محض بے اصل ہے، (عرفان شریعت ۲/۳۷)

پیر سے پردہ: بہت سے پیر مریدہ عورتوں سے پردہ نہیں کرتے، اس سلسلے میں امام احمد رضا قدس سرہ سے سوال ہوا تو جواب دیا: بیشک ہر غیر محرم سے پردہ فرض ہے، جس کا اللہ ورسول نے حکم دیا ہے جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، بیشک پیر مریدہ کا محرم نہیں ہو جاتا نبی علیہ الصلاۃ والسلام سے بڑھ کرامت کا پیر کون ہوگا؟ اگر پیر ہونے سے آدمی محرم ہوجاتا تو چاہیے تھا کہ نبی سے اس کی امت سے کسی عورت کا نکاح نہ ہوسکتا۔ (مسائل سماع، مطبوعہ لاہور، ص ۴۳)

ضروریاتِ دین کے منکر کا حکم: فی الواقع جو بدعتی (بدمذہب) ضروریاتِ دین میں سے کسی شئے کا منکر ہو باجماع مسلمین قطعاً کافر ہے اگرچہ کروڑ بار کلمہ پڑھے، پیشانی اس کی سجدے میں ایک ورق ہوجائے بدن اس کا روزوں میں ایک خاکہ رہ جائے، عمر میں ہزار حج کرے لاکھ پہاڑ سونے کے راہ خدا میں دے...... لا واللہ، ہرگز ہرگز کچھ قبول نہیں، جب تک حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان تمام ضروری باتوں میں جو وہ اپنے رب کے پاس سے لائے تصدیق نہ کرے، (اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام مطبوعہ بریلی ۱۳۴۵ھ، ص ۱۵)

انگریزی پڑھنا: آپ سے سوال ہوا۔ انگریزی پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ جواباً ارشاد فرمایا: ”ذی علم مسلمان اگر بہ نیت رد نصاریٰ انگریزی پڑھے اجر پائے گا اور دنیا کے لیے صرف زبان سیکھنے یا حساب اقلیدس جغرافیہ جائز علم پڑھنے میں حرج نہیں بشرطے کہ ہمہ تن اس میں مصروف ہو کر اپنے دین وعلم سے غافل نہ ہوجائے ورنہ جو چیز اپنا دین وعلم بقدر فرض سیکھنے میں مانع آئے حرام ہے، اسی طرح وہ کتابیں جن میں نصاریٰ کے عقائد باطلہ مثل انکار وجود آسمان وغیرہ درج ہیں اُن کا پڑھنا بھی روا نہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم اول، ص ۹۹، مطبوعہ بیسل پور)

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا
سنیچر، ۸/اگست ۲۰۲۶ء

ریلوے کی پٹریوں کے دونوں اطراف میں غیر قانونی ڈھانچوں کو منہدم کیا جائے گا

پارک سرکس میں ریلوے کی پٹریوں کے بغل میں جھونپڑیاں بنا کر رہنے والے 500 خاندانوں کی جھونپڑپٹیوں کو مسمار کرنے کا فیصلہ لیا گیا ہے جس کی وجہ سے کم از کم 500 خاندان یا اس تعداد میں زیادہ خاندانوں کے سروں پر بے گھری کی دھمک سنائی دینے لگی ہے۔ سیالدہ ڈویژن کی پوربی ریلوے نے ریلوے پٹریوں کے بغل میں جھونپڑی بنا کر رہنے والوں کو نوٹس پکڑا دیا ہے اور ان سے صاف کہہ دیا گیا ہے کہ وہ 7 اگست سے پہلے پہلے جگہ کو خالی کردیں ورنہ یہ کام بلڈوزر کے ذریعہ پورا کرلیا جائے گا۔ پارک سرکس سے لے کر دمدم اسٹیشن تک ریلوے کی پٹریوں کے بغل میں جھونپڑپٹی بنا کر 500 سے زیادہ خاندانوں کو نوٹس دے کر سرزنش کردی گئی ہے کہ وہ 7 اگست سے پہلے پہلے اپنے گھروں کو خالی کردیں لیکن 500 سے زائد خاندانوں کے تین سے چار ہزار افراد جو بے گھری کا شکار ہوجائیں گے اس کے بارے میں تو کسی نے نہیں سوچا اور نہ عدلیہ کو اس کی ضرورت ہے کہ وہ حکمراں جماعت کے خلاف کوئی فیصلہ سنا کر اپنے لئے مشکلیں کھڑی کرے۔ ریلوے کے ایک سنیئر افسر نے بتایا کہ پارک سرکس ریلوے پلیٹ فارم کے بغل ریلوے کی پٹری کے سامنے جھونپڑپٹیاں بنا کر رہنے والے 200 سے زائد خاندانوں کو جگہ خالی کردینے کے لئے نوٹس پکڑا دیا گیا ہے اور ذاتی طور پر ان کو سرزنش بھی کردی گئی ہے کہ 7 اگست تک ریلوے انتظار کرے گی اس کے بعد ان تمام جھونپڑیوں کو مسمار کردیا جائے گا۔ افسر مذکور کے مطابق ریلوے کی پٹریوں کی دونوں جانب 200 سے زیادہ فیملی رہتے ہیں جو پارک سرکس پلاٹ فارم سے لے کر لیول کراسنگ تک ہے اور ان کی جو جھونپڑیاں ہیں وہ خطرناک حد تک ریلوے کی پٹریوں کے بغل میں ہے۔ ان لوگوں نے پٹریوں کے سامنے تارپولین شیٹ اور دیگر اشیاء کی مدد سے اپنی جھونپڑیاں بنا رکھی ہیں جس کی وجہ سے آگ لگ جانے کا زبردست خطرہ ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سارے خطرات لاحق ہیں۔ ریلوے کی طرف سے جو نوٹس 500+200 فیملی کو پکڑائی گئی ہے اس میں لکھا ہے کہ آپ نے ریلوے ٹریک کے بغل میں جو ڈھانچہ بنوا رکھا ہے وہ غیر قانونی ہے براہ کرم 7/8/26 تک یہ جگہ خالی کردیں۔ بصورت دیر مسماری کے دوران کسی نے یہ شکایت کی کہ ان کا کوئی قیمتی سامان ٹوٹ گیا ہے تو ریلوے اس کی ذمہ داری قبول نہ کرے گی۔ جب سے بنگال میں بی جے پی کی حکومت بنی ہے اس وقت سے لے کر اب تک بہت سارے علاقوں میں جہاں ریلوے کی پٹریوں کے بغل میں لوگ ڈھانچہ بنا کر رہتے ہیں انہیں مسمار کیا جاتا رہا ہے اور اب تک بہت سارے علاقوں میں مسماری کا عمل ہوچکا ہے اور ریلوے کی پٹریوں کے آس پاس کے علاقوں کو جہاں غیر قانونی ڈھانچے برسہا برس سے چلے آرہے تھے اب ان تمام غیر قانونی ڈھانچوں کو یکے بعد دیگرے صاف کیا جارہا ہے۔ ریلوے کی بھی مجبوری ہے اسے بھی اندیشہ لاحق رہتا ہے کہ کوئی ناخوشگوار واقعہ ہوگیا تو بڑے پیمانے پر ہنگامہ بھی ہوسکتا ہے۔ اب تک جن علاقوں میں ایسی مسماری کی رپورٹیں ملی ہیں اس کے مطابق ریلوے نے پولس اور فائر بریگیڈ کی مدد سے ہوڑہ، سیالدہ، پارک سرکس، جادب پور اور دمدم کے علاقوں میں یہ کارروائی کی ہے اور بہت بڑے پیمانے پر غیر قانونی ڈھانچوں کو مسمار کیا جاچکا ہے۔ لیکن متذکرہ علاقوں میں یہ مسمار صرف غیر قانونی اسٹالوں اور غیر قانونی کاروباری اسٹیبلشمنٹوں کو مسماری میں شامل کیا گیا ہے وہاں کی جھونپڑیوں میں رہنے والوں کو نہیں کیا گیا ہے۔ اگر حکومت پورے بنگال میں ریلوے لائن کے بغل میں غیر قانونی طور پر رہنے والے تمام لوگوں کو ان کی جھونپڑیوں سے بے دخل کرتی ہے تو ایسے بے گھری کے شکار لوگوں کی تعداد کروڑوں تک پہنچے گی۔ لیکن ان علاقوں کے ریلوے لائن کے بغل میں جھونپڑی بنا کر غیر قانونی طور پر رہنے والوں کو نوٹس دیدیے گئے ہیں۔ ریلوے کی جانب سے بے گھری کی نوٹس پا کر بہت سارے خاندانوں میں ڈر اور خوف کا ماحول پیدا ہوچلا ہے اور انہیں زبردست تشویش پیدا ہوچلی ہے کہ ان کے ساتھ جو کمسن اور گود کے بچے ہیں انہیں لے کر وہ کہاں جائیں۔ اس زبردست برسات کے موسم میں انہیں بے گھر ہونا پڑ رہا ہے اور ساتھ ہی انہیں یہ تشویش کھائے جارہی ہے کہ وہ اپنے ان کمسن بچوں کو لے کر کہاں جائیں، برسات کے بعد موسم سرما کا آغاز ہوگا، غرضیکہ ان کی زندگی جیتے جی ہزار آفتوں میں منقسم ہوکر رہ جائے گی اور ان بے گھروں کے مرد جو ہوں گے وہ اپنے خاندانوں کی کفالت اور سر چھپانے کی جگہ پانے کے لئے کوئی بھی غیر قانونی کام کرسکتے ہیں۔ متذکرہ جگہوں سے ان لوگوں کو ہٹانے کے سلسلے میں بہت سارے قانونی مسئلے بھی کھڑے ہوئے ہیں جب کلکتہ ہائی کورٹ نے اس قسم کی متعدد کارروائیوں میں روک لگائی ہے لیکن یہ روک پچھلی حکومت کے وقت لگائی گئی تھی لیکن موجودہ حکومت کے معاملے میں عدالت کی کوئی مخالفت سامنے نہیں آئی ہے اور نہ آنے کی امید ہے۔ (خ الف ف)

رنگِ چمن

ہندوستان کی سیاست کے بدلتے ہوئے رنگ

افضال انصاری

بہار کے بانکی پور کے ضمنی انتخاب کے نتیجے نے سب کو چونکا دیا۔ جن سوراج پارٹی کے لیڈر پرشانت کشور کی اس شاندار کامیابی کی گونج صرف بانکی پور تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کی بازگشت قومی پیمانے پر سنائی دے رہی ہے۔ اخباروں نے اسے بہت اہمیت دی اور یہ خبر صفحہ اول پر جلی حرفوں میں شائع کی۔ پرشانت کشور کے بارے میں جو بدگمانی پھیلی تھی کہ ان کی عملی سیاست میں جان نہیں وہ غلط ثابت ہوگیا۔ وہ طوفان بن کر ابھرے اور پھر سے اپنا لوہا منوالیا۔ اُن کی اس جیت سے بہار کی سیاست پر گہرا اثر پڑے گا۔ انہوں نے جن سوراج پارٹی کی بنیاد 2024 میں ڈالی تھی۔ پچھلے سال نومبر 2025 میں بہار کے اسمبلی کے عام انتخاب میں انہوں نے 243 میں سے 238 پر امیدوار کھڑا کیا مگر بدقسمتی سے ایک بھی سیٹ نہیں ملی۔ اس جیت سے کھاتہ کھل گیا۔ یہ پہلی سیٹ ہے۔ پرشانت کشور انتخابی سیاست کی زمینی حقیقت اور اتار چڑھاؤ سے اچھی طرح واقف ہیں۔ وہ ایک ماہر منصوبہ ساز ہیں اور سب کو اس بات کا اعتراف ہے۔ اُن کی قابلیت کو بی جے پی اور ترنمول کانگریس وغیرہ نے بھی استعمال کیا ہے۔ آئی پیک (Indian Political Action Committee) کے نام سے ان کی اپنی ایجنسی تھی جو الیکشن میں سیاسی پارٹی کیلئے کام کرتی ہے۔ اپنی پارٹی بنائی تو اس سے الگ ہوگئے۔ آئی پیک کا ڈبہ گول نہیں ہوا۔ یہ ہے اور دوسرے چلاتے ہیں۔

جولائی کے مہینے میں اُدھر راجدھانی دہلی میں مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کی مانگ پر احتجاج کا بازار گرم تھا اور اِدھر ملک کے تین کونے میں تین ضمنی انتخابات تھے۔ بہار میں بانکی پور، مدھیہ پردیش کا دتیا اور گجرات میں مانجل پور۔ ان ریاستوں میں بی جے پی کی حکومت ہے۔ چرچے میں سب سے زیادہ بہار کی راجدھانی پٹنہ کے بانکی پور کا حلقہ تھا۔ یہ علاقہ گاندھی میدان کے اطراف کا ہے۔ مسلم زرخیز علاقہ سبزی باغ اس میں شامل ہے۔ خدا بخش اورینٹل لائبریری بھی یہیں ہے۔ بانکی پور کا حلقہ 1995 سے مسلسل بی جے پی کے پاس تھا۔ وہ اسے ایک مظبوط گڑھ مانتی تھی۔ گذشتہ 32 برس سے صرف کنول کھلتا آیا ہو تو یہ رنگ کتنا گہرا ہوگا یہ کہنے کی بات نہیں ہے۔ جب ہی بی جے پی کو یہ دعویٰ تھا کہ وہ یہاں کنا ملی کھڑی کردے تو جیت جائے۔ اس غرور پر کئی کیلو لڈو رات ہی لاکر رکھ دیے گئے کہ گنتی کا پہلا رجحان آتے ہی بانٹنا شروع کردیں گے۔ یہ حسرت پوری نہ ہوئی۔ پچھلے سال نومبر 2025 میں اسمبلی کے عام انتخاب میں نتین نبین یہاں سے منتخب ہوئے تھے۔ وہ بی جے پی کے قومی

صدر کے عہدے پر فائز کیے گئے اور پھر راجیہ سبھا کے ممبر منتخب ہوئے تو بانکی پور کی سیٹ خالی ہوگئی جس سے ضمنی انتخاب کرانا پڑا۔

پرشانت کشور کی پہلی انتخابی لڑائی ایک مشکل اور دشوار میدان میں تھی۔ وہ تقدیر کے دھنی تھے کہ جیت گئے۔ بانکی پور زعفرانی قلعہ مانا جاتا ہے جہاں تین دہائی تک کسی کی دال نہیں گلی۔ امیدواروں کی فہرست بہت لمبی تھی۔ آزاد کی حیثیت سے جو لڑے انہیں ملا کر کل 25 نام تھے۔ سب سے دلچسپ بات یہ تھی کہ اس دنگل میں بہار کے سابق وزرائے اعلیٰ لالو پرساد یادو اور نتیش کمار کے ہم نام بھی تھے۔ آزاد اُمیدواروں کے درمیان دو ایسے تھے جن میں ایک کا نام لالو پرساد یادو اور دوسرے کا نتیش کمار تھا۔ پرشانت کشور نے بی جے پی کے امیدوار نیرج کمار سنہا کو 19324 ووٹ سے شکست دیا۔ انہیں 64151 ووٹ ملا جب کہ نیرج سنہا کو 44827 ووٹ حاصل ہوا۔ راشٹریہ جنتا دل کی امیدوار ریکھا کماری 14273 ووٹ سے تیسرے نمبر پر رہیں۔ نومبر 2025 کے عام انتخاب میں بی جے پی کے نتین نبین سے براہ راست مقابلے میں انہیں 46363 ووٹ ملا تھا۔ لگ بھگ 32000 کم ہوگئے۔ جو راشٹریہ جنتا دل کو ملنا تھا وہ جن سوراج لے گئی۔

پرشانت کشور اپنی انتخابی کامیابی سے اخباروں اور میڈیا میں خوب واہ واہ بٹور رہے ہیں مگر یہ عجب تنگ نظری ہے کہ ایک حلقہ اس جیت کو سراہنے سے کترا رہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بی جے پی نے جتوادیا۔ نشانے باز یہ ماننے کو تیار نہیں کہ پرشانت کشور اپنے بل پر کامیاب ہوئے ہیں۔ جتنے منہ اتنی باتیں۔ نتیجہ آنے کے بعد راشٹریہ جنتا دل کا پہلا ردِ عمل یہ تھا کہ یہ بی جے پی کی جیت ہے۔ کوئی کہہ رہا ہے کہ نتیش کمار اور چراغ پاسوان نے جتوادیا۔ جیسے ان کا اور کوئی کام نہیں جو یہ کرتے پھریں۔ یہ کرکے وہ بی جے پی سے دشمنی مول لیتے۔ سچ یہ ہے کہ سیاسی حریفوں کو خطرہ نظر آنے لگا ہے کہ ان کی کرسی کھسک نہ جائے۔ کہیں پرشانت کشور ہماری جگہ نہ لے لیں اس لیے تیر چلائے جارہے ہیں۔ جن سوراج والے بھی کم نہیں۔ انہوں نے یہ کہہ کر اس ڈر کو بڑھاوا دیا کہ بانکی پور تو شروعات ہے اب بہار کی باری ہے۔ تامل ناڈو میں تھلاپتی وجے نے جو کر دکھایا وہ کمال یہاں بھی ہونے والا ہے۔ گجرات میں مانجل پور بی جے پی کو ملی جو اسی کی تھی۔ مدھیہ پردیش میں دتیا اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں کانگریس کے امیدوار گھنشیام سنگھ کامیاب ہوئے ہیں۔ بی جے پی اندیشے میں ہے کہ یہ داخلی جھگڑے کا نتیجہ ہے۔ اس وجہ سے یہ دتیا کی تنظیمی ڈھانچے کو برخاست کردی۔

ہندوستان کی سیاست نے اچانک ایک نیا موڑ لیا ہے۔ رام مندر میں چڑھاوے کی چوری، جین جی کا احتجاج اور وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کا استعفیٰ سب اتنے کم وقفے میں ہوئے کہ سیاست کی رُخ پلٹ گئی۔ جن سوراج پارٹی کے صدر پرشانت کشور کی جیت سیاسی رجحان کے بدلنے کا ایک پیغام ہے۔ بی جے پی کو یہ شکست بھاری پڑے گی۔ ایک بار غلط بیانیہ (Narrative) بن جائے تو اس کے سائے سے نکلنا بہت مشکل ہے۔ اس کے منفی اثر کا دائرہ پھیلنا شروع ہوجاتا ہے۔ مرکزی حکومت بہت نازک موڑ سے گذر رہی ہے۔ اب تو وزیر داخلہ امیت شاہ کے استعفے کا مطالبہ بھی جڑ پکڑ رہا ہے۔ اس کو ہلکے میں نہ لیا جائے۔ ہندوستان اپنی الجھن سے نکلنے کا راستہ ڈھونڈھ رہا تھا جو اسے مل گیا۔ مذہب کی آڑ میں رجعت پسند سیاست آخر کب تک چلتی۔ یہ حد پار کر جائے تو اُلٹی گنتی شروع ہوجاتی ہے۔ پٹنہ کے بانکی پور کے ضمنی انتخاب کا نتیجہ اس کی ایک کڑی ہے۔ اسے ہلکے میں نہ لیا جائے۔

مانا کہ اس زمیں کو نہ گلزار کرسکے
کچھ خار کم تو کر گئے گذرے جدھر سے ہم
(ساحر)

☆☆☆

درگاپور: نابالغوں کو خون عطیہ کیلئے مجبور کرنے کے الزام میں ٹی ایم سی پی کے ایک رکن سمیت تین افراد گرفتار

آسنسول: 7ر اگست، (عوامی نیوز سروس): ایک نجی اسکول کا یہ الزامات سامنے آئے کہ کم عمر طلبہ کو مالی مراعات دے کر خون کا عطیہ دینے کا لالچ دیا جا رہا ہے درگاپور کے اس واقعہ نے ریاست بھر میں کھلبلی مچادی شکایت کی جانچ کر رہی پولیس نے ترنمول چھاترا پریشد (ٹی ایم سی پی) کے ایک رکن سمیت تین لوگوں کو گرفتار کیا ہے الزام ہے کہ اسٹیل سٹی کے ایک پرائیویٹ اسکول کے کچھ نابالغ طالب علموں کو درگاپور کے بیدھانگر کے ایک پرائیویٹ اسپتال لے جایا گیا اور زبردستی خون کا عطیہ دیا گیا اس کے بدلے انہیں رقم کا لالچ دیا گیا واقعہ کے بعد درگاپور پولس اسٹیشن میں تحریری شکایت درج کرائی گئی۔ شکایت کی بنیاد پر پولیس نے تفتیش شروع کردی پولیس ذرائع کے مطابق جیسے جیسے تفتیش آگے بڑھی کئی چونکا دینے والی تفصیلات سامنے آئیں پولیس کی تفتیش میں سب سے پہلے اسی اسکول کی سابق طالبہ دیوپریہ چکرورتی کا نام سامنے آیا۔ اس پر الزام ہے کہ اس نے نابالغ طالب علموں کو مختلف مالیاتی لالچ دے کر ہسپتال لے جایا۔ بعد میں پوچھ گچھ کے دوران دیوپریہ نے دعویٰ کیا کہ اسے اس کام کے لیے ترنمول چھاترا پریشد کے رکن امت پرساد یادو نے بھرتی کیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس واقعہ میں مالدہ کا رہنے والا ایک اور نوجوان محمد حبیب اللہ بھی ملوث تھا۔ حبیب اللہ اس وقت درگاپور کیودھان نگر کے ایک نجی ہوٹل میں یہ کام کرتا ہے۔ پولیس کی تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہیوہ وہاں کام کرتا ہے۔ پولس کی تحقیقات میں یہ الزامات بھی سامنے آئے کہ اس مبینہ ریکیٹ کا ماسٹر مائنڈ امیت پرساد یادو ہے جو درگاپور کے موچی پاڑہ علاقہ کا رہنے والا ہے اور ترنمول چھاترا پریشد کا رکن ہے۔

دیوپریہ کے دعوے کے مطابق امیت پرساد یادو نے اس کی ماں اور اس کے سونے کے زیورات رہن رکھ کر اسے رقم کا لالچ دیا اسے بتایا گیا کہ وہ جتنے زیادہ خون عطیہ کرنے والے جمع کر سکے گا، اتنا ہی زیادہ پیسہ کمائے گا۔ اس لالچ میں آکر اس نے مبینہ طور پر نابالغ طلبہ کو اسپتال میں بھرتی کیا۔ درگاپور تھانے کی پولیس نے رات ایک کارروائی شروع کی اور دیوپریہ چکرورتی، محمد حبیب اللہ، اور امت پرساد یادو کو گرفتار کیا۔ پولیس گرفتار ملزمان سے تفتیش کر رہی ہے اور ان کی شناخت کا تعین کرنے کی امید ہے اس مبینہ سازش میں اور کون کون ملوث ہے اور اس کے پیچھے کوئی بڑا گینگ ہے یا نہیں اس کی تحقیقات جاری ہیں اس واقعے پر شدید سیاسی ردعمل سامنے آیا ہے ریاستی شہری ترقیات کے وزیر اگنی مترا پال نے کہا کہ اس واقعہ میں ملوث افراد کو کسی بھی قیمت پر بخشا نہیں جائے گا۔ قانون اپنا راستہ اختیار کرے گا درگاپور ایسٹ کے ایم ایل اے چندر شیکھر بندیوپادھیائے نے کہا کہ خون کے کاروبار میں ملوث کسی کو بھی سخت کارروائی کا سامنا کرنا چاہئے وہ ترنمول کانگریس، بی جے پی، یا سی پی آئی (ایم) سے وابستہ ہوں جرم، سیاسی شناخت نہیں، عمل اور انصاف کی بنیاد ہونی چاہیے پولیس کا کہنا ہے کہ پورے معاملے کی تحقیقات شروع کردی گئی ہے تین افراد کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ ان کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ کے ذریعے اس مبینہ سازش میں ملوث دیگر افراد کی نشاندہی کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ جمعہ کو تینوں گرفتار ملزمان کو درگاپور مجسٹریٹ کورٹ میں پیش کیا گیا۔ پولیس نے تینوں کی تحویل کی درخواست کی ہے۔

برن پور: نیوٹاؤن میں گزشتہ تین ماہ سے لائٹ پوسٹ کے نیچے سے دھواں نکلنے پر سراسیمگی

آسنسول: 7ر اگست، (عوامی نیوز سروس): آسنسول میونسپل کارپوریشن کے وارڈ نمبر 75 کے تحت نیوٹاؤن علاقے میں ایک لائٹ پوسٹ کے نیچے سے زمین سے گزشتہ تین ماہ سے دھواں مسلسل نکل رہا ہے، جس سے مقامی لوگوں میں تشویش پائی جاتی ہے۔ علاقہ مکینوں کا کہنا ہے کہ دھواں مسلسل اٹھ رہا ہےجس کی وجہ سے کسی بڑے حادثے کا خدشہ ہیمقامی لوگوں کا ماننا ہے کہ زیرزمین سے مسلسل دھواں نکلنا کوئی عام واقعہ نہیں ہے اور اگر وقت ہواگر اس کی تحقیقات نہ کی گئیں تو مستقبل میں کوئی سنگین حادثہ رونما ہوسکتا ہے مکینوں نے بتایا کہ آس پاس بہت سی دکانیں اور رہائشی عمارتیں ہیں جس سے ان کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔ علاقہ مکینوں کا الزام ہے کہ متعلقہ محکموں کو اطلاع دینے کے باوجود کوئی ٹھوس کارروائی نہیں کی گئی۔ ان کا کہنا ہے کہ آسنسول میونسپل کارپوریشن، اور ای آئی ایس سی او کے عہدیداروں کو اطلاع دی گئی تھی، لیکن کوئی بھی محکمہ ذمہ داری لینے کو تیار نہیں ایسکو حکام نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر جائے وقوعہ کا معائنہ کیا تاہم مسئلے کے حل کے لیے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مقامی بی جے پی قیادت بھی جائے وقوعہ پر پہنچ گئی بی جے پی لیڈروں نے صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور ٹیم کو خط لکھا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ زمین سے مسلسل دھواں نکلنا غیر معمولی ہے اور اس مسئلے کا مستقل حل تلاش کرنے کے لیے فوری تکنیکی تحقیقات کی جانی چاہیے تا کہ کسی بھی ممکنہ حادثات کو روکا جا سکے۔ فی الحال، مقامی رہائشی انتظامیہ سے فوری مداخلت، دھویں کی وجہ کی تحقیقات اور ضروری حفاظتی اقدامات کا مطالبہ کررہے ہیں۔

سلان پور :50 سال پرانے کھیل کے میدان پر قبضے کی کوشش

آسنسول: 7ر اگست، (عوامی نیوز سروس): سلان پور تھانہ علاقہ کے روپنارائن پور پھانڑی کے تحت ڈھنگوڈی موضع میں 50 سال پرانے کھیل کے میدان پر قبضہ کرنے کی مبینہ کوشش کی وجہ سے کافی کشیدگی پیدا ہوگئی۔ الزام ہے کہ لوگ جے سی بی مشین لے کر پہنچے اور کھیل کے میدان کو کھود کر نقصان پہنچایا جیسے ہی اس واقعہ کی اطلاع ملی، مقامی بچے اور گاؤں والے مشتعل ہوگئے اطلاعات کے مطابق ڈھنگوڈی موضع کے ڈاگ نمبر 1558 میں واقع چتل ڈنگا فٹ بال گراؤنڈ گزشتہ پانچ دہائیوں سے علاقے کے نوجوانوں اور بچوں کے کھیلوں کا اہم مرکز رہا ہے۔ گراؤنڈ میں بچوں کے لیے کرکٹ کھیلی جاتی ہے دیر رات، کچھ لوگوں نے راتوں رات ایک جے سی بی کا استعمال کرتے ہوئے زمین کو تباہ کردیا۔ مقامی دیہاتیوں کا الزام ہے کہ کچھ لینڈ مافیا طویل عرصے سے اس کھیت پر قبضہ کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ لوگ خالی زمین سستے داموں خریدتے ہیں، پلاٹ لگاتے ہیں اور مہنگے داموں فروخت کرتے ہیں۔ اب ان کی نظریں اس میدان پر جمی ہوئی ہیں۔ تاریخی کھیل کا میدان بھی وہیں واقع ہے۔ گاؤں والوں کا دعویٰ ہے کہ یہ زمین سرکاری خاص (سرکاری) زمین ہے اور برسوں سے عوامی استعمال میں ہے۔ تاہم زمین پر دعویٰ کرنے والوں کا دعویٰ ہے کہ یہ زمین ان کی آبائی رعیت کی ملکیت ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ ان کے پاس زمین سے متعلق تمام درست دستاویزات ہیں۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی روپنارائن پور پھانڑی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور حالات کو قابو میں کیا پولس نے دونوں فریقین کو صورتحال سمجھ کر سمجھایا انتظامیہ نے یقین دہانی کرائی ہے کہ زمین کی پیائش اور سرکاری ریکارڈ کی جانچ پڑتال کے بعد ہی مزید کارروائی کی جائے گی۔ تب تک کسی بھی پارٹی کو زمین پر کوئی کام کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

آسنسول انجینئرنگ کالج میں طلبہ کے دو گروپوں میں جھگڑا

آسنسول: 7ر اگست، (عوامی نیوز سروس): آسنسول انجینئرنگ کالج میں طلبہ کے دو گروپوں کے درمیان جھگڑے کی اطلاع ملی ہے۔ واقعے کے بعد کالج کیمپس میں کشیدگی پھیل گئی اور طلبہ کی بڑی تعداد نے احتجاج کرتے ہوئے ملزم طالب علم کو نکالنے کا مطالبہ کیا۔ کالج کے ایک طالب علم کے مطابق، جھارکھنڈ کے ایک طالب علم پر دو طالبات پر حملہ کرنے کا الزام ہے۔ جب دیگر طلبہ نے احتجاج کیا تو ملزم طالب علم نے اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ مل کر احتجاج کرنے والے طلبہ پر حملہ کیا۔ طالب علموں کا یہ بھی الزام ہے کہ طالب علم ہتھیار لے کر جا رہا تھا، جس کی وجہ سے کالج میں افراتفری پھیل گئی خوف کی فضا پیدا ہوگئی۔ احتجاج کرنے والے طلبہ کا کہنا ہے کہ کالج کا ماحول غیر محفوظ ہوگیا ہے اور وہ اب خود کالج آنے یا اپنے گھر والوں کو وہاں پڑھنے کے لیے بھیجنے سے خوفزدہ ہیں۔ اس معاملے کے بارے میں بی جے پی لیڈر رسبھاشیت داس نے کہا کہ انہیں اطلاع ملی ہے کہ کالج کے ایک طالب علم پر دو طالبات کے ساتھ زیادتی کا الزام ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب دیگر طلبہ نے احتجاج کیا تو جھگڑا بڑھ گیا۔ یہ بھی الزام ہے کہ زیر بحث طالب علم کے پاس ہتھیار تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس معاملے کو حل کرنے کے لیے کالج انتظامیہ سے ملاقات کررہے ہیں۔ فی الحال طلبہ کا بنیادی مطالبہ یہ ہے کہ ملزم طالب علم کو فوری طور پر کالج سے نکال دیا جائے تا کہ کیمپس میں ایک محفوظ اور پرامن ماحول دوبارہ قائم کیا جاسکے۔

برنپور سیل پر عام لوگوں کی زمین قبضہ کرنے کا الزام، عدالت کا حکم امتناعی جاری

آسنسول: 7ر اگست، (عوامی نیوز سروس): ہیراپور تھانہ علاقے کے تحت برن پور میں ایک مکمل طور پر "متضاد" واقعہ سامنے آیا ہے اب تک یہ اطلاع ملی تھی کہ سیل اسٹیل اتھارٹی آف انڈیا، اپنی زمین پر غیر قانونی تعمیرات اور تجاوزات کو ہٹانے کے لیے بلڈوزر کا استعمال کررہی ہیسیل نے الزام لگایا تھا کہ شہریوں نے اس کی زمین پر قبضہ کررکھا ہے۔ یہ کہ عام لوگوں نے اس کی زمین پر قبضہ کر کے وہاں غیر قانونی تعمیرات کررکھی ہیں لیکن جمعہ کو ایک ایسا واقعہ اور الزام سامنے آیا جس نے بہت سے لوگوں کو چونکا دیا الزام ہے کہ سیل نے عام لوگوں کی زمین یا جائیداد پر قبضہ کیا ہیمزید برآں، سیل نے زبردستی مذکورہ زمین پر باؤنڈری وال کی تعمیر شروع کردی ہے۔

ذرائع کے مطابق یہ زمین برن پور کے ہیراپور موضع میں نوگھنتی پٹرول پمپ کے قریب واقع ہیخاندانی ذرائع کے مطابق اس زمین کے موجودہ مالک وشوناتھ ٹھاکر اور ان کے بھائی ہیں یہ الزام ان کی طرف سے لگایا گیا ہیزمین کے مالک وشوناتھ ٹھاکر نے جمعہ کو بتایا کہ ان کے دادا سچید انند ٹھاکر کے نام پر تقریباً 55-54 کٹھہ زمین ہیاس نے بتایا کہ ایک دن اچانک اس نے دیکھا کہ سیل نے ان کی زمین پر قبضہ کررکھا ہے یہی نہیں اس زمین پر باؤنڈری بنانے کا کام بھی چل رہا تھا ہر روز کی طرح جمعہ کو بھی وہاں مستری اور مزدور موجود تھے اور سیل کی ہدایت پر باؤنڈری وال بنانے کا کام کررہے تھے اسی دوران زمین کا مالک وہاں پہنچ گیا اس نے عدالتی حکم امتناعی رکھا اس کے پاس زمین کی ڈیڈ اور دیگر دستاویزات بھی تھیں۔

انہوں نے دعویٰ کیا کہ یہ تمام دستاویزات ایک ہی زمین سے متعلق ہیں اس پورے معاملے کو لے کر ہیراپور پولس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی گئی اس کے بعد پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی عدالتی حکم کے مطابق چہاردیواری کی تعمیر کا کام روک دیا گیا تاہم سیل کی جانب سے ابھی تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا ہے ابھی تک سیل کے کسی اہلکار نے زمین کا معائنہ کرنے کے لیے سائٹ کا دورہ نہیں کیا زمیندار کا الزام ہے کہ جب وہ سیل کے ایک اہلکار کو فون کرتے ہیں تو انہیں ٹاؤن آفس جانے کو کہا جاتا ہے۔ لیکن زمیندار کہتا ہے، "یہ زمین میری ہے، تو میں کیوں جاؤں؟ اگر سیل کے پاس کوئی بات کرنی ہے تو وہ میرے پاس آئیں۔" ذرائع کا کہنا ہے کہ اس واقعے کے بعد سیل نے خود ہی باؤنڈری وال کو گرانا شروع کردیا ہے اطلاع ملتے ہی مقامی بی جے پی لیڈر بھی جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔

آسنسول بی بی کالج میں لائبریری کی نئی عمارت کا افتتاح

آسنسول: 7ر اگست، (عوامی نیوز سروس): آسنسول بی بی کالج کی انتظامی عمارت میں لائبریری کی نئی عمارت کا افتتاح کردیا گیا اس موقع پر کالج کے پرنسپل ڈاکٹر ایتابھ باسو نے بتایا کہ پرانی لائبریری کو انتظامی عمارت کی دوسری اور تیسری منزل پر منتقل کردیا گیا ہیلائبریری کو بھی ڈیجیٹل کردیا گیا ہے طلباء کو لائبریری کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کی ترغیب دی جارہی ہے انہوں نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ لائبریری کو انتظامی عمارت کی دوسری اور تیسری منزل پر منتقل کر کے اس کی توسیع اور اسے ڈیجیٹائز کر کے نمایاں بہتری لائی گئی ہے۔ ڈاکٹر ایتابھ باسو نے یہ بھی اعلان کیا کہ کالج کے باہر طلباء کو خصوصی لائبریری کارڈ جاری کیے جائیں گے یہ کارڈ انہیں کالج کی لائبریری کا دورہ کرنے اور مطالعہ کرنے کی اجازت دیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جلد ہی چاروں سمسٹر بیک وقت شروع ہوں گے کلاسز پہلے طاق سمسٹر کے لیے شروع ہوں گیاس کے بعد یون سمسٹر کے لیے ان تمام سمسٹرز کے امتحانات کالج کی کمپیوٹر لیب میں لیے جائیں گے۔ کمپیوٹر لیب میں 100 کمپیوٹر ہیں، جنہیں امتحانات کے انعقاد کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ مزید برآں کالج کے مختلف شعبہ جات میں انٹرنل امتحانات بھی کمپیوٹر کے ذریعے لیے جائیں گے۔

آسنسول کے بی بی کالج میں ٹریفک بیداری پروگرام

آسنسول: 7ر اگست، (عوامی نیوز سروس): روڈ سیفٹی ویک کے ایک حصے کے طور پر، جو ریاست بھر میں 3 اگست سے 9 اگست تک منایا جارہا ہے آسنسول کے بی بی کالج میں آسنسول ساؤتھ ٹریفک گارڈ کی طرف سے ایک خصوصی روڈ سیفٹی بیداری پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام کا مقصد طلبہ اور اساتذہ کو ٹریفک قوانین کے بارے میں آگاہ کرنا اور محفوظ سڑک کے استعمال کی حوصلہ افزائی کرنا تھا آسنسول ساؤتھ ٹریفک گارڈ کے انچارج سندیپ سوم، بی بی کالج کے پرنسپل ڈاکٹر ایتابھ باسو، محکمہ ٹریفک کے دیگر افسران، کالج کے اساتذہ اور طلبہ کی بڑی تعداد موجود تھی اس موقع پر ٹریفک افسران نے طلبہ کو روڈ سیفٹی اور ٹریفک قوانین پر عمل کرنے کی اہمیت کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ ڈانس ڈرامے میں یہ پیغام بھی دیا گیا کہ ٹریفک قوانین پر عمل کرنا کیوں ضروری ہے اور ان کو نظر انداز کرنے سے حادثات اور سنگین مسائل کیسے پیدا ہو سکتے ہیں۔

سلان پور: منی بس ڈرائیور پر حملہ، تشویشناک حالت میں داخل اسپتال

آسنسول: 7ر اگست، (عوامی نیوز سروس): سلان پور پولیس اسٹیشن کے علاقے میں ڈینڈوا-کلیانشوری روڈ پر ڈینڈوا اسپتال کے قریب موٹر سائیکلوں پر سوار کچھ نوجوانوں نے مبینہ طور پر ایک منی بس ڈرائیور پر جان لیوا حملہ کیا۔ شرپسندوں نے زبردستی بس روک کر ڈرائیور کو وحشیانہ طریقے سے مارا پیٹا جس سے وہ شدید زخمی ہوگیا۔ پیش آنے والے اس واقعے کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی جس سے پورے علاقے میں سنسنی پھیل گئی اطلاعات کے مطابق واقعہ کے وقت منی بس میتھن سے آسنسول جارہی تھی بس کنڈکٹر نے اطلاع دی کہ 3-4 نوجوان جو دو موٹر سائیکلوں پر سوار تھے اچانک ڈینڈوا-کلیانشوری روڈ پر ڈینڈوا اسپتال کے قریب بس کے سامنے آئیانہوں نے اپنی موٹر سائیکلیں بس کے سامنے کھڑی کر دیں، ڈرائیور کو زبردستی رکنے پر مجبور کردیا جیسے ہی بس رکی، بدمعاشوں نے ڈرائیور کو بس سے اتارا، منٹوں میں اس کی بے دردی سے پٹائی کی اور موقع سے فرار ہوگئے واقعہ کی اطلاع ملتے ہی کلیانیشوری پولیس اسٹیشن کی ایک ٹیم فوراً جائے وقوعہ پر پہنچی۔ زخمی ڈرائیور کو پہلے مقامی پٹھاکیاری اسپتال لے جایا گیا وہاں ابتدائی طبی امداد کے بعد جب اس کی حالت سنگین ہوگئی تو اسے بہتر علاج کے لیے آسنسول ضلع اسپتال ریفر کردیا گیا اس وقت وہ وہاں زیر علاج ہے پولیس نے تفتیش شروع کردی ہیپولیس کا کہنا ہے کہ ملزمان کی شناخت کرلی گئی ہے اور ان کی تلاش کے لیے چھاپے مارے جارہے ہیں۔

روڈ سیفٹی ویک: جموڑیہ میں بیداری ریلی نکالی گئی

آسنسول: 7ر اگست، (عوامی نیوز سروس): مغربی بنگال حکومت کے محکمہ ٹرانسپورٹ کی ہدایت پر جموڑیہ ٹرافک گارڈ کی جانب سے روڈ سیفٹی ویک کے ایک حصے کے طور پر ایک بڑی بیداری ریلی کا انعقاد کیا گیا، جو 3 سے 9 اگست تک منایا جارہا ہے۔ ریلی کا مقصد روڈ سیفٹی قوانین کے بارے میں بیداری پیدا کر کے حادثات کو کم کرنا تھا۔ ریلی جموڑیہ پولیس اسٹیشن کراسنگ سے شروع ہوئی اور جموڑیہ پٹرول پمپ تک پیدل چلتی چلی گئی۔ ٹریفک پولیس، شہری رضا کاروں، پولیس افسران اور مقامی شہریوں نے بینرز اور پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے، جن پر روڈ سیفٹی سے متعلق پیغامات درج تھے۔ ریلی کے دوران پیدل چلنے والوں اور ڈرائیوروں میں پمفلٹ تقسیم کیے گئے اور مائیکروفونز کے ذریعے "تاخیر حادثے سے بہتر ہے" کا پیغام دیا گیا اور زندگی قیمتی ہے، ٹریفک قوانین پر عمل کریں جیسے پیغامات نشر کیے گئے۔ پروگرام میں اے سی پی ٹریفک جینت باگ، ٹریفک انسپکٹر رانا امبیکا دت، جموڑیہ پولیس اسٹیشن کے انچارج سومیندر ناتھ سنگھا ٹھاکر اور جموڑیہ ٹرافک گارڈ انچارج سکانتا داس سمیت کئی سینئر افسران موجود تھے اس موقع پر اے سی پی ٹریفک جینت باگ نے کہا کہ حکومت کا مقصد صرف چالان جاری کرنا نہیں ہے بلکہ لوگوں کی جان بچانا ہے۔ جموڑیہ ٹرافک گارڈ انچارج سکانتا داس نے بتایا کہ سڑک حفاظتی ہفتہ کے دوران اسکولوں، کالجوں اور بازاروں میں بیداری کیمپ کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہیلمٹ اور سیٹ بیلٹ کے بغیر گاڑی چلانے والوں کے خلاف بھی خصوصی مہم چلائی جائے گی۔

فی الحال بارش میں کمی کا کوئی امکان نہیں

کولکاتا، 7ر اگست: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا سمیت جنوبی بنگال کے کئی اضلاع میں ہلکی پھلکی بارش جاری ہے۔ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ ابھی ریلیف کے امکانات کم ہیں۔ جمعہ سے اتوار تک ریاست کے مختلف اضلاع میں بارش جاری رہے گی۔ اس کے ساتھ ہی، شمالی بنگال کے کئی اضلاع میں سنیچر سے موسلا دھار بارش کا امکان ہے۔ واضح رہے کہ پیش گوئی میں بتایا گیا تھا کہ جمعہ کو جنوبی بنگال کے کئی اضلاع میں موسلا دھار بارش کا امکان ہے۔ شمالی اور جنوبی 24 پرگنہ، مشرقی اور مغربی مدنی پور، پرولیا، بانکوڑہ اور مشرقی اور مغربی بردوان ممکنہ بھاری بارشوں کی فہرست میں شامل ہیں۔ کولکاتا میں فی الحال شدید بارش کی کوئی وارننگ نہیں ہے، لیکن شہر کے مختلف علاقوں میں گرج چمک کے ساتھ بارش ہوسکتی ہے۔ اگرچہ ہفتہ کو جنوبی بنگال میں موسلا دھار بارش کا امکان نسبتاً کم ہوگیا ہے، لیکن بکھری بارش جاری رہے گی۔ جنوبی بنگال کے مختلف اضلاع میں اتوار کو بھی بارش ہوسکتی ہے۔ یعنی ہفتے کے آخر میں آسمان صاف ہونے کے امکانات بہت زیادہ نہیں ہیں۔ جنوبی بنگال کے بعد محکمہ موسمیات نے پیش قیاسی کی ہے کہ سنیچر سے شمالی بنگال میں مانسون کی شدت میں اضافہ ہوگا۔ دارجلنگ، جلپائی گوڑی، کالمپونگ، علی پوردوار اور کوچ بہار میں موسلا دھار بارش کا امکان ہے۔ اس کے علاوہ شمالی اور جنوبی دیناج پور اور مالدہ میں گرج چمک کے ساتھ بارش کا سلسلہ جاری رہے گا۔ بعض مقامات پر 30-40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چل سکتی ہیں۔ محکمہ موسمیات کے مطابق مانسون کے محور کا مقام اور خلیج بنگال سے ملحقہ علاقے میں بننے والا طوفان اس بارش کی ایک وجہ ہے۔ مانسون کا محور مغربی ہندستان سے شمالی ہندستان کے مختلف علاقوں اور دیگھا کے اوپر خلیج بنگال تک پھیلا ہوا ہے۔ دوسری طرف، اوڈیشہ اور گنگا مغربی بنگال سے ملحقہ علاقے میں ایک طوفان ہے اور دوسرا گنگا مغربی بنگال اور بنگلہ دیش کے جنوبی حصے سے متصل علاقے میں ہے۔ اس کے نتیجے میں، خلیج بنگال سے پانی کے بخارات داخل ہورہے ہیں، جس سے بارش کے لیے سازگار حالات پیدا ہورہے ہیں۔ کولکاتا میں جمعہ کی صبح کم سے کم درجہ حرارت 26.2 ڈگری سیلسیس تھا۔ جو کہ معمول سے 0.3 ڈگری کم ہے۔

صفحہ اول کا بقیہ

بقیہ: اصلی ترنمول مسجد

ملاقات کے بعد انہوں نے میڈیا سے بات کی اور ان کے ساتھ مسجد کے لاؤڈ اسپیکرز ہٹانے کا معاملہ اٹھایا۔ رتبرتا نے کہا، "مذہب ہمارے طرز زندگی سے جڑا ہوا ہے۔ ہم نے وزیر اعلیٰ سے بات کی ہے۔ ہم اس معاملے کو عدالت میں بھی لے جائیں گے۔ ہمارے درمیان بپلاب دا اور اروپ دا جیسے وکیل ہیں، ہم ان سے مشورہ کریں گے اور اگلے ہفتے عدالت سے رجوع کریں گے۔ "صوتی آلودگی سے متعلق سپریم کورٹ کے ضابطوں کی تعمیل کرتے ہوئے لاؤڈ سپیکر بجانے میں کیا حرج ہے؟ جمعرات کو بنگال کے تین ممبران پارلیمنٹ نے مرکزی وزیر داخلہ کے ساتھ یہ سوال اٹھایا تھا۔ ان کا واضح موقف تھا کہ کسی مخصوص مذہب کو نشانہ نہیں بنایا جانا چاہیے۔ اگر کوئی قانون موجود ہے تو اس کا اطلاق تمام مذہبی اداروں پر ہونا چاہیے۔ جمعرات کو دہلی میں شاہ کے ساتھ ملاقات کے دوران، تین اقلیتی ایم پیز-ابوطاہر، خلیل الرحمٰن اور یوسف پٹھان نے اس معاملے پر کارروائی کرنے پر زور دیا تھا۔ اگلے ہی دن، رتبرتا کے زیر قیادت دھڑے نے مسجد کے لاؤڈ اسپیکروں کو ہٹانے کے سلسلے میں وزیر اعلیٰ سے رابطہ کیا۔ اپوزیشن لیڈر نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ میٹنگ کے دوران وزیر اعلیٰ کے سامنے حد بندی کا معاملہ اٹھایا گیا۔ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے کہا، "ہمیں دراندازوں سے کوئی ہمدردی نہیں ہے، ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے، تاہم، ملک کے شہریوں کو مذہب کی بنیاد پر تقسیم نہیں کیا جانا چاہیے۔ میں نے چیف منسٹر کے ذریعے مرکزی حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ سنی خاتون پر ایسے واقعات دوبارہ نہ ہوں اور یہ کہ عدالت میں شہریوں کے حقوق پورے مذہب کی بنیاد پر پیش نہیں ہوں گے۔"' حقیقی' ترنمول کے بانی نے انکشاف کیا کہ انہوں نے علاقائی ٹریبونلز کے قیام کی وکالت کے لیے وزیر اعلیٰ سے رجوع کیا ہے۔

بقیہ: دیگھا میں کولکاتا

سے غیر فعال ہوگیا تھا، جس کی وجہ سے تفتیش کاروں کے لیے کسی سے رابطہ قائم کرنا ابتدائی طور پر ناممکن ہوگیا تھا۔ بعدازاں اس کا سم کارڈ دوسرے فون میں ڈالنے کا انتظام کیا گیا جس سے وہ اپنے رشتہ داروں سے رابطہ کر کے انہیں صورتحال سے آگاہ کرسکے۔ تموجیت کے اہل خانہ نے بتایا کہ وہ ذہنی طور پر غیر مستحکم تھا۔ وہ کبھی کبھار بھٹک جاتا تھا لیکن عام طور پر کچھ دنوں کے بعد گھر واپس آتا تھا۔ تاہم، جیسا کہ وہ اس بار واپس نہیں آسکا، اس کے خاندان میں بے چینی بڑھ گئی، اس خوف سے کہ کچھ برا ہوگیا ہے۔ اس کے باوجود، انہوں نے کبھی اس طرح کے المناک نتائج کا تصور بھی نہیں کیا تھا۔ پولیس کی جانب سے افسوسناک خبر ملنے پر اہل خانہ لاش کا دعویٰ کرنے دیگھا پہنچے۔ لائف گارڈز نے لاش برآمد ہونے پر تموجیت کے سر پر چوٹ دیکھنے کی اطلاع دی۔ چوٹ کی وجہ اب ایک معمہ بنی ہوئی ہے- آیا یہ ڈوبنے کے بعد پتھر سے ٹکرانے کے نتیجے میں ہوا یا اسے دھکا دیا گیا تھا- اور پولیس اس معاملے کی تحقیقات کررہی ہے۔

بقیہ: تھائی لینڈ: اسکول

ہے کہ بندوق حملہ آور نے اپنے خاندان کے کسی فرد سے حاصل کی تھی۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اسکول پہنچنے سے پہلے اس حملہ آور طالب علم نے اپنے دادا اور دادی کو بھی گولی ماری تھی۔ ان دونوں کی ہلاکت کی بھی تصدیق ہوچکی ہے۔ ان 2 ہلاکتوں کے بعد ہی اموات کی مجموعی تعداد 8 بتائی جارہی ہے۔ بہرحال، ہنگامی امدادی اہلکاروں کی جانب سے جاری کی گئی تصاویر میں دیکھا جاسکتا ہے کہ ایمبولنسوں کے موقع پر پہنچنے کے ساتھ ہی طلبا اسکول سے باہر نکل رہے تھے۔ اس واقعہ کی براہ راست ویڈیو بھی سوشل میڈیا پر وائرل ہوگئی ہے، جس کے بعد سیکورٹی اہلکاروں نے عوام سے اپیل کی ہے کہ واقعہ کی لائیو نشریات نہ کریں۔ وزیر اعظم انوتین چرنویراکل نے اس واقعہ پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے متعلقہ حکام کو متاثرین کی ہر ممکن دیکھ بھال کرنے کی ہدایت بھی دی ہے۔ فائرنگ کے تقریباً ایک گھنٹہ بعد جائے وقوع سے موصول ہونے والی تصاویر میں لوگ اسکول کے باہر ایک دوسرے کو دلاسہ دیتے ہوئے نظر آئے۔ ایک عینی شاہد نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ جب طلبا نے دوسری عمارت سے گولیوں کی آواز سنی تو وہ ایک کلاس روم میں چھپ گئے۔ بعدازاں پولیس اہلکاروں نے دروازہ کھٹکھٹایا اور ان کے لیے عمارت سے محفوظ طریقے سے باہر نکلنے کا راستہ بنایا۔

نیٹ-یو جی: او ایم آر شیٹ میں بے ضابطگیوں سے متعلق درخواست سپریم کورٹ سے خارج، ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کی ہدایت

نئی دہلی 7 اگست: سپریم کورٹ نے نیٹ-یو جی کے 6 امیدواروں کی اس درخواست کو خارج کر دیا جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ انہوں نے اپنی او ایم آر شیٹ میں جوابات درج کیے تھے، وہ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کی جانب سے اپ لوڈ کی گئی او ایم آر شیٹ سے مطابقت نہیں رکھتے۔ عدالت نے درخواست گزاروں کو اس معاملے میں دہلی ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کی ہدایت دی۔

جسٹس پی ایس نرسمہا اور جسٹس آلوک آرادھے پر مشتمل بنچ نے اس معاملے کی سماعت کی۔ درخواست گزاروں کی جانب سے پیش ہونے والے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ یہ 6 امیدوار دوبارہ منعقد کئے گئے نیٹ-یو جی امتحان میں شریک ہوئے تھے اور ان کا معاملہ این ٹی اے سے متعلق دیگر زیر سماعت مقدمات سے مختلف نوعیت کا ہے۔ وکیل نے موقف اختیار کیا کہ امیدوار صرف اپنی اصل او ایم آر شیٹ کی نقول حاصل کرنا چاہتے ہیں تا کہ وہ اپنے حاصل کردہ نمبروں کی درستگی کی جانچ کر سکیں۔ انہوں نے عدالت سے کہا کہ چونکہ نیٹ کی کاؤنسلنگ کا عمل جاری ہے، اس لیے درخواست گزار صرف ایک محدود مسئلے کے حل کے لیے عدالت سے رجوع ہوئے ہیں۔

سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے کہا کہ این ٹی اے اور نیٹ امتحان سے متعلق اسی نوعیت کی متعدد درخواستیں پہلے ہی عدالت کے سامنے زیر سماعت ہیں۔ عدالت اس وقت این ٹی اے کے ادارہ جاتی اصلاحات اور امتحانی نظام میں شفافیت سے متعلق وسیع تر معاملات پر غور کر رہی ہے، اس لیے اس درخواست میں کوئی الگ سے ریلیف نہیں دیا جا سکتا۔ عدالت نے درخواست گزاروں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی شکایت کے ازالے کے لیے دہلی ہائی کورٹ سے رجوع کریں اور اسی بنیاد پر درخواست خارج کر دی۔

ادھر، نیٹ-یو جی پرچہ لیک تنازعہ کے بعد مرکزی حکومت نے 4 اگست کو سپریم کورٹ میں داخل اپنے حلف نامے میں بتایا تھا کہ امتحانی نظام کو محفوظ، شفاف اور قابل اعتماد بنانے کے لیے کئی اہم اقدامات کیے گئے ہیں۔ حکومت کے مطابق 2026 میں نافذ کیے گئے نئے قانون کے تحت پرچہ لیک، نقل یا امتحانی عمل میں کسی بھی قسم کی دھاندلی کو سنگین جرم قرار دیا گیا ہے۔

حلف نامے میں کہا گیا ہے کہ نئے قانون کے تحت ایسے جرائم میں ملوث افراد کو 10 سال تک قید اور 5 کروڑ روپے تک جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ ان سخت قانونی اقدامات کا مقصد مستقبل میں امتحانات کے دوران بے ضابطگیوں کا مکمل خاتمہ اور طلبہ کے اعتماد کی بحالی ہے۔

تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ وجئے کی بیوی سنگیتا نے طلاق کی عرضی واپس لی، عدالت نے مقدمے کا کیا نمٹارا

تمل ناڈو 7 اگست: تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ تھلاپتی وجے کی اہلیہ سنگیتا نے طلاق کی عرضی واپس لے لی ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ مقدمہ بھی ختم ہو گیا ہے۔ سنگیتا نے جمعہ کے روز چینگل پٹو کے قریب واقع فیملی کورٹ میں دائر اپنی طلاق کی عرضی واپس لے لی۔ وہ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ عدالت کے سامنے پیش ہوئیں۔ سماعت کے دوران انہوں نے اپنی عرضی پر مزید کارروائی نہ کرنے کی وجوہات سامنے رکھیں۔ اس کے بعد عدالت نے ان کی عرضی کو واپس لیا ہوا تسلیم کرتے ہوئے مقدمہ نمٹا دیا۔ یہ معلومات عدالت کے سرکاری ذرائع نے دی ہیں۔

سنگیتا نے اپنی پہلے دائر کی گئی عرضی میں شوہر وجے پر ایک اداکارہ کے ساتھ ناجائز تعلقات رکھنے کا الزام عائد کیا تھا۔ انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ انہیں مسلسل ذہنی اذیت، نظر انداز کیے جانے اور علیحدگی کا سامنا کرنا پڑا۔ عرضی میں انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ ضرورت پڑنے پر متعلقہ اداکارہ کو اس مقدمے میں دوسرے فریق کے طور پر بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ سنگیتا نے 'خصوصی شادی ایکٹ، 1954' کے تحت طلاق کی درخواست دیتے ہوئے کہا تھا کہ ان کا ازدواجی رشتہ مکمل طور پر ٹوٹ چکا ہے اور اب اس کی بحالی کا کوئی امکان نہیں ہے۔

قابل ذکر ہے کہ وجے نے 25 اگست 1999 کو سنگیتا سورنالنگم سے شادی کی تھی۔ سنگیتا کا تعلق سری لنکن تمل خاندان سے ہے اور شادی سے پہلے وہ وجے کی مداح تھیں۔ دونوں کی ملاقات کے بعد ان کا رشتہ آگے بڑھا اور بات شادی تک جا پہنچی۔ شادی کے بعد سنگیتا کئی برسوں تک وجے کے ساتھ عوامی تقریبات میں نظر آتی رہیں اور ان کی خاندانی زندگی میں بھی اہم کردار ادا کرتی رہیں۔

شادی کے بعد ان کے 2 بچے پیدا ہوئے۔ انھوں نے بیٹے کا نام جیسن سنجے اور بیٹی کا نام دیویا ساشا رکھا۔ جیسن سنجے فلم پروڈکشن میں دلچسپی رکھتے ہیں، جبکہ دیویا ساشا بھی بعض مواقع پر اپنے والد کے ساتھ نظر آ چکی ہیں۔

تقریباً 27 سالہ ازدواجی زندگی کے بعد وجے اور سنگیتا کے تعلقات میں دوری کی خبریں سامنے آنے لگیں۔ 2026 میں سنگیتا کی جانب سے چینگل پٹو کے فیملی کورٹ میں طلاق کی عرضی دائر کیے جانے کی خبر سامنے آئی۔ عرضی میں ازدواجی زندگی سے متعلق کئی الزامات اور علیحدہ رہنے سے متعلق دعوے کیے گئے تھے۔ تاہم ان الزامات پر وجے کی جانب سے کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا۔ مقدمے کی سماعت کئی بار ملتوی ہوئی اور عدالت نے دونوں فریقوں کی موجودگی سے متعلق ہدایات بھی جاری کیں۔ اس دوران وجے اپنے سیاسی کیریئر میں تیزی سے آگے بڑھے اور تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ بن گئے۔ اس عرصے میں ان کے خاندانی تعلقات کو لے کر مسلسل بحث ہوتی رہی۔

ہماچل پردیش: مانسون میں 798 کروڑ روپے کا ہوا نقصان، 145 سڑکیں بند، 224 ٹرانسفارمر ٹھپ

ہماچل پردیش 7 اگست: ہماچل پردیش میں جاری موسلا دھار بارش نے ایک بار پھر معمولات زندگی کو بری طرح متاثر کر دیا ہے۔ ریاستی ایمرجنسی آپریشن سنٹر (ایس ای او سی) کی جانب سے جمعہ کی صبح 10 بجے جاری کی گئی رپورٹ کے مطابق ریاست میں 145 سڑکیں آمد و رفت کے لیے بند ہیں، 224 بجلی کے ڈسٹری بیوشن ٹرانسفارمر (ڈی ٹی آر) بند پڑے ہیں، اور 14 پینے کے پانی کے پروجیکٹس بھی متاثر ہوئے ہیں۔ بارش کا سب سے زیادہ اثر منڈی ضلع میں دیکھا جا رہا ہے، جہاں 66 سڑکیں بند پڑی ہیں۔ اس کے علاوہ منڈی میں 182 بجلی کے ٹرانسفارمر بھی متاثر ہوئے ہیں۔ کلو ضلع میں 31 سڑکیں اور 31 ٹرانسفارمر متاثر بتائے گئے ہیں۔ اسی طرح سرمور میں 28 سڑکیں، شملہ میں 12 سڑکیں، کانگڑا میں پانچ سڑکیں، اونا میں 2 سڑکیں اور کنور میں ایک سڑک بند ہے۔ کنور میں چورا-چھوٹا کمبا لنک روڈ بند ہونے سے آمد و رفت بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ بجلی کی فراہمی کی بات کریں تو منڈی کے بعد کلو سب سے زیادہ متاثر ہے۔ شملہ میں 7 اور سولن میں 3 ٹرانسفارمر بند ہونے کے باعث کئی علاقوں میں بجلی کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ پینے کے پانی کے پروجیکٹس پر بھی بارش کا شدید اثر پڑا ہے، جن میں شملہ ضلع کے 5 پروجیکٹس سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔

ریاستی حکومت کی جانب سے جاری مجموعی مانسون نقصانات کی رپورٹ کے مطابق 30 جون سے 6 اگست 2026 کے درمیان مانسون کے باعث ریاست میں 142 افراد ہلاک جبکہ 224 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ اس مدت کے دوران سرکاری اور غیر سرکاری املاک کو ملا کر تقریباً 797.86 کروڑ روپے کا بھاری نقصان ہوا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مختلف سرکاری محکموں میں محکمہ تعمیرات عامہ (پی ڈبلیو ڈی) کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ اس کے علاوہ بجلی، جل شکتی، تعلیم، دیہی ترقی اور دیگر محکموں کو بھی شدید مالی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ غیر سرکاری املاک، مکانات، زراعت اور باغبانی کے شعبے کو بھی نقصان پہنچنے کی اطلاع ہے۔ اس درمیان ریاستی ایمرجنسی آپریشن سنٹر نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ خراب موسم کے دوران غیر ضروری سفر سے گریز کریں اور انتظامیہ کی جانب سے جاری کردہ ہدایات پر سختی سے عمل کریں۔ اس سے آئندہ پیش آنے والے کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بچنے میں مدد مل سکتی ہے۔

مدھیہ پردیش کے 48 اضلاع میں خشک سالی جیسے حالات، فوری راحتی پیکیج دے حکومت: جیتو پٹواری

بھوپال 7 اگست: مدھیہ پردیش میں معمول سے کم بارش کے باعث زرعی سرگرمیاں شدید متاثر ہو رہی ہیں۔ ریاستی کانگریس کے صدر جیتو پٹواری نے کہا ہے کہ مدھیہ پردیش کے 48 اضلاع میں خشک سالی جیسے حالات پیدا ہو گئے ہیں اور دھان، سویابین اور مکئی کی فصلیں بارش کی کمی اور کیڑوں کے حملوں کی وجہ سے تباہی کے دہانے پر پہنچ چکی ہیں۔ انہوں نے ریاستی حکومت سے مطالبہ کیا کہ کسانوں کی فوری امداد کے لیے خصوصی راحتی پیکیج کا اعلان کیا جائے۔

جیتو پٹواری نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ ریاست کے کئی علاقوں میں بارش نہ ہونے سے فصلوں کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ ان کے مطابق جبل پور میں دھان کے کھیتوں میں دراڑیں پڑ چکی ہیں، جبکہ اجین ڈویژن میں سویابین کی فصل پر سنڈیوں کے حملے نے کسانوں کی محنت کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو صرف موسم کی بہتری کا انتظار نہیں کرنا چاہیے بلکہ اپنی ذمہ داری بھی ادا کرنی چاہیے تا کہ کسانوں کو مزید نقصان سے بچایا جا سکے۔

کانگریس کے ریاستی صدر نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ متاثرہ اضلاع میں خصوصی گرداوری اور فصلوں کا فوری سروے کرایا جائے تا کہ نقصان کا صحیح اندازہ لگایا جا سکے۔ ان کا کہنا تھا کہ کسانوں کو کیڑوں پر قابو پانے کے لیے ادویات مفت فراہم کی جائیں، کیونکہ موجودہ حالات میں ان پر اضافی مالی بوجھ ڈالنا مناسب نہیں۔

جیتو پٹواری نے فصل بیمہ کے معاملہ میں بھی حکومت کو نشانہ بنایا اور کہا کہ کسانوں کے بیمہ دعووں کی ادائیگی فوری طور پر کی جائے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت اس کے لیے واضح وقت کی حد مقرر کرے تا کہ کسانوں کو بروقت مالی مدد مل سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ممکنہ زرعی نقصان کی تلافی کے لیے حکومت پیشگی راحتی پیکیج جاری کرے، کیونکہ بحران بڑھنے کے بعد کیے گئے اقدامات سے کسانوں کی مشکلات کم نہیں ہوں گی۔

جیتو پٹواری نے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر موہن یادو سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ آج کسان صرف آسمان کی طرف نہیں بلکہ حکومت کی طرف بھی امید بھری نگاہوں سے دیکھ رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت کو بحران شدت اختیار کرنے کا انتظار کرنے کے بجائے پہلے ہی کسانوں کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے تا کہ زرعی شعبے کو مزید نقصان سے بچایا جا سکے۔

بین الاقوامی

پیدائشی امریکی شہریت معاملہ میں ٹرمپ نے پھر اختیار کیا سخت رخ، 'سپریم جھٹکا' کے باوجود 2 احکامات پر کیے دستخط

واشنگٹن 7 اگست: امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی حکومت پیدائشی شہریت کو محدود کرنے کی کوششیں مسلسل جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس معاملہ میں ٹرمپ نے محدود دائر؟ کار والے 2 نئے صدارتی احکامات پر دستخط بھی کر دیے ہیں۔ ٹرمپ نے جمعرات کو اپنے بیان میں کہا کہ وہ ایک بار پھر ان لوگوں کی تعداد محدود کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو امریکہ میں پیدا ہونے پر امریکی شہری بن سکتے ہیں۔ یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ پیدائشی شہریت کو محدود کرنے کی ان کی پہلی کوشش سپریم کورٹ کی جانب سے مسترد کیے جانے کے باوجود وہ دوبارہ اس معاملے پر پیش رفت کے لیے تیار ہیں۔

امریکی صدر نے کہا کہ وہ امیگریشن سے متعلق 2 صدارتی احکامات پر دستخط کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک حکم ان لوگوں کی تعداد محدود کرتا ہے جو امریکہ میں پیدا ہونے کے بعد امریکی شہریت کے اہل قرار پاتے ہیں، جبکہ دوسرا حکم ان افراد کو روکنے پر مرکوز ہے جو صرف بچے کی پیدائش کے لیے امریکہ آتے ہیں۔ یہ دونوں احکامات اس طرح ہیں:

نئے حکم کے مطابق بعض مخصوص زمروں کے بچوں کو خود بہ خود امریکی شہریت نہیں ملے گی۔ مثال کے طور پر غیر ملکی سفارت خانوں یا بین الاقوامی اداروں سے وابستہ افراد کے بچے، 'دشمن غیر ملکی' قرار دیے جانے والے افراد کے بچے، اور ایسے والدین کے بچے جنہوں نے شہریت حاصل کرنے کے لیے دھوکہ دہی کی ہو۔

ان افراد کے ویزوں پر پابندیاں مزید سخت کی جائیں گی جو صرف بچے کی پیدائش اور اسے امریکی شہریت دلوانے کے مقصد سے امریکہ آتے ہیں۔

ٹرمپ نے کہا کہ انہیں یقین ہے ان کے نئے فیصلے آئین کے مطابق ہوں گے، اور اس معاملے کو دوبارہ اٹھانے کی ان کی کوشش اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ ان کی حکومت امریکی شہریت حاصل کرنے والوں کی تعداد محدود کرنے کے لیے سرگرم ہے۔ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ "مجھے لگا تھا کہ ہم سپریم کورٹ میں جیت جائیں گے۔ بدقسمتی سے ہمیں ایک برا فیصلہ ملا، بہت غیر منصفانہ فیصلہ۔ اس کی وجہ سے ہمارے ملک کو نقصان پہنچتا ہے اور ہم اسے ایک مختلف طریقے سے ختم کر رہے ہیں۔"

بہرحال، امیگریشن کے حامیوں اور کئی قانونی ماہرین کے مطابق امریکی آئین میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ کن افراد کو شہری تصور کیا جائے گا۔ ان کا یہ بھی موقف ہے کہ پیدائشی شہریت سے امریکہ کو فائدہ ہوتا ہے کیونکہ اس سے ملک کے مستقبل میں ہر شخص کی برابر کی شراکت یقینی بنتی ہے۔

قابل ذکر ہے کہ رواں سال جون میں امریکی سپریم کورٹ نے ٹرمپ کی اس سابقہ کوشش کو مسترد کر دیا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ امریکہ میں غیر قانونی یا عارضی طور پر مقیم افراد کے بچے امریکی شہری نہیں ہوں گے۔ سپریم کورٹ کے اس فیصلہ کے بعد امریکی صدر ٹرمپ نے اپنی مایوسی کا اظہار کیا تھا، اور اب 2 نئے احکامات پر دستخط کے ذریعہ انھوں نے اپنے فیصلہ کو نئے طریقے سے نافذ کرنے والا قدم اٹھا دیا ہے۔

ترکیہ، سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان مشترکہ دفاعی معاہدہ پر آج دستخط ہونے کا امکان، کیا ہے اس کا مقصد؟

اسلام آباد 7 اگست: ترکیہ، سعودی عرب اور پاکستان جمعہ کے روز سعودی عرب میں ایک مشترکہ دفاعی معاہدے پر دستخط کر سکتے ہیں۔ اس خبر کے بعد ان ممالک کے درمیان فوجی تعاون میں اضافے اور مبینہ 'اسلامی ناٹو' جیسی سیکورٹی تنظیم کے قیام سے متعلق قیاس آرائیاں ایک بار پھر تیز ہو گئی ہیں۔ حالانکہ اس بارے میں پاکستان پہلے ہی واضح کر چکا ہے کہ یہ انتظام کسی بھی ملک کے خلاف نہیں ہوگا۔ اس کا کہنا ہے کہ اس کا مقصد علاقائی امن کو مضبوط بنانا اور بیرونی ممالک پر انحصار کم کرنا ہے۔

پاکستان کے وزیر دفاع خواجہ آصف نے رواں سال مئی میں ایک انٹرویو کے دوران کہا تھا کہ پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان پہلے سے موجود دفاعی اور اقتصادی تعاون کے ڈھانچے کو مزید وسعت دی جا سکتی ہے۔ مستقبل میں اس میں قطر اور ترکیہ کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اس تجویز پر مختلف سطحوں پر بات چیت جاری ہے اور اسے حتمی شکل دینے کا عمل چل رہا ہے۔ اگر قطر اور ترکیہ بھی اس میں شامل ہوتے ہیں تو یہ خطے کے لیے ایک مضبوط اقتصادی اور دفاعی تعاون کا پلیٹ فارم بن سکتا ہے۔ خواجہ آصف کا کہنا تھا کہ دنیا کے تمام ممالک ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، لیکن اپنے خطہ کے امن اور سلامتی کے لیے اس طرح کا تعاون ضروری ہے۔

قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف کے دورہ؟ سعودی عرب کے دوران دونوں ممالک نے 'اسٹریٹیجک میوچوئل ڈیفنس ایگریمنٹ' پر دستخط کیے تھے۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا تھا کہ تقریباً 8 دہائیوں پر محیط تعلقات، اسلامی یکجہتی، مشترکہ اسٹریٹیجک مفادات اور دفاعی تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے لیے یہ معاہدہ کیا گیا ہے۔ اس کے تحت دونوں ممالک نے ایک دوسرے کی سلامتی کے لیے تعاون بڑھانے کے عزم کا اظہار کیا تھا۔ اس معاہدے کے بعد ہندوستان نے کہا تھا کہ وہ اس کے ممکنہ اثرات کا بغور جائزہ لے گا۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا تھا کہ ہندوستان اس دفاعی معاہدے کے اپنی قومی سلامتی، علاقائی اور عالمی استحکام پر پڑنے والے اثرات کو سمجھنے کی کوشش کرے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ ہندوستان اپنی قومی سلامتی اور مفادات کے تحفظ کے لیے مکمل طور پر پُرعزم ہے۔

امریکہ میں ہندوستانی طلباء ویزا کی منظوری میں 62 فیصد کی کمی!

امریکہ 7 اگست: امریکہ میں تعلیم حاصل کرنے کی امید رکھنے والے ہندوستانی طلباء ؁ نے داخلوں کے سیزن کے دوران ویزا کی منظوری میں نمایاں کمی دیکھی۔ نئے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کمی چینی طالب علموں کی کمی سے بھی زیادہ تھی۔ امریکہ میں قائم سینٹر فار امیگریشن اسٹڈیز (CIS) کے مطابق، امریکی قونصل خانوں نے مئی اور اگست 2025 کے درمیان ہندوستانی شہریوں کو صرف F-1 22,149 اسٹوڈنٹ ویزے جاری کیے ہیں۔ جبکہ 2024 میں اسی عرصے کے دوران جاری کیے گئے 58,694 ویزوں کے مقابلے میں 62 فیصد کمی ہے۔ چینی شہریوں کو جاری کیے گئے F-1 ویزوں کی تعداد 34 فیصد کم ہو کر 61,075 سے 40,034 رہ گئی۔

مئی-اگست کے دورانیے کو اسٹوڈنٹ ویزا پروسیسنگ کے لیے مصروف ترین وقت سمجھا جاتا ہے، کیونکہ زیادہ تر بین الاقوامی طلباء ؁ اپنے ویزے امریکی تعلیمی سال کے آغاز سے پہلے حاصل کر لیتے ہیں۔ سی ا?ئی ایس کے تجزیے میں کہا گیا ہے کہ ویزا کے اجراء ؁ میں حالیہ کمی مستقبل کے داخلوں اور امریکی افرادی قوت میں شامل ہونے والے بین الاقوامی گریجویٹس کی تعداد کو متاثر کر سکتی ہے۔

رپورٹ میں مئی-اگست کے عرصے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے کیونکہ ہندوستان اور چین دونوں کے لیے سالانہ جاری ہونے والے تقریباً تین چوتھائی اسٹوڈنٹ ویزا ان چار مہینوں کے دوران ہوتے ہیں۔ یہ ا?پشنل پریکٹیکل ٹریننگ (OPT) پروگرام میں ہندوستانی گریجویٹس کے اہم کردار کو بھی اجاگر کرتا ہے۔ یہ پروگرام اہل غیر ملکی طلباء ؁ کو اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد امریکہ میں کام کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

تھائی لینڈ: اسکول میں فائرنگ سے 8 لوگوں کی موت، 15 افراد زخمی

تھائی لینڈ 7 اگست: تھائی لینڈ کے ایک اسکول میں جمعہ کے روز فائرنگ کا خوفناک واقعہ پیش آیا، جس میں 8 افراد کی موت ہو گئی ہے۔ اس حادثہ میں کم از کم 15 لوگ زخمی بھی ہوئے ہیں۔ ابتدا میں 6 ہلاکتوں کی اطلاع موصول ہوئی تھی، جن میں 3 اساتذہ اور 3 طلبا شامل تھے۔ بعد میں مزید 2 ہلاکتوں کی تصدیق کی گئی۔ حکام کے مطابق یہ واقعہ تھائی لینڈ کی راجدھانی بینکاک کے مضافاتی علاقے نونتھابوری ضلع میں موجود 'دیب سیرن اسکول' میں پیش آیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ ایک طالب علم نے اسکول میں فائرنگ شروع کر دی، جس کے بعد طلبا اور اساتذہ جان بچانے کے لیے اِدھر اُدھر بھاگنے لگے۔ یہ واقعہ مقامی وقت کے مطابق صبح تقریباً 10 بجے پیش آیا۔

فوری طور پر 'پوہ ٹیک تنگ فاؤنڈیشن' کے رضا کاروں کو اس مشہور سیکنڈری اسکول میں فائرنگ کی اطلاع دی گئی۔ اس دوران پولیس حکام نے بتایا کہ حملہ آور نے خود کو بھی گولی مار کر ہلاک کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حملے کی وجہ کا ابھی پتہ کیا جا رہا ہے، تاہم یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ بندوق حملہ آور نے اپنے خاندان کے کسی فرد سے حاصل کی تھی۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اسکول پہنچنے سے پہلے اس حملہ ا?ور طالب علم نے اپنے دادا اور دادی کو بھی گولی ماری تھی۔ ان دونوں کی ہلاکت کی بھی تصدیق ہو چکی ہے۔ ان 2 ہلاکتوں کے بعد ہی اموات کی مجموعی تعداد 8 بتائی جا رہی ہے۔

بہرحال، ہنگامی امدادی اہلکاروں کی جانب سے جاری کی گئی تصاویر میں دیکھا جا سکتا ہے کہ ایمبولنسوں کے موقع پر پہنچنے کے ساتھ ہی طلبا اسکول سے باہر نکل رہے تھے۔ اس واقعہ کی براہ راست ویڈیو بھی سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئی ہے، جس کے بعد سیکورٹی اہلکاروں نے عوام سے اپیل کی ہے کہ واقعہ کی لائیو نشریات نہ کریں۔

وزیر اعظم انوتین چرنویراکل نے اس واقعہ پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے متعلقہ حکام کو متاثرین کی ہر ممکن دیکھ بھال کرنے کی ہدایت بھی دی ہے۔ فائرنگ کے تقریباً ایک گھنٹہ بعد جائے وقوع سے موصول ہونے والی تصاویر میں لوگ اسکول کے باہر ایک دوسرے کو دلاسہ دیتے ہوئے نظر آئے۔ ایک عینی شاہد نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ جب طلبا نے دوسری عمارت سے گولیوں کی آواز سنی تو وہ ایک کلاس روم میں چھپ گئے۔ بعد ازاں پولیس اہلکاروں نے دروازہ کھٹکھٹایا اور ان کے لیے عمارت سے محفوظ طریقے سے باہر نکلنے کا راستہ بنایا۔

’ربانی‘ اور ’شیطانی‘ نظام کے درمیان کشمکش اور ہمارا طرز عمل

ڈاکٹر ریحان غنی

کائنات کی وسعت کا اندازہ ابھی تک سائنسی نظام بھی نہیں لگا سکا اور شاید قیامت تک کائنات کے راز ہائے سربستہ تک اس کی رسائی نہیں ہو سکے گی۔ ہاں اتنی بات ضرور ہوگی کہ کائنات کے تعلق سے تلاش و جستجو کرنے والوں کو کچھ ایسی چیزیں ہاتھ لگیں گی جس سے یہ عقیدہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا کہ کوئی قادر مطلق ہے جو اس وسیع کائنات کو چلا رہا ہے اور اللہ والوں کو اس کا بہ خوبی احساس ہو گا کہ اللہ کے اذن سے دنیا میں دو نظام ساتھ ساتھ کام کر رہے ہیں۔ ایک ”ربانی نظام“ اور دوسرا ”شیطانی نظام“ اور ان دونوں نظام کے درمیان کشمکش قیامت تک جاری رہے گی۔ ایسی صورت میں ہمارا طرز عمل کیا ہونا چاہیئے؟ کیا ہمارا طرز عمل بھی اسی طرح ہونا چاہیئے جیسا ان لوگوں کا ہے جو اللہ پر یقین نہیں رکھتے یا ہمارے طرز عمل میں کچھ فرق ہونا چاہیئے؟ یعنی ہمارے شب و روز کیسے ہونے چاہئیں ۔؟ اس کا جواب یہی ہوگا کہ دوسروں کے مقابلے ہمارے طرز عمل میں نمایاں فرق ہو گا اور ہمارے شب و روز بھی دوسروں کی طرح نہیں ہوں گے۔ اس پس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے جب ہم اس کائنات پر جو ہماری نگاہ کے سامنے ہے غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ابلیس کے رانده درگاہ ہونے سے قبل دنیا میں صرف ایک ہی نظام ”ربانی نظام“ تھا۔ اس کے علاوہ دوسرا کوئی نظام نہیں تھا۔ جب ابلیس نے اللہ کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور اللہ نے اسے معتوب کر دیا تو اس نے عہد کیا کہ وہ انسان کو اللہ کی راہ سے ہٹانے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔ اللہ نے اسے قیامت تک مہلت بھی دے دی۔ اب اللہ کے اذن سے یہاں سے ” شیطانی نظام“ کی داغ بیل پڑتی ہے اور ربانی نظام“ اور ”شیطانی نظام“ میں کشمکش شروع ہو جاتی ہے جو قیامت تک جاری رہے گی۔ یہ کشمکش انسان کے لئے بڑی آزمائش ہے۔ اللہ چونکہ بڑا رحمٰن اور رحیم ہے اس لئے اس نے اپنے بندوں کو اس آزمائش سے بچنے اور اس سے نکلنے کے طریقے بھی بتادیئے۔ اللہ نے اپنے بندوں کو بتایا کہ فجر کے وقت فرشتوں کا نزول اور مغرب کے وقت شیاطین کا ظہور ہوتا ہے۔ اس لئے فجر کے وقت اپنے گھروں کے دروازے کھول دو، قرآن کی تلاوت کرو۔ فجر کے وقت کی تلاوت فرشتوں کے جھرمٹ میں ہوتی ہے۔ دوسری طرف اس کے برعکس مغرب کے وقت شیاطین گھومتے ہیں ۔ اس لئے اس وقت اپنے گھروں کے دروازے بند رکھو اور اپنے بچوں کو گھروں کے باہر نہ بھیجو۔

یہ احتیاط شیطان کے شر سے بچنے کے لئے ضروری ہے۔ لیکن ہم میں سے بیشتر لوگ اس پر عمل نہیں کرتے۔ بلکہ ہمارا طرز عمل اس کے برعکس ہے۔ فجر کے وقت ہمارے دروازوں میں تالے لگے رہتے ہیں اور مغرب کے وقت ہمارے گھروں کے دروازے کھلے رہتے ہیں۔ صرف اتنا ہی نہیں ہمارے بچے مغرب کے وقت گھروں سے باہر کھیلتے رہتے ہیں۔ اس طرح ہم لاشعوری طور پر شیطانی نظام“ کا حصہ بن رہے ہیں۔ گھروں میں سلام کر کے داخل نہ ہونے اور بیت الخلاء میں دعا پڑھ کر نہ جانے سے بھی ہماری زندگی پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔۔ یہ ایک معمولی سی مثالیں ہیں۔

یعنی اللہ کے واضح حکم کی خلاف ورزی کی وجہ سے ہم ”شیطانی نظام“ سے قریب اور ”ربانی نظام“ سے دور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک بات اور عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں جو میرے مشاہدے میں آئی ہیں۔ وہ یہ کہ آج جبکہ پیسے اور دولت کی فراوانی ہے، ہمارے معاشرے میں قرض لینے کا رجحان بھی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ قرض لینا کوئی بری بات نہیں ہے۔ بری بات یہ ہے کہ قرض لیتے وقت لکھا پڑھی نہ کی جائے، کسی کو اس کا گواہ نہ بنایا جائے اور وقت پر اسے نہ لوٹایا جائے۔ ایسا کرنا اللہ کے حکم کی صریح خلاف ورزی ہے اور اسے ناراض کرنا ہے۔ ۔ میں اسلام پسند شبیہ رکھنے والے ایسے کئی لوگوں کو جانتا ہوں جنہوں نے بغیر کسی لکھا پڑھی کے لوگوں سے بڑی بڑی رقم قرض لے رکھی ہے اور پھر سونٹھ کی ناس لے کر بیٹھ گئے ہیں۔ یہ معمولی معمولی اور چھوٹی چھوٹی ایسی باتیں ہیں جس کی وجہ سے ”شیطانی نظام“ مضبوط اور ”ربانی نظام“ کمزور ہو رہا ہے۔ کیا ہمیں اپنے اس طرز عمل پر سنجیدگی سے غور نہیں کرنا چاہیئے۔؟

رابطہ: 9308610691

حکومت کو جھکنا پڑا

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

عدالت کے ایک معزز جج نے بعض نوجوانوں کے کردار پر تبصرہ کرتے ہوئے انہیں کاکروچ (تیل چٹہ) کہہ دیا، امریکہ میں بیٹھے ایک ہندوستانی جوان ابھی جیت دیپکے (Abhijet Dipke) نے اس پر طنز یہ تبصرہ کیا اور پھر سوشل میڈیا میں کاکروچ کے نام سے پوری مہم شروع ہوگئی، لاکھوں نوجوان اس سے جڑ گئے اور پھر اس نے کاکروچ جنتا پارٹی کی شکل اختیار کر لی اور کاکروچ احتجاج کی علامت بن گیا، جلد ہی یہ پارٹی بے روزگاری، پیپر لیک جیسے معاملات کے خلاف سرگرم عمل ہوئی، جس کی وجہ سے اس کی مقبولیت میں اضافہ ہوا، مختلف تنظیمیں اور حزب اختلاف کی اس کو حمایت ملی، دھرنا شروع ہوا، جنتر منتر پر ایک ماہ سے زائد دھرنے پر بیٹھنے، لاٹھیاں، ڈنڈے، ربڑ کے گولے، پانی کی بوچھار کے درمیان ان نوجوانوں نے جرأت اور عدم تشدد کے ساتھ حکومت کے ظلم و ستم کا ایسا مقابلہ کیا کہ اس نے دھرمیندر پردھان کو وزارت تعلیم سے استعفیٰ دینے پر مجبور کر دیا، حکومت کو ان کی تمام مانگیں مان لینی پڑیں، سپریم کورٹ نے حکم جاری کیا کہ وہ سارے لوگ جن کا مجرمانہ کردار نہیں رہا ہے، انہیں اور نابالغوں کو فوراً رہا کیا جائے، ان کے خلاف مقدمات واپس لیے جائیں اور ان سے متعلق جو باتیں پولیس نے ریکارڈ کی ہیں ان کو افشانہ کیا جائے، آئندہ کبھی اس معاملہ کو ان کے خلاف دلیل کے طور پر نہ استعمال کیا جائے، اس حکم سے احتجاج میں شریک لوگوں کو بڑی راحت ملی ہے، البتہ جنہوں نے نیٹ امتحان میں پرچہ لیک ہونے اور اس کے کینسل ہونے کی خبر سن کر خودکشی کر لی تھی، معاہدہ کے مطابق ان کے ورثاء کو مالی مدد ملنی تھی، اس پر ابھی عمل نہیں ہو سکا ہے، اس تحریک نے وزیر اعظم نریندر مودی کو نہ صرف منہ کھولنے پر مجبور کیا، بلکہ دیر رات ان کی ریل بھی تیار کر کے سوشل میڈیا پر ڈالی گئی، یہ اپنے میں بڑی بات ہے، تاکہ نوجوانوں کو پرسکون کیا جا سکے۔ تحریک کا دائرہ دھیرے دھیرے بھارت کی مختلف ریاستوں میں بھی پھیلا، بہار اس سے سب سے زیادہ متاثر ہوا، یہاں سابق وزیر تیز پرتاپ کے ساتھ سرکاری اعداد وشمار کے مطابق چھ سو چورانوے (694) لوگ گرفتار ہوئے اور ان کو جیل میں ڈال دیا گیا، سیوان میں پولیس اہلکاروں نے بری طرح اس تحریک کو کچلا اے کے 47 سے گولیاں بھی چلیں، اب خبر آئی ہے کہ اس پولیس اہل کار کو معطل کر دیا گیا ہے، سمراٹ حکومت دباؤ میں آگئی ہے اور اس نے 26 جولائی کی شام تک جتنے لوگ اس تحریک کی وجہ سے گرفتار ہوئے ان کو رہا کرنے کا اعلان کیا ہے اور مستقبل میں ان کے خلاف براہِ راست یا بالواسطہ کارروائی نہ کرنے کی بات کہی ہے، چونسٹھ مقدمات حکومت نے واپس لے لیے اور قیدیوں کی رہائی عمل میں آرہی ہے، تیز پرتاپ یادو بھی جیل سے باہر آچکے ہیں۔

بی جے پی والے کہا کرتے تھے کہ ہمارے یہاں وزیر استعفیٰ نہیں دیتے، بات بڑی حد تک صحیح بھی تھی، 2014ء سے اب تک صرف ایم جے اکبر نے استعفیٰ دیا تھا اور ME TOO کی زد میں وہ آگئے تھے، کاکروچ جنتا پارٹی کی تحریک نے حکومت کو وزیر تعلیم کے استعفیٰ پر مجبور کر کے ثابت کر دیا کہ قوت مرجانے کا نام نہیں موڑ دینے کا نام ہے، نوجوانوں نے حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا اور حکومت کو جھکنا پڑا، ہمیں یہاں پر سونم وانچک اور ابھی جیت دیپکے کی تعریف کرنی ہوگی جنہوں نے اپنے جان کی پرواہ کیے بغیر طویل بھوک ہڑتال کیا، ان کے ساتھیوں نے ان کا ساتھ دیا، وہ بھڑکے نہیں، مشتعل نہیں ہوئے اور دھرنا ختم کرنے کے بعد پورے جنتر منتر کی صفائی کی، کچڑا صاف کیا اور ثابت کر دیا کہ اچھا شہری کیسا ہوتا ہے۔ بی جے پی نے سوچا تھا کہ جس طرح گودی میڈیا سے غلط پروپیگنڈہ کرا کر سچ کو وہ ہمیشہ جھوٹ اور جھوٹ کو سچ ثابت کرتے رہے ہیں، شاید اس بار بھی ایسا ہو جائے گا، گودی میڈیا نے اس تحریک کو ناکام دکھانے اور غیر ملکی پشت پناہی کی بات کہہ کر لوگوں کی توجہ اس تحریک سے پھیرنے کا کام کیا، لیکن اس بار الیکٹرونک میڈیا کی بالکل چل نہیں پائی اور اس کی برتری کا سارا غرور ملیا میٹ ہو کر رہ گیا، سوشل میڈیا، یوٹیوبر اور دوسرے ذرائع نے جس مؤثر انداز میں اس تحریک کی پل پل کی حرکات و سکنات، حکومت کے ظلم و ستم اور تحریک کی مقبولیت کو عوام کے سامنے پیش کیا، اس سے گودی میڈیا کی ہوا نکل گئی اور سوشل میڈیا مؤثر ذرائع اطلاعات و

ابلاغ کے طور پر ابھرا۔ دھرمیندر پردھان کی جگہ پر ہلاد جوشی کو وزارتِ تعلیم کا اضافی چارج دیا گیا ہے، اس سے کچھ بڑا ابدلاؤ آنے نہیں جا رہا ہے، کیونکہ وہ آر ایس ایس کے دست و بازو رہے ہیں، ان کی سوچ اور نظریات وہی ہیں، جسے آر ایس ایس اس ملک میں رائج کرنا چاہتی ہے، اس کا مطلب ہے کہ نصابی کتابوں میں ترمیم کا سلسلہ اور تاریخ کو مسخ کر کے طلبہ کو پڑھائے جانے کی روایت حسب سابق جاری رہے گی۔

حکومت جو بھی قدم اٹھا رہی ہے وہ اپنے ڈیمیج کنٹرول کے لیے اٹھا رہی ہے، سرکار نے یہ بل بھی پارلیمنٹ میں پیش کر دیا ہے کہ جو پیپر لیک کرے گا اسے دس سال کی قید اور پچاس لاکھ تک کا جرمانہ ادا کرنا ہوگا، جائیداد کی قرقی ضبطی بھی ہوگی، پارلیمنٹ میں اس بل پر بحث بھی ہوئی اور حسب سابق حزب مخالف کے واک آؤٹ کے بعد صوتی ووٹ سے پاس بھی ہو گیا، لیکن اس بل میں کہیں یہ بات نہیں کہی گئی ہے کہ پیپر لیک کو کس طرح روکا جائے گا، اس کا طریقہ کار کیا ہوگا اور پیپر لیک ہونے کے بعد طلباء کے مستقبل کے تحفظ کے لیے اس کے پاس کیا پلان ہے، اس نے نندن نیلے کنی کی قیادت میں ایک ٹاسک فورس کی تشکیل کی ہے، دیکھیے وہ حکومت کو کیا کچھ سجھاتی ہے اور حکومت کتنی تجاویز کو بروئے کار لانے پر تیار ہوتی ہے، اس پر کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا۔ اس پورے پیپر لیک معاملہ میں نیٹ کا امتحان معرض بحث رہا، لیکن درست بات یہ ہے کہ پیپر لیک دوسرے امتحانات میں بھی کثرت سے ہوتے رہے ہیں، گزشتہ بارہ برسوں کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ ایک سو پچاس (150) سے زیادہ پیپر لیک ہوئے، جن میں ایس ایس سی (SSC) جیسے بلا واسطہ ملازمت دینے والے پیپر بھی شامل تھے۔

باخبر ذرائع برابر اس بات پر زور دیتے رہے ہیں کہ ملک کا تعلیمی اور قانونی نظام اب آر ایس ایس کے ہاتھوں میں ہے، سارا کام ”پلے بیک تکنیک“ سے کیا جا رہا ہے، ان شعبوں میں جو بحالیاں ہو رہی ہیں ان میں صلاحیتوں سے زیادہ آر ایس ایس کی آئیڈیالوجی کو دیکھا جا رہا ہے، این ٹی اے میں صرف چوبیس (24) عہدوں پر مستقل بحالی ہے، جب کہ باقی ایک سو ستانوے (197) عہدے پر عارضی تقرریاں ہیں یا یہ کہیے کہ آؤٹ ری سورسیز کام چلایا جا رہا ہے اور ان میں واضح طور پر وہی لوگ ہیں جنہوں نے میدانوں میں ہاف پینٹ اور اب فل پینٹ پہن کر لاٹھیاں بھانجی ہیں، آر ایس ایس کے تالاب سے پانی پیا ہے، مسلمانوں سے نفرت کے زہر سے آلودہ اب یہ پانی اپنا اثر دکھا رہا ہے۔

پہلے ملکی پیمانے پر این ٹی اے کے ذمہ یہ کام نہیں تھا، ہر ریاست کی یونیورسٹیوں اپنے یہاں پی ایم ٹی (پری میڈیکل ٹسٹ) کراتی تھیں، وہاں پیپر لیک نہیں ہوتا تھا اور طلبہ تین چار جگہ درخواستیں دیتے تھے، ہر جگہ امتحان میں شریک ہوتے تھے اور کہیں نہ کہیں ان کا سلیکشن پری میڈیکل ٹسٹ کے بعد ہو جایا کرتا تھا، لیکن حکومت ہند نے اس سلسلے کو یہ کہہ کر بند کر دیا کہ اب طلبہ کو الگ الگ فارم نہیں بھرنا ہوگا اور ایک ساتھ ہی سب کا امتحان ہوا کرے گا، اس کے لیے این ٹی اے کی تشکیل کی گئی جو دو سو ستر (270) سے زیادہ امتحانات کا انعقاد کراتی ہے، اس پورے نظام پر اس کا قابو نہیں ہے، تبھی تو اس میں گڑ بڑیاں ہوتی رہی ہیں، نیٹ امتحان کا نقصان یہ بھی ہوا کہ امتحان کی تیاری کے نام پر کوچنگ سنٹر کی بہتات ہوگئی اور تعلیم کے خرچ میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا۔ کاکروچ جنتا پارٹی کے جوانوں نے اپنی یہ تحریک نیٹ امتحان پیپر لیک کے خلاف ہی شروع کی تھی اور اس نے جس انداز سے اس تحریک کو کامیاب کیا، اس سے نئی نسل سے بہت سی امیدیں بڑھی ہیں، پہلے لوگ یہ سمجھتے تھے کہ نئی نسل جلد آگ بگولہ ہو جاتی ہے، لیکن اس تحریک نے ثابت کر دیا ہے کہ آج کا نوجوان صبر و ضبط، عدم تشدد اور حوصلے کے ساتھ تحریک کو کامیاب کرنے کا ہنر بہت اچھی طرح جانتا ہے۔

بہار میں اردو اساتذہ کا بحران

سرپلس پالیسی کے آئینے میں ایک تحقیقی جائزہ

مجاہد عالم ندوی

بہار کی تہذیبی شناخت، علمی روایت اور لسانی تنوع میں اردو کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔ یہ محض ایک زبان نہیں بلکہ صدیوں پر محیط تہذیبی وراثت، ادبی سرمایہ، صحافتی روایت اور سماجی ہم آہنگی کی علامت ہے۔ اسی حقیقت کے پیش نظر بہار میں اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا تاکہ اردو بولنے اور پڑھنے والے شہریوں کے تعلیمی، انتظامی اور ثقافتی حقوق محفوظ رہیں۔ لیکن حالیہ برسوں میں محکمۂ تعلیم کی جانب سے نافذ کی جانے والی سرپلس پالیسی کے تناظر میں اردو اساتذہ کے تبادلوں اور ان کی اسامیوں سے متعلق جو صورت حال سامنے آرہی ہے، اس نے اردو داں حلقوں، ماہرین تعلیم اور سماجی تنظیموں میں تشویش پیدا کر دی ہے۔ اصولی طور پر ”سرپلس“ کسی بھی تعلیمی نظام کی ایک انتظامی اصطلاح ہے، جس کا مقصد اساتذہ کی منصفانہ تقسیم اور جہاں ضرورت ہو وہاں ان کی دستیابی کو یقینی بنانا ہوتا ہے۔ اس پالیسی کا بنیادی مقصد کسی مضمون یا زبان کو کمزور کرنا نہیں بلکہ تعلیمی وسائل کا بہتر استعمال ہے۔ تاہم جب کسی مخصوص مضمون کے اساتذہ زیادہ متاثر ہوتے نظر آئیں، یا ایسے علاقوں سے بھی اردو اساتذہ منتقل کیے جائیں جہاں اردو پڑھنے والے طلبہ موجود ہوں، تو یہ سوال پیدا ہونا فطری ہے کہ کیا پالیسی کے نفاذ میں مضمون وار ضرورت اور زمینی حقائق کو پوری طرح ملحوظ رکھا جا رہا ہے؟ بہار میں لاکھوں طلبہ اردو کو بطور مضمون اختیار کرتے ہیں ۔ ریاست کے متعدد اضلاع میں اردو بولنے اور

سمجھنے والوں کی بڑی تعداد آباد ہے ۔ ایسے حالات میں اگر اردو اساتذہ کی تعداد کم ہو جائے یا ان کے تبادلوں کے نتیجے میں اسکولوں میں اردو کی تدریس متاثر ہو، تو اس کا براہ راست اثر طلبہ کے تعلیمی حق پر پڑے گا۔ زبان صرف اظہار کا ذریعہ نہیں بلکہ شناخت، ثقافت اور علمی ترقی کا وسیلہ بھی ہوتی ہے۔ اس لیے اردو کی تدریس میں کسی بھی قسم کی عملی رکاوٹ ایک وسیع تعلیمی مسئلہ بن سکتی ہے۔ آئین ہند بھی ملک کے لسانی تنوع کو خصوصی اہمیت دیتا ہے۔ آئین کی دفعات 29 اور 30 ثقافتی اور تعلیمی حقوق کے تحفظ کی ضمانت فراہم کرتی ہیں جبکہ دفعہ 350-اے ریاستوں کو یہ ذمہ داری سونپتی ہے کہ جہاں ممکن ہو ، ابتدائی تعلیم بچوں کی مادری زبان میں فراہم کی جائے۔ ان آئینی اصولوں کی روشنی میں یہ ضروری ہے کہ کسی بھی انتظامی پالیسی کے نفاذ کے دوران اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ کسی زبان کے پڑھنے والے طلبہ اپنے تعلیمی حق سے محروم نہ ہوں ۔ اسی لیے متعدد اردو تنظیموں ، اساتذہ کی انجمنوں اور سماجی نمائندوں نے مطالبہ کیا ہے کہ سرپلس کا تعین صرف مجموعی اساتذہ کی تعداد سے نہیں بلکہ مضمون وار ضرورت ، طلبہ کے اندراج اور مقامی تعلیمی تقاضوں کی بنیاد پر کیا جائے ۔ اگر کسی اسکول میں اردو کے طلبہ موجود ہیں تو وہاں اردو کے استاد کی موجودگی بھی یقینی ہونی چاہیے ۔ بصورت دیگر اردو بطور مضمون صرف کاغذوں میں باقی رہ جائے گی جبکہ عملی طور پر طلبہ اس سے محروم ہوتے جائیں گے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ اردو کی ترقی صرف حکومت کی ذمہ داری نہیں بلکہ معاشرے کی بھی مشترکہ ذمہ داری ہے ۔ اگر والدین اپنے بچوں کو اردو پڑھانے میں دلچسپی نہیں لیں گے ، اگر سماجی ادارے خاموش رہیں گے اور اگر اہل قلم تحقیق اور دلیل کے بجائے صرف جذباتی بیانات پر اکتفا کریں گے تو اردو کو درپیش مسائل کا مؤثر حل ممکن نہیں ہوگا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام متعلقہ فریق آئینی دائرے میں رہتے ہوئے تعمیری مکالمہ اختیار کریں۔ دوسری طرف حکومت اور محکمۂ تعلیم کی ذمہ داری بھی کم نہیں ۔ سرپلس پالیسی پر عمل درآمد مکمل شفافیت کے ساتھ ہونا چاہیے ۔ ہر تبادلے اور ہر فیصلے کی بنیاد واضح اعداد و شمار، طلبہ کی حقیقی تعداد اور مضمون کی ضرورت ہونی چاہیے ۔ اگر کسی مقام پر غلطی یا عدم توازن موجود ہو تو اس کی بروقت اصلاح کی جائے ۔ اس عمل میں اردو ماہرین، تعلیمی منصوبہ سازوں اور سماجی نمائندوں کو بھی اعتماد میں لیا جانا چاہیے تاکہ کسی بھی طبقے میں احساس محرومی پیدا نہ ہو۔ اردو کسی ایک مذہب یا ایک طبقے کی زبان نہیں بلکہ ہندوستان کی مشترکہ تہذیب، ادب، صحافت اور آزادی کی جدوجہد کی امین زبان ہے۔ بہار کی سرزمین نے بھی اردو ادب، صحافت اور تعلیم کو بے شمار نامور شخصیات عطا کی ہیں ۔ اس تاریخی ورثے کا تقاضا ہے کہ اردو کو کمزور کرنے کے بجائے اسے جدید تعلیم، نئی ٹیکنالوجی اور روزگار کے مواقع سے جوڑا جائے تاکہ نئی نسل اس زبان کو اپنے روشن مستقبل کا حصہ سمجھ سکے۔ آج ضرورت احتجاج سے زیادہ تدبر، الزام سے زیادہ تحقیق اور جذبات سے زیادہ آئینی استدلال کی ہے۔ اگر سرپلس پالیسی واقعی تعلیمی اصلاح کے لیے ہے تو اسے ایسا ہونا چاہیے کہ تمام زبانوں کے طلبہ کے حقوق محفوظ رہیں ۔ اور اگر اس کے نفاذ میں کہیں عملی خامیاں ہیں تو ان کی اصلاح بھی اسی سنجیدگی کے ساتھ ہونی چاہیے ۔ ایک مضبوط تعلیمی نظام وہی ہے جو ہر زبان ، ہر مضمون اور ہر طالب علم کے ساتھ یکساں انصاف کرے ۔ یہی آئین کا تقاضا ہے، یہی تعلیمی انصاف ہے اور یہی بہار کی گنگا جمنی تہذیب کا حقیقی پیغام بھی ہے۔

میرے گاؤں کی بے زبان عورتیں

شاہدہ شفیع

دنیا میں ایک طرف عورت آسمان کی بلندیوں کو چھو رہی ہے۔ وہ اپنی زندگی میں ترقی کر رہی ہے، اپنے فیصلے خود لے رہی ہے اور اپنی زندگی اپنی مرضی اور اپنی شرائط پر گزارنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اسے اپنی ذات، اپنی خواہشات اور اپنی زندگی کی قدر و قیمت کا احساس ہے اور دوسری طرف میرے گاؤں کی عورت ہے، جسے شاید اب تک صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ اس کا شوہر اسے دو وقت کی روٹی کھلا کر اس پر بہت بڑا احسان کر رہا ہے؛ اس احسان کے بدلے میں اسے شوہر کے گھر کا ہر کام کرنا ہے۔ کھانا پکانا ہو، صفائی کرنی ہو، کپڑے دھونے ہوں، شوہر کے ساتھ ساتھ سسرال کے ہر فرد کی خاطر مدارات کرنی ہو، اور ہر ایک کی پسند ناپسند کا خیال رکھنا ہو؛ کسے کتنا نمک چاہیے، کس کے کھانے میں کتنی مرچ ہونی چاہیے، کس کے لیے چائے کب بننی چاہیے۔ اور اگر کبھی یہ سارے کام وقت پر نہ ہو پائیں تو ایک دو طعنے سن لینے میں بھی کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا۔ مجھے کبھی کبھی بہت افسوس ہوتا ہے کہ جس زمانے میں دنیا عورت کی آزادی، خودمختاری اور برابری کی بات کر رہی ہے، اسی زمانے میں میرے گاؤں کی عورت آج بھی پریم چند کے گودان کی دھنیا اور راجندر سنگھ بیدی کے ایک چادر میلی سی کی رانو کی طرح ایک ایسے سماجی نظام میں زندگی گزار رہی ہے جہاں اس کی اپنی ذات کہیں پیچھے رہ جاتی ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ ان میں سے بہت سی عورتوں کو خود بھی یہی سکھایا گیا ہے کہ ایک ”اچھی عورت“ وہی ہوتی ہے جو شوہر کی ہر بات برداشت کرے، چاہے وہ بات ناانصافی کی ہو یا تشدد کی۔ اگر شوہر ہاتھ اٹھائے تو خاموش رہو، اگر طعنہ دے تو برداشت کرو، اگر ذلت دے تو اسے قسمت سمجھ کر قبول کر لو۔ انہیں یقین دلایا جاتا ہے کہ شاید یہی سب کچھ ان کے نصیب میں لکھا تھا اور اپنی قسمت کو الزام دینے کے علاوہ ان کے پاس کوئی راستہ نہیں۔

میرے گاؤں میں تو لڑکیوں کا زور سے ہنسنا بھی معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اپنی کسی خواہش کا اظہار کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔ جب میرے گاؤں میں کسی لڑکی کی شادی ہوتی ہے تو رخصتی کے وقت اسے یہ نہیں کہا جاتا کہ ”بیٹی، اگر وہاں کوئی مشکل پیش آئے تو اس گھر کے دروازے تمہارے لیے ہمیشہ کھلے ہیں۔“ بدقسمتی سے اسے یہ نصیحت دی جاتی ہے: ”اب تم جس گھر میں جا رہی ہو، اسی گھر سے تمہارا جنازہ نکلنا چاہیے۔“ اسے کہا جاتا ہے کہ شوہر اگر مارے پیٹے تو خاموشی سے برداشت کرنا، کیونکہ اچھی بیوی وہی ہوتی ہے جو ہر چیز سہہ کر اپنا گھر بچائے۔ اور اگر شوہر کو بیٹا چاہیے تو بیٹے کی خواہش میں چار، پانچ، چھ بیٹیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر شوہر ذرا غصے والا ہو تو بیوی کو میکے بھیج دینا یا طلاق دے دینا بھی کوئی غیر معمولی بات نہیں سمجھی جاتی۔ اور اس بات پر کوئی سوال نہیں اٹھاتا، سوال اٹھایا بھی جاتا ہے تو اکثر عورت کے لباس پر، اس کے کردار پر، اس کے باہر نکلنے پر یا اس کی آزادی پر۔ آج کے اس جدید دور میں شاید بہت سے

> ”بدقسمتی سے اسے یہ نصیحت دی جاتی ہے: ”اب تم جس گھر میں جا رہی ہو، اسی گھر سے تمہارا جنازہ نکلنا چاہیے۔“ اسے کہا جاتا ہے کہ شوہر اگر مارے پیٹے تو خاموشی سے برداشت کرنا، کیونکہ اچھی بیوی وہی ہوتی ہے جو ہر چیز سہہ کر اپنا گھر بچائے۔ اور اگر شوہر کو بیٹا چاہیے تو بیٹے کی خواہش میں چار، پانچ، چھ بیٹیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر شوہر ذرا غصے والا ہو تو بیوی کو میکے بھیج دینا یا طلاق دے دینا بھی کوئی غیر معمولی بات نہیں سمجھی جاتی۔ اور اس بات پر کوئی سوال نہیں اٹھاتا، سوال اٹھایا بھی جاتا ہے تو اکثر عورت کے لباس پر، اس کے کردار پر، اس کے باہر نکلنے پر یا اس کی آزادی پر۔ آج کے اس جدید دور میں شاید بہت سے لوگوں کو یہ باتیں ناقابلِ یقین لگیں، لیکن میرے گاؤں میں یہ سب اب بھی حقیقت کا حصہ ہیں۔ ایک طرف عورت معاشرے میں برابری اور آزادی کے حق سے لطف اندوز ہو رہی ہے۔ اور اسے ہونا بھی چاہیے اور دوسری طرف ایک ایسی عورت بھی ہے جس کی برابری کی بات تو دور، اس کے وجود کو ہی ایک مکمل انسان کے طور پر تسلیم نہیں کیا جاتا۔ میرے گاؤں کے بہت سے مردوں کے نزدیک عورت کا کام بس اتنا ہے کہ وہ چار دیواری کے اندر رہ کر گھر سنبھالے، خاندان کے لیے بچے پیدا کرے، سب کی خدمت کرے اور کام کرتے کرتے اپنی پوری زندگی گزار دے۔ ایسی زندگی تو شاید کسی قیدی کی بھی نہیں ہوتی۔ مجھے ایک واقعہ آج بھی یاد ہے۔ ہمارے گاؤں میں ایک تقریب ہونے والی تھی۔ وہاں دعا کے لیے آنے والے لوگوں کے لیے کھانے کا انتظام کیا جا رہا تھا اور روٹیاں بنانی تھیں۔ ہمارے گاؤں میں ایک عورت بہت اچھی روٹی بناتی تھی، اس لیے سب نے اس کا نام تجویز کیا۔ لیکن وہ عورت آگے آنے سے ہچکچانے لگی۔ سب حیران ہوئے کہ آخر ہوا کیا ہے۔ لوگ ایک دوسرے کے کانوں میں کچھ کہنے لگے۔ اسی دوران میرے کان میں ایک آواز پڑی: ”یہ گندی ہے آج۔“ میں یہ سن کر حیران رہ گئی کہ آخر ”گندی“ کیسے ہو گئی؟ میرے پاس بیٹھی ایک عورت نے بتایا کہ اس کے ماہواری کے ایام چل رہے ہیں، اس لیے وہ روٹی نہیں بنا سکتی۔ اس کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھایا جا سکتا۔ یہ سن کر مجھے شدید دھچکا لگا۔ میں نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی کہ ماہواری ایک فطری جسمانی عمل ہے۔ ان دنوں عورت کو کمزوری اور تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

لوگوں کو یہ باتیں ناقابلِ یقین لگیں، لیکن میرے گاؤں میں یہ سب اب بھی حقیقت کا حصہ ہیں۔ ایک طرف عورت معاشرے میں برابری اور آزادی کے حق سے لطف اندوز ہو رہی ہے۔ اور اسے ہونا بھی چاہیے اور دوسری طرف ایک ایسی عورت بھی ہے جس کی برابری کی بات تو دور، اس کے وجود کو ہی ایک مکمل انسان کے طور پر تسلیم نہیں کیا جاتا۔ میرے گاؤں کے بہت سے مردوں کے نزدیک عورت کا کام بس اتنا ہے کہ وہ چار دیواری کے اندر رہ کر گھر سنبھالے، خاندان کے لیے بچے پیدا کرے، سب کی خدمت کرے اور کام کرتے کرتے اپنی پوری زندگی گزار دے۔ ایسی زندگی تو شاید کسی قیدی کی بھی نہیں ہوتی۔ مجھے ایک واقعہ آج بھی یاد ہے۔ ہمارے گاؤں میں ایک تقریب ہونے والی تھی۔ وہاں دعا کے لیے آنے والے لوگوں کے لیے کھانے کا انتظام کیا جا رہا تھا اور روٹیاں بنانی تھیں۔ ہمارے گاؤں میں ایک عورت بہت اچھی روٹی بناتی تھی، اس لیے سب نے اس کا نام تجویز کیا۔ لیکن وہ عورت آگے آنے سے ہچکچانے لگی۔ سب حیران ہوئے کہ آخر ہوا کیا ہے۔ لوگ ایک دوسرے کے کانوں میں کچھ کہنے لگے۔ اسی دوران میرے کان میں ایک آواز پڑی: ”یہ گندی ہے آج۔“ میں یہ سن کر حیران رہ گئی کہ آخر ”گندی“ کیسے ہو گئی؟ میرے پاس بیٹھی ایک عورت نے بتایا کہ اس کے ماہواری کے ایام چل رہے ہیں، اس لیے وہ روٹی نہیں بنا سکتی۔ اس کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھایا جا سکتا۔ یہ سن کر مجھے شدید دھچکا لگا۔ میں نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی کہ ماہواری ایک فطری جسمانی عمل ہے۔ ان دنوں عورت کو کمزوری اور تکلیف محسوس ہوتی ہے، اس لیے اسے آرام کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اسے ”گندا“ سمجھنا یا اس کے ہاتھ کا کھانا ناپاک سمجھنا ایک غلط تصور ہے۔ مگر وہ میری بات سمجھنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ یہ میرے گاؤں کی وہی سوچ ہے جو اس جدید دور میں بھی ماہواری سے گزرنے والی عورت کو ایک طرح سے اچھوت سمجھتی ہے۔ اور یہ صرف میرے گاؤں کی کہانی نہیں۔ نہ جانے ہندوستان کے کتنے ایسے گاؤں ہوں گے جہاں آج بھی عورت کی زندگی اسی طرح کی پابندیوں، خوف، خاموشی اور فرسودہ تصورات کے درمیان گزر رہی ہے۔ مسئلہ صرف یہ نہیں کہ عورت کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔ اس سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ کئی نسلوں سے عورت کو اس ناانصافی کو ”معمول“ سمجھنا سکھایا گیا ہے۔ شاید ہمیں عورت کو آزادی دینے سے پہلے اسے یہ یقین دلانے کی ضرورت ہے کہ وہ آزاد ہونے کی حق دار ہے۔ اسے یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ شوہر کی خدمت اس کا فرض ہو سکتی ہے، مگر اس کی غلامی اس کی تقدیر نہیں۔ اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ ہنس سکے، اپنی خواہش کا اظہار کر سکے، تعلیم حاصل کر سکے، اپنے فیصلے لے سکے، ظلم کے خلاف آواز اٹھا سکے اور سب سے بڑھ کر اپنی زندگی کو اپنی زندگی سمجھ سکے۔ کیونکہ عورت صرف کسی کی بیوی، بہو یا ماں نہیں ہے۔ وہ سب سے پہلے ایک انسان ہے۔

متعلم: شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی، نئی دہلی
ای میل:- gmail.comhaya64124

روزنامہ عوامی نیوز کولکاتا
Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Saturday, 8th August 2026
سنیچر، ۸/اگست ۲۰۲۶ء

SPORTS کھیل کی دنیا

محمد صلاح نے لیورپول کو چھوڑ کر ترکیہ کلب جوائن کرلیا

استنبول (ترکیہ)، 7/اگست: مصر کا سپر اسٹار فٹبالر اور کپتان محمد صلاح جو گزشتہ کئی برسوں سے رئیل میڈرڈ سے زیادہ مشہور کلب لیور پول (انگلینڈ کی طرف سے کھیلتا رہا تھا اب اس نے استنبول میں ترکیہ کے کلب کے لئے کھیلنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ لیور پول کا سپر اسٹار محمد صلاح نے ترکی کے کلب کی جرسی زیب تن کر کے جم غفیر میڈیا کے سامنے آئے تو زبردست تالیوں کی گونج سے ان کا استقبال کیا گیا۔ محمد صلاح لندن سے اپنے پرائیویٹ جیٹ جہاز کے ذریعہ استنبول پہنچے اور ترکیہ کلب کے ساتھ معاہدہ مکمل کرایا۔ اس سے قبل اس کے پرائیویٹ جیٹ جہاز میں صلاح کی نئی جرسی کا دیو قامت سائز اور جو50 میٹر جرسی کے طور پر بنایا گیا تھا اسے جیٹ جہاز کے پچھلے حصے سے چسپاں کردیا گیا تھا اور محمد صلاح کا طیارہ ابھی فضا میں 2800 میٹر اوپر تھا جب وہ جرسی سبھوں کو نمایاں طور پر نظر آیا اور ہزاروں کی تعداد میں صلاح کے شیدائی اس منظر کو دیکھنے کے لئے ہوائی اڈہ میں یکجا ہوگئے تھے اور ایئر پورٹ کے باہر راستوں میں دونوں اطراف میں قطار لگا کر کھڑے ہوگئے تھے اور ان کا مطالبہ تھا کہ صلاح کھلی کار میں یہاں سے گزرے تا کہ دونوں اطراف میں کھڑے شیدائی ان پر پھولوں کی بارش کرسکیں۔ محمد صلاح کو اگر چہ محکمہ خفیہ کی طرف سے سرزنش کیا گیا تھا کہ وہ کھلی کار میں جانے کا رسک نہ لیں۔ لیکن محمد صلاح نے ان خفیہ ایجنٹوں کو اس طرح سے خاموش کردیا کہ خدا قادر مطلق ہے God is Almighty۔ اس نے صاف کہہ دیا کہ جب تک اوپر والے کی طرف سے بلاوا نہیں آئے گا اس وقت تک میں زندہ رہوں گا اور جب وہ چاہے گا تب میری آنکھیں بند ہوجائیں گی لیکن سب کچھ اپنے وقت پر ہوگا۔ محمد صلاح جو کہ مذہب کے کٹر پابند ہیں اور رمضان میں وہ پورے 30 دن روزہ رکھتے ہیں اگر اس دوران کلب کا کوئی اہم میچ پڑ جائے تو وہ روزہ رکھ کر وہ میچ کھیلتے ہیں۔ صلاح استنبول پہنچے تو وہ اسی کلب کی جرسی نمبر 21 میں تھے جو ان کا فیوریٹ جرسی نمبر ہے اور وہ اس لکّی نمبر کو کسی بھی قیمت پر چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ پہلے پہل یہ سوچا گیا تھا کہ 34 سالہ مصری اسٹار اسٹرائیکر سعودی عرب کے کسی کلب کے لئے کھیلتے ہوئے ریٹائر ہوگا۔ لیکن صلاح نے کہا کہ جس اسپانسر سے معاہدہ کرکے یہاں تک استنبول پہنچا ہوں میں سوچتا ہوں کہ اس سے انکار کرکے سعودی عرب کے کسی بھی کلب کے لئے کھیل سکتا ہوں اور جن کی طرف سے میرے لئے کافی پرکشش آفر ہے لیکن میں استنبول کے اسپانسر سے وعدہ کر چکا ہوں اب کوئی بھی معاہدہ مجھے میرے فیصلے کو بدل نہیں سکتا۔

فیفا صدر جیانی انفانٹینو کو افریقی حمایت مل گئی، مگر عالمی تنقید برقرار

7/اگست: فیفا کے صدر جیانی انفانٹینو کو چوتھی مدت کے لیے اپنی حمایت کی مہم میں اہم پیشرفت اس وقت ملی جب افریقی فٹبال کنفیڈریشن نے متفقہ طور پر ان کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کیا۔ تفصیلات کے مطابق 54 رکن ممالک پر مشتمل افریقی فٹبال کنفیڈریشن فیفا کے سب سے بڑے ووٹنگ بلاکس میں شمار ہوتی ہے اس لیے اس اعلان کو انفانٹینو کے لیے بڑی سیاسی کامیابی قرار دیا جارہا ہے۔ تاہم دوسری جانب یورپی فٹبال تنظیم یوئیفا نے ایک بار پھر واضح کیا ہے کہ اسے انفانٹینو کی قیادت پر اعتماد نہیں ہے۔ یوئیفا کا مؤقف ہے کہ ورلڈ کپ کے تجارتی حقوق میں نجی سرمایہ کاری سے متعلق متنازع منصوبہ واپس لینے کے باوجود فیفا نے مستقبل میں ایسے فیصلوں سے گریز کی کوئی ضمانت نہیں دی، اس لیے اس کا موقف تبدیل نہیں ہوا۔ ادھر فیفا نے اپنے 211 رکن ممالک سے متنازع منصوبے کے معاملے پر معذرت کرتے ہوئے اعتراف کیا کہ فیصلے کے طریقۂ کار میں خامیاں تھیں۔ عالمی ادارے نے وعدہ کیا ہے کہ اس معاملے کا جامع جائزہ لیا جائے گا۔

سری لنکا کے خلاف ٹیسٹ میچ سے قبل ہندوستانی ٹیم کو لگا جھٹکا، انگلی میں چوٹ کے سبب کپتان شبھمن گل ہوئے باہر

7/اگست: ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان 2 ٹیسٹ میچوں کی سیریز سے قبل ہندوستانی ٹیم کو بڑا جھٹکا لگا ہے۔ کپتان شبھمن گل وارم اپ میچ کے پہلے دن میدان میں نہیں اتر سکے۔ ہندوستانی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) نے بتایا کہ جمعرات کو پریکٹس سیشن کے دوران شبھمن گل کے دائیں ہاتھ کی ایک انگلی میں چوٹ لگ گئی تھی۔ اس لیے احتیاطاً شبھمن گل کو 'ایس ایل سی الیون' کے خلاف 3 روزہ وارم اپ میچ کے پہلے دن آرام دیا گیا ہے۔ یعنی وارم اَپ میچ کے پہلے دن شبھمن گل ٹیم سے باہر ہوگئے ہیں۔ ان کی غیر موجودگی میں کے ایل راہل کپتانی کر رہے ہیں۔

میڈیا رپورٹس کے مطابق فی الحال بی سی سی آئی کی میڈیکل ٹیم شبھمن گل کی حالت پر نظر رکھے ہوئی ہے۔ ابھی تک یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ چوٹ کتنی سنگین ہے اور وہ کب تک مکمل طور پر فٹ ہوسکیں گے۔ یہ بھی نہیں بتایا گیا ہے کہ وہ پہلے ٹیسٹ میں کھیلنے کے لیے دستیاب ہوں گے یا نہیں۔ چوٹ سنگین ہونے کی صورت میں انھیں پہلے ٹیسٹ میں ا؟رام بھی دیا جا سکتا ہے۔

بہرحال، گل کی غیر موجودگی میں تجربہ کار بلے باز کے ایل راہل وارم اَپ میچ میں ہندوستانی ٹیم کی قیادت کر رہے ہیں۔ ٹیسٹ سیریز سے پہلے یہ مقابلہ ہندوستانی کھلاڑیوں کے لیے بے حد اہم مانا جارہا ہے، کیونکہ اسی میچ کے ذریعہ ٹیم اپنی آخری تیاریوں کا جائزہ لے گی۔ کولمبو کے نان ڈسکرپٹس کرکٹ کلب گراؤنڈ میں کھیلے جارہے اس 3 روزہ وارم اپ میچ میں ایس ایل سی الیون نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ مقابلہ 7 اگست سے 9 اگست تک کھیلا جائے گا۔ اس وارم اَپ میچ میں ایس ایل سی الیون کی ابتدا نہایت شاندار رہوئی ہے۔ 20 اوور تک اس ٹیم کا ایک بھی وکٹ نہیں گرا ہے اور بورڈ پر 107 رن درج ہو چکے ہیں۔ محمد سراج کو چھوڑ کر ہندوستانی گیند باز اب تک پوری طرح سے بے اثر دکھائی دیے ہیں۔ محمد سراج نے 5 اوورس میں 14 رن دیے ہیں، جبکہ پرسدھ کرشنا نے 5 اوورس میں 27 رن، رویندر جڈیجہ نے 5 اوورس میں 29 رن، گرنور برار 4 اوورس میں 25 رن دیے ہیں۔ بلے بازوں کی بات کی جائے تو نشان فرنانڈو 65 رن بنا کر اور رویندر رشنتھا 36 رن بنا کر میدان پر موجود ہیں۔

لندن نے 2029 ورلڈ ایتھلیٹکس چیمپئن شپ کی میزبانی کیلئے حتمی بولی جمع کرادی

7/اگست: برطانیہ کے دارالحکومت لندن نے 2029 ورلڈ ایتھلیٹکس چیمپئن شپ کی میزبانی حاصل کرنے کے لیے اپنی حتمی بولی جمع کرا دی ہے۔ یہ بولی ایتھلیٹک وینچرز کی جانب سے پیش کی گئی جس میں یو کے ایتھلیٹکس، لندن میراتھن ایونٹس اور گریٹ رن کمپنی شامل ہیں۔

منصوبے کے مطابق مقابلوں کے لیے لندن اسٹیڈیم کو مرکزی مقام بنایا جائے گا جو 2012 اولمپکس کے لیے تعمیر کیا گیا تھا اور حالیہ برسوں میں لندن ڈائمنڈ لیگ کی میزبانی بھی کرتا رہا ہے۔ میزبان شہر کا باضابطہ اعلان ستمبر میں متوقع ہے۔ حکام کے مطابق اس ایونٹ سے برطانوی معیشت کو تقریباً 40 کروڑ پاؤنڈ کا معاشی اور سماجی فائدہ پہنچنے کی توقع ہے۔ برطانوی حکومت پہلے ہی اس بولی کی حمایت کا اعلان کر چکی ہے جبکہ ویسٹ ہیم یونائیٹڈ نے بھی لندن اسٹیڈیم کے استعمال کے لیے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے۔ واضح رہے کہ لندن 2017 میں بھی ورلڈ ایتھلیٹکس چیمپئن شپ کی کامیاب میزبانی کر چکا ہے۔ منتظمین کا کہنا ہے کہ اگر اس بار بھی بولی کامیاب ہوئی تو یہ برطانیہ کی اولمپک وراثت کو مزید مضبوط بنانے کے ساتھ کھیلوں اور سیاحت کے فروغ میں بھی اہم کردار ادا کرے گی۔

بین اسٹوکس مستقبل میں انگلینڈ کے کوچ بننے کے خواہشمند

لندن، 7/اگست: سابق انگلش ٹسٹ کپتان اور باوقار کرکٹر بین اسٹوکس نے انگلش کرکٹ بورڈ کو اپنی سخت تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ میرے مستعفی ہوجانے کے بعد میں نے بورڈ پر زور دیا تھا کہ میری جگہ پر ہیری بروک کو کپتان بنایا جائے لیکن بورڈ نے اس کی مرضی کے خلاف سابق کپتان جو روٹ کو پھر سے کپتان بنادیا، یعنی جو روٹ ہی اب ایشیز سیریز میں انگلینڈ کی کپتانی کرے گا بین اسٹوکس جسے ابھی حال میں نیوزی لینڈ کے خلاف سیریز کے دوران ایک شراب خانے میں نصف شب کو غنڈوں کے ساتھ مار پیٹ میں ملوث پاکر انگلش کرکٹ بورڈ نے اسٹوکس کو ایک ٹسٹ کے لئے پابندی عائد کی تھی اور پھر سیریز کے اختتام کے بعد اسٹوکس نے نہ صرف کپتانی سے استعفیٰ دیا بلکہ اپنی ریٹائرمنٹ کا بھی اعلان کردیا۔ انگلینڈ کے کوچ اس وقت نیوزی لینڈ کے سابق کپتان میکلم تھے اور اسٹوکس کی علاحدگی کے ساتھ میکلم نے بھی انگلینڈ کی کوچنگ چھوڑ دی۔ میکلم نے اسٹوکس سے کہا تھا کہ اس وقت وہ خاموش رہے اور گھر پر فیملی کے ساتھ وقت گزارے لیکن اس سال کے اواخر میں جب ایشیز سیریز شروع ہوگا تو انہیں ٹیم کی قیادت کے لئے آگے آنا ہوگا لیکن بین اسٹوکس نے میکلم کی بات نہیں مانی اور ایشیز سیریز کے لئے بھی ٹیم میں واپسی کے امکانات کو رد کیا اور کہا کہ میں اب انگلینڈ کے لئے کھیلنا ہی نہیں چاہتا۔ اسٹوکس نے انگلش بورڈ سے کہا آپ لوگ جسے اچھا کرکٹر تصور کر رہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ ٹیم کی قیادت بہتر طور پر کرسکتا ہے وا سے شامل کریں لیکن میری رائے یہ ہے کہ اگر نئے کپتان کا انتخاب کرنا ہے تو ہیری بروک کو کپتان بنایا جائے، کیونکہ ٹیم میں اس وقت ہیری بروک ہی وہ کھلاڑی ہے جو بہترین کرکٹر بھی ہے اور بہترین قائد بھی۔ اسٹوکس نے یہ بیان اس پارٹی میں دیا تھا جس کا اہتمام سابق فاسٹ بالر اسٹیوارڈ براڈ اور ٹی۔20 کے کپتان جوس بٹلر نے کیا تھا۔ اسٹوکس نے کہا کہ نیوزی لینڈ کے خلاف دوسرے ٹسٹ سے پہلے مجھے معطل کیا گیا کہ میں ایک ٹسٹ کے لئے معطل ہوں اور اس وقت سابق کپتان جو روٹ ٹیم میں نائب کپتان ہونے کی ذمہ داری سنبھال کر تھے اور جس طرح سے جو روٹ نے اس ٹسٹ میں کھیل پیش کیا، اسے دیکھ کر ہی اندازہ ہوگیا کہ وہ کسی بھی اعتبار سے ٹیم میں شامل رہنے کے لائق نہیں ہیں، لیکن بورڈ نے اس وقت میری بات نہیں مانی اور جو روٹ کو چار سال بعد پھر سے کپتان بنادیا۔ آخر ایک سابق کپتان کو کپتان مقرر کرنے کی کوئی تک نہیں ہے لیکن انگلش کرکٹ بورڈ دراصل مجھ سے انتقام لینا چاہتی ہے اور بورڈ کو یہ منظور نہیں کہ انگلینڈ اس مرتبہ ایشیز سیریز جیتے۔ واضح رہے کہ انگلش کرکٹ بورڈ نے جو روٹ کو دو برسوں کے لئے کپتان مقرر کیا ہے جبکہ ٹیم کا ہیڈ کوچ اسٹیفن فلیمنگ کو مقرر کیا گیا ہے جو گزشتہ 15 برسوں سے چنئی سپر کنگس کے چیف کوچ رہے ہیں اور اسی جولائی 2026 کو فلیمنگ نے چنئی سپر کنگس کی کوچنگ چھوڑ دی۔

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor-Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804

پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30/ چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹیڈ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ۔ 105 سے شائع۔ ایڈیٹر: پریم شنکر، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی۔ -(پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804